انوارِ طالب

(مجموعہ کلام)

عالی جناب ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا طالب نقشبندی مجددی جماعتی

Marfat.com

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ

(قلم اور ان کے لکھے کی قسم)

ہدیہ [illegible] جامعہ مجددیہ
نور آباد - فتح گڑھ - سیالکوٹ

انوارِ طالب

مجموعہ کلام

عالی جناب ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا طالبؒ نقشبندی مجددی جماعتی

باہتمام

صاحبزادہ الحاج ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب
سجادہ نشین درعالیہ طالبیہ کنجاہ شریف ضلع گجرات

Marfat.com

مطبع ——— شرکت پرنٹنگ پریس نسبت روڈ لاہور
اشاعت ——— سوم
تعداد ——— پانچ صد
ہدیہ ——— ۴۰/- روپے
کتابت ——— نذیر الحسن بمقام سکھوال تحصیل ڈسکہ
(ضلع سیالکوٹ)

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

دین و دُنیا کی سعادت پھر ملے
گر شریعت پر عمل پیرا رہے
دینداری حق پرستی ہے یہی
نہ خلافِ شرع ہو کام کوئی بھی
عزت دنیا نجات اُخروی
چاہیئے گر کر نبیؐ کی پیروی

Marfat.com

مُوضُوعات

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱	حرف اول	۷
۲	تعارف	۸
	حمد رب باری تعالیٰ	
۳	حمد رب تعالیٰ	۱۷
۴	اللہ	۱۸
۵	طالب بدرگاہ رب غفور	۲۰
۶	بدرگاہ الٰہی	۲۱
۷	مناجاتِ مسلم	۲۲
۸	راز و نیاز	۲۴
۹	مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات	۲۵
۱۰	رباعیات	۲۶
۱۱	**شان مصطفیٰ ﷺ**	
۱۱	شان مصطفےٰ ﷺ	۲۹
۱۲	رباعیات	۳۱
۱۳	نعت شریف	۳۲
۱۴	نعتیہ رباعیات	۳۳
۱۵	نعت	۳۵
۱۶	عرض طالب بدرگاہِ رسالت ﷺ	۳۶
۱۷	طالب بدرگاہِ مطلوب	۳۷
۱۸	نعت	۳۸
۱۹	نعت	۳۹
۲۰	رباعیات فارسی	۴۰
۲۱	مثلکم و مثلنا	۴۱
۲۲	علم غیب	۴۲
۲۳	صاحب خلق عظیم	۴۶
۲۴	السلام	۴۷
۲۵	نعت	۴۹
۲۶	نعت	۵۰
۲۷	عید میلاد النبی ﷺ	۵۱
۲۸	عید میلاد النبی ﷺ	۵۳
۲۹	نعتیہ کلام	۵۴
۳۰	شوق زیارت	۶۱
۳۱	انوار خیر الانام	۶۲
۳۲	عرض حزیں	۶۴
۳۳	خطبات نبوی ﷺ	۶۵
	باب الصلوٰۃ	
۳۴	شان مسلم	۸۵
۳۵	بندۂ مومن	۸۶
۳۶	قرونِ اولیٰ کے مسلمان	۸۸
۳۷	کلمہ شریف	۹۱
۴۰	رباعیات نماز	۹۲
۴۱	نثار	۹۷
۴۲	الحمد شریف	۹۸
۴۳	دعائے ابراہیمی و قنوت	۹۹
۴۴	رباعیات	۱۰۰
۴۵	رمضان المبارک	۱۰۱
۴۶	رباعیات	۱۰۲
۴۷	آمد رمضان	۱۰۳
۴۸	عید الفطر	۱۰۴
۴۹	پیام درد و غم طالب	۱۰۵
۵۰	زیارت حرمین الشریفین (حج)	۱۰۶
۵۱	فریاد طالب	۱۰۷
۵۲	رباعیات فارسی	۱۰۹
۵۳	طالب بدرگاہ غفار	۱۱۱
۵۴	رباعیات	۱۱۲
۵۵	تاجدار مدینہ کی بارگاہ میں	۱۱۴
۵۶	رباعیات فارسی	۱۱۵
۵۷	طالب بحضور حبیب ﷺ غفار	۱۱۶
۵۸	در حبیب ﷺ پر	۱۱۷
۵۹	در شان سیدِ عالم ﷺ	۱۱۸
۶۰	در بارگاہِ رسالت ﷺ	۱۲۰
	تصوّف (طریقت)	
۶۱	اتباع شریعت	۱۲۳
۶۲	صادق	۱۲۴
۶۳	انوار صوفیائے کرام	۱۲۵
۶۴	وصل جاناں	۱۲۸
۶۵	مناجات	۱۲۹
۶۶	وسیلہ رباعیات	۱۳۰

Marfat.com

نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
۶۷	پیر کامل	۱۳۷
۶۸	مرشد کیا ہے	۱۳۹
۶۹	پیر کامل	۱۴۱
۷۰	مرید صادق	۱۴۲
۷۱	مرید	۱۴۴
۷۲	تصور شیخ	۱۴۵
۷۳	حضرت مجدد الف ثانی رح	۱۴۷
۷۴	شان علی پور شریف	۱۴۸
۷۵	اعلیٰحضرت امیر ملت رح	۱۴۹
۷۶	فراق پیر	۱۵۰
۷۷	وصالِ شیخ	۱۵۲
۷۸	قصیدہ	۱۵۷
۷۹	رہبر کے در پر حاضری	۱۶۱
۸۰	دعا	۱۶۲
۸۱	رحلت پیر سید خادم حسین شاہ صاحب رح	۱۶۳
۸۲	انتقال پر ملال پیر سید مہر علی شاہ صاحب رح	۱۶۵
۸۳	ریاء	۱۶۷
۸۴	قلب مومن	۱۶۹
۸۵	عشق	۱۷۳
۸۶	ذکر (رباعیات)	۱۷۸
۸۷	ذکر اللہ پنجابی	۱۸۱
۸۸	طالبان مولا	۱۸۵
۸۹	ذکر اللہ	۱۸۶
۹۰	مذمت دنیا	۱۸۹
۹۱	رباعیات مذمت دنیا	۲۰۴
۹۲	رباعیات توبہ	۲۰۸
۹۳	توبہ	۲۱۰
۹۴	رباعیات فارسی	۲۲۱
۹۵	توبۃ النصوح	۲۱۷
۹۶	نوجوان کی توبہ	۲۱۹
۹۷	طالب کی توبہ	۲۲۳

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۹۸	**تحریک پاکستان**	
۹۸	تحریک کشمیر	۲۲۷
۹۹	مسلمان اور آزادی	۲۳۰
۱۰۰	ماسٹر تارا سنگھ	۲۳۱
۱۰۱	خضر وزارت	۲۳۳
۱۰۲	پاکستان اور مسلمان	۲۳۴
۱۰۳	پاکستان ٹرے	۲۳۹
۱۰۴	رحلت قائدِ اعظم رح	۲۴۰
۱۰۵	آزادی	۲۴۲
۱۰۶	پاکستان	۲۴۴
۱۰۷	پاکستان میں کیا ہو رہا ہے	۲۴۵
۱۰۸	تبلیغی نظم	۲۴۷
۱۰۹	پاکستان میں مسلمان	۲۴۸
۱۱۰	**اصلاح احوال**	
۱۱۰	اسلام ہی کامیابی کا ضامن ہے	۲۵۲
۱۱۱	بیٹی	۲۵۳
۱۱۲	غزل	۲۵۵
۱۱۳	نفس امارہ سے خطاب	۲۵۶
۱۱۴	افکار طالب	۲۵۷
۱۱۵	افکار محشر	۲۵۸
۱۱۶	پردہ	۲۶۰
۱۱۷	شراب اور جوا	۲۶۳
۱۱۸	خودکشی	۲۶۷
۱۱۹	زبور شریف سے نصائح	۲۶۹
۱۲۰	فرض شناسی	۲۷۰
۱۲۱	رباعی (پنجابی)	۲۷۱
۱۲۲	سات چیزوں سے پرہیز	۲۷۲
۱۲۳	موت وحیات	۲۷۴
۱۲۴	مہمان نوازی	۲۷۶
۱۲۵	رباعیات	۲۷۷
۱۲۶	مناجات سحرگاہی	۲۷۹
۱۲۷	ختم خواجگان نقشبندیہ	۲۸۳
۱۲۸	ارشادات عالیہ	۲۸۶

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

انوارِ طالب جو بفضلِ تعالےٰ تیسری بار منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہو رہی ہے۔ اعلیٰ حضرت الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالب گنجاہی نقشبندی، مجدّدی، جماعتی کا مجموعۂ کلام ہے جس میں اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا، رسالت مآبؐ کی تعریف و توصیف کی۔ مسلمانوں کے اصلاح احوال

خطباب نبوی۔ مسلمانوں کے اصلاحِ احوال وطنِ عزیز سے محبت اور لگاؤ کا اظہار ہے۔ بسوں کے ذریعہ حج اور حرمین الشریفین کی حاضری کے علاوہ بہت سے دیگر اصلاحی موضوعات شامل ہیں۔ نیز تصوف اور طریقت کے اسرار و رموز کو نہایت آسان اور دلنشین انداز میں قارئین کرام کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ تصوف کوئی نئی چیز نہیں بلکہ عین اسلام ہے۔

Marfat.com

تعارف

جناب الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالبؒ کنجاہی نے ہمارے قریبی زمانہ میں ۷۲ سال تین ماہ ۱۹ روزہ مستعار زندگی میں نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان، برما، جزائر انڈمیان سعودی عرب، عراق، مصر، فرانس اور انگلینڈ جیسے دور دراز ممالک میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، جماعتیہ کی تبلیغ کو اپنا مشن بنا کر ایک انبوہ کثیر کو اس وقت جبکہ ان ممالک میں کفر و الحاد اور ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں انسانیت دم توڑ رہی تھی۔ رشد و ہدایت کی شمع روشن کی اور راہ گم کردہ انسانیت کو زندگی کے صحیح مقصد اور حقیقت سے روشناس کرایا۔

آپؒ کنجاہ شریف کے ایک معزز کشمیری خاندان میں جناب شیخ پیر بخشؒ کے ہاں ۱۲ فروری ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئے آپ کے آباؤ اجداد خوش عقیدہ متقی و پرہیزگار تھے۔ آپؒ نے قرآن کریم اور دیگر مروجہ ابتدائی تعلیم کنجاہ شریف میں حاصل کی اور گجرات میں میٹرک پاس کرنے کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ نے فوج میں ملازمت اس لیے پسند فرمائی کہ دورانِ ملازمت مختلف مقامات پر جانے کا اتفاق ہوگا اور شاید کسی اہل اللہ سے شرفِ ملاقات نصیب ہو جائے۔

۳- جناب ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مئی ۱۹۰۹ء میں اعلیحضرت امیر ملت قبلہ عالم شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے اور آپؒ کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کی۔

۴- پہلی جنگ عظیم کے دوران جناب حضور ڈاکٹر صاحبؒ کو عرب، انڈونیشیا اور برما کے علاوہ یورپ جانے کا اتفاق بھی ہوا۔ فرانس اور انگلینڈ میں کافی عرصہ مقیم رہے عیش و عشرت کے دلدادہ دیگر فوجی ملازمین یورپ کی رنگینیوں میں محوِ تماشا رہتے آپ کی کوششوں کی بدولت بے شمار انگریز (عیسائی) اور دیگر مذاہب کے غیر ملکی باشندے اسلام کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔ ۱۹۱۶ء میں اعلیٰ حضرت امیر ملتؒ نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا خرقہ خلافت پانے کے بعد جب آپ واپس پورٹ سعید (مصر) جائے ملازمت پر پہنچے تو فوج کے جوان اور چند مصری آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

۵- جناب ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں میں سرفہرست تھے جنہوں نے اعلیحضرت امیر ملت قبلہ شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر گھر بار کاروبار، عزیز و اقارب چھوڑ کر شدھی کی تحریک میں جوشِ عمل کا مظاہرہ کیا۔ اس تحریک کا مقصد ہندوستان کے بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے ہندو بنانا تھا۔ اسی سلسلہ میں ہندوؤں کے متعصب لیڈر لالہ لاجپت رائے سیتہ دیو اور شردھانند وغیرہ کھلم کھلا مسلمانوں کے خلاف زہر اگلتے تھے اور مہاتما گاندھی جیسے بگلا بھگت لیڈر در پردہ معاونت کر رہے تھے۔ مسلمانوں کے مرتد ہونے پر ان کے نکاح میں ہندو لڑکیاں دی جاتیں ان کے قرض ادا کیے جاتے نیز دیگر بہت سی سہولتوں کے چسکے دیئے جاتے

Marfat.com

تھے اس تحریک کا زیادہ زور صوبہ آگرہ (بھارت) میں تھا آپ نے اعلیٰحضرت امیرِ ملت رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں دیگر اکابرین کے ہمراہ اس علاقہ میں اس تحریک کو روکنے میں دن رات محنت شاقہ سے کام کیا ان لوگوں کو اسلام سے روشناس کرایا اور جو لوگ دین اسلام سے برگشتہ ہو چکے تھے انہیں دوبارہ اسلام کی نعمت سے مالا مال کیا اس وسیع و عریض علاقہ میں بے شمار دینی مدارس اور مفت ڈسپنسریاں قائم کی گئیں موضع نوگانواں ضلع متھرا کے ہسپتال میں آپ کی تعیناتی تھی آپ کی قابلیت ہمدردی اور حسنِ اخلاق نے نہ صرف مریضوں کی جسمانی بیماریوں کا ہی علاج کیا بلکہ ان کی دینی اور روحانی امراض بھی جاتی رہیں۔ دینی مدارس میں بھی آپ دین اسلام کی تبلیغ کرتے اور ہندو بنیئے کی عیاریوں کا پردہ چاک کر کے تصویر کا صحیح رُخ پیش کرتے نتیجہ یہ ہوا کہ اس علاقہ کے دیہاتی چند سال کی مساعی جمیلہ سے نہ صرف دوبارہ آغوشِ اسلام میں آگئے بلکہ ہندو آریوں کی فریب کاریوں کا پول کھول کر ہندوؤں کو داخل اسلام فرماتے رہے۔

٦ - ١٩٣١ء میں ریاست کشمیر کے ایک غیر مسلم نے قرآن پاک کی توہین کی۔ مسلمانان کشمیر نے اس واقعہ سے متعلق مہاراجہ کشمیر کے پاس معروضات پیش کیں۔ جو نظر انداز کر دی گئیں۔ اس واقعہ نے اسلامیان پاک و ہند کو مشتعل کر دیا۔ چنانچہ حضرت امیرِ ملت محدث علی پوری نے مسلمانان برصغیر کو بالعموم اور انجمن خدام الصوفیہ کو بالخصوص اس تحریک میں حصہ لینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ جناب ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرکردگی میں انجمن خدام الصوفیہ کنجاہ ضلع گجرات نے بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ جلوس کی قیادت کر رہے تھے کہ دسمبر ١٩٣١ء میں آپ کو دیگر سرکردہ رفقاء کے ہمراہ گرفتار کر کے دو

Marfat.com

ماہ کے لیے جیل بھیج دیا گیا۔ ۱۱ جنوری ۱۹۳۲ء کو عدالت میں سماعت ہوئی جس پر آپؒ کو سات ماہ کی قید کا حکم سنا کر ملتان جیل منتقل کر دیا گیا۔ جہاں پہلے ہی اس تحریک میں گرفتار پنجاب کے بہت سے نامور علماء کرام موجود تھے۔

۷۔ آپ تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کے سرگرم رکن تھے۔ اعلحضرت امیرِ ملتؒ کی سرکردگی میں آپ نے جگہ بجگہ تشریف لے جا کر مسلمانوں کو علیحدہ وطن کی اہمیّت سے روشناس کرایا۔ اور واضح کیا کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اس عظیم مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے انفرادی طور پر اپنے دوستوں کو خط و کتابت کے ذریعہ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی بھرپور پشت پناہی کے لیے ہدایات فرماتے رہے۔

۸۔ دین حق کی تبلیغ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت کی غرض سے آپؒ نے حلقہ ذکر کی مجالس کا اہتمام فرمایا۔ جہاں سب دوست امیران حلقہ کے مکان پر ہفتہ وار اکٹھے بیٹھ کر ختم خواجگان پڑھتے اور دینی مسائل سے مستفیض ہوتے۔ شہر لاہور کو ہر دَور میں تبلیغ حق کی اشاعت کے لیے کلیدی حیثیت حاصل رہی ہے۔ حضرت سید میراں حسین شاہ زنجانی رحؒ حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویریؒ۔ حضرت ایشاں نقشبندیؒ حضرت خواجہ طاہر بندگیؒ۔ حضرت شیخ سعدی بلغاریؒ۔ حضرت میاں میر صاحبؒ اور دیگر بے شمار اولیائے کرام سرزمین لاہور میں اسلام کی اشاعت کے لیے سرگرم عمل رہے۔ حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ نے اپنے ایک پیر بھائی خلیج خاںؒ جو لاہور کے صوبے دار تھے انہیں اجرائے شریعت پر ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

Marfat.com

" آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں آپؒ کے وجود سے بہت سے احکام شرعیہ نے رواج پیدا کر لیا ہے۔ دین کو تقویت اور ملتِ بیضاء کی تائید ہوتی ہے۔ یہ شہر فقیر کے نزدیک ہندوستان کے تمام شہروں میں قطبِ ارشاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شہر کی خیر و برکت تمام شہروں پر اثر ڈالتی ہے۔ اگر اس شہر میں دین کو رواج حاصل ہوا۔ تو سب جگہ ایک قسم کا رواج پیدا ہو جائے گا۔ حق سبحانہ' آپ کی مدد فرمائیں "۔

اندازہ فرمائیں بزرگانِ کرام اس شہر کو کس قدر اہمیت دیتے تھے۔ شاید یہی وجہ تھی اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا تصرف تھا کہ جناب ڈاکٹر صاحبؒ نے بھی تبلیغ حق اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت کے لیے خصوصاً اس شہر پہ توجہ فرمائی۔ لاہور میں یارانِ طریقت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر لاہور میں حلقہ بندی کر کے ہفتہ میں ایک دن ختم خواجگان پڑھنے کی اجازت فرمائی۔

۱۹۵۲ء میں آپؒ نے انجمن خدام الصوفیہ لاہور برانچ کی بنیاد رکھی۔ نومبر ۱۹۵۳ء میں انجمن ہذا کے زیرِ اہتمام گڑھی شاہو لاہور میں آپ کی زیرِ صدارت پہلا تبلیغی جلسہ عام منعقد کرایا۔ آپؒ نے اپنی زندگی میں ہمیشہ اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔ آج کل یہ سالانہ جلسہ جناب الحاج سجادہ نشین دربار عالیہ کنجاہ شریف کی زیرِ صدارت ہر سال منعقد ہوتا ہے۔

آپؒ نے تبلیغ کو منظم طریقہ سے آگے بڑھانے کی خاطر انجمن خدام الصوفیہ

Marfat.com

کنجاہ شریف ضلع گجرات کی بنیاد ڈالی اور ساتھ ہی ہر سال کنجاہ میں سالانہ تبلیغی اجلاس کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ انجمن ہذا کے زیرِ اہتمام ۱۹۵۰ء میں جناب ڈاکٹر صاحبؒ کی زیرِ سرپرستی پہلا تبلیغی جلسہ ہُوا۔

۹۔ آپؒ ۸ر فروری ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ آخری یادگار تبلیغی دورہ کے لیے کنجاہ شریف سے لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔ حسبِ معمول راستہ میں وزیرآباد اپنے مقبول و محبوب خلیفہ مجاز صاحب بابا جی ملک فیروز خاں صاحبؒ کے پاس نمازِ ظہر تک قیام فرمایا۔

۱۰ر فروری ۱۹۵۸ء بروز پیر لاہور سے مضافات ملتان کے لیے روانہ ہوئے۔ بلند پور۔ مولا پور۔ کبیر والا۔ خانیوال۔ کوٹ مبلا رام ہوتے ہوئے ماہنی سیال تشریف لے گئے۔ ۲ر مارچ ۱۹۵۸ء کی رات بارہ بجے تک سلسلہ وعظ و نصیحت جاری رہا۔ تین گھنٹے آرام فرمایا۔ تین بجے نمازِ تہجد کے لیے بیدار ہُوئے۔ فراغت کے بعد خود وضو بنایا۔ نوافل تہجد ادا کیے۔

وہیں تبلیغ دینِ متین کے دوران مورخہ ۳۔ مارچ ۱۹۵۸ء بروز پیر نمازِ فجر کی سجدہ ریزی کے فوراً بعد آپؒ نے ربِ جلیل کو لبیک کہا۔

جناب ڈاکٹر صاحبؒ کی رحلت کے بعد جناب الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ سجادہ نشین نے آپؒ کے مشن کو بطریق احسن نبھایا۔ اپنا سرمایۂ حیات اسلام کی سربلندی کے لئے وقف فرما دیا تیئیس برس تک سلسلہ عالیہ کی آبیاری اور گرانقدر خدمات کے بعد ۱۶ مئی ۱۹۹۰ء

بروز بدھ رحلت فرمائی۔ کنجاہ شریف میں اس مرکز فیض کو جاری وساری رکھنے کے لئے اعلحضرت عظیم البرکت الحاج حافظ پیر سید افضل حسین شاہؒ صاحب سرکار علی پوری نے جناب خواجہ صاحب کے فرزند خورد جناب صاحبزادہ ڈاکٹر الحاج محمد ضیاء اللہ رُوح الامین صاحب کو دستار خلافت عطا کر کے اس منصب جلیلہ پر فائز فرمایا۔ آپ خلق خدا کو راہ ہدایت کی طرف راغب کرنے کے ساتھ ساتھ سروسز ہسپتال لاہور میں میڈیکل آفیسر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے زیرِ انتظام عرس مبارک اور انجمن خدام الصوفیہ کا سالانہ جلسہ ہر سال ماہ اپریل کے دوسرے جمعہ و ہفتہ کو کنجاہ شریف ضلع گجرات میں مزار اقدس پر واقع وسیع و عریض جامع مسجد النُّور میں منعقد ہوتا ہے۔

Marfat.com

حمدِ ربِّ باری تعالیٰ

Marfat.com

کلام حضرتِ طالبؒ تو ہے مینارِ نور
قاری کے لئے عرفان ہے ربِّ غفور

(عبدالرحمٰن)

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

اے خدا اے خالقِ موت و حیات　　اے خدا اے مالکِ کل کائنات
شکر تیرا ہو سکے کس سے ادا　　ہو بیاں کس سے تیری حمد و ثنا
تیری قدرت کیا بیاں ہو اے قدیر　　ہو گیا کُن سے عدم صورت پذیر
ہے محیطِ کل تیرا علم اے علیم　　علم ہے بھی خلق کا تیرا قدیم
تو وہ زندہ ہے نہیں جس کو فنا　　ماسوا تیرے ہیں سب موت آشنا
نعمتیں اتنی تری ہیں بے شمار　　کوئی کر سکتا نہیں ان کو شمار
فضل تیرا صاحب فضلِ عظیم　　لطف تیرا صاحبِ لطفِ عمیم
جنتی کر دے بڑے بدکار کو　　شاہ کر دے مفلس و نادار کو

مفلس و نادار ہے طالبؔ شہا
اک نظر ہو جائے بہرِ مصطفےٰ

Marfat.com

اللہ

خالقِ کون و مکاں اللہ ہے — حکمراں کُن فکاں اللہ ہے
فاطرِ ارض و سما اللہ ہے — مالک یوم جزا اللہ ہے
زندگی بخش جہاں اللہ ہے — مارتا بے گماں اللہ ہے
کون اللہ کے سوا معبود ہے — کون اللہ کے سوا موجود ہے
لا الٰہ دیکھ لے قرآن میں — نیستی ہے عالم امکان میں
ہے وہی اللہ رب العالمین — حمد کل ہے حق اسی کا بالیقین
اس کی قدرت کے مظاہر ہر کہیں — کیوں نہ پھر وہ ہو الٰہ العٰلمین
ہے وہی اک مبدعِ کل کائنات — گر وہ چاہے موت کو کر دے حیات
خاک کے پتلے کو گویا کر دیا — ذات سے اپنی شناسا کر دیا
حمد تیری کر سکے طاقت بیاں — ذرۂ لاشئے کو کب تاب و تواں

اے خدا۔ اے خالق ارض و سما — اے۔ خدا۔ اے خالقِ صبح و مسا
دستِ قدرت میں تیری سب کائنات — مالکِ کل، خالقِ موت و حیات

تیری قدرت سے ہوا سب کچھ عیاں
کھل گیا عالم پہ رازِ کُن فکاں !

Marfat.com

آگ اور پانی۔ ہوا اور خاک سب　　تیرے فرماں پہ ہیں چلتے روز و شب
نور کو چاہے تو کر دے نار تو　　نار کو چاہے کرے گلزار تو
تو کرے آتش کو آب خوشگوار
اور چاہے گر کرے پانی کو نار
تو وہ خالق ہے کہ انسان کیلئے　　زندگی کے سارے سامان کر دیئے
تھا نہ انساں کا ابھی نام و نشان　　سارے سامانوں سے پُر تھا یہ جہاں
بے طلب تو نے دیا سب کچھ ہمیں
بے حساب و بے عدد دیں نعمتیں
مانگنے پر کیا نہیں دے گا ہمیں　　تجھ سے ہی ہوتی ہیں صادر بخششیں
جب عدم میں تھے کہاں تھی یہ طلب　　بے سبب کر دیں عطائیں اسکی سب
تو نے ہی کر دی ہے پیدا اب طلب
تا کہ جو مانگے وہ پائے بے تعب
کر عطا طالب کو قرب جاوداں
غیر کا دل سے مٹے نام و نشان

Marfat.com

طالبؔ بدرگاہِ ربِّ غفور

نفی جو آگئی عنبرِ الٰہ کی — تو ثابت ہوگئی ہستی خدا کی
رکھا تو نے خود اپنا نام سبحان — بیاں کیا کر سکے بندہ تیری شان
الٰہی پاک اور بے عیب تو ہے — میرا ظلم آشکارا چار سُو ہے
نہیں معبود ہے کوئی مگر تو — بغاوت ہے مری مشہور ہر سُو
تو خالق مالک و رحمان میرا — میں ہوں کمبخت نافرمان تیرا
میری گستاخیاں بُوقلموں[1] ہیں — مری بے باکیاں حد سے فزوں ہیں
لیا کیا خاک تجھ کو مان میں نے — نہ مانا ایک بھی فرمان میں نے
ستایا نفسِ امّارہ نے مجھ کو — بھلایا راستے سیدھے سے مجھ کو
مرا انجام یا ربّ پُرخطر ہے — مرا ہر کام ہی زیر و زبر ہے
تو ہی پشت و پناہ ہے بے کسوں کا — مداوا ہے تو ہی خستہ دلوں کا
تیری رحمت ہے ملجا آرزو کا — سہارا رہ گیا لَا تَقْنَطُوْا کا
تیرا در چھوڑ کر جاؤں کہاں میں — سوا تیرے کہاں پاؤں اماں میں
تو ہے پاک۔ پاک محبوں کے صدقے — مجھے بھی ہر طرح سے پاک کر دے
بچا لے ہر طرح کے فکر و غم سے — رہا کر دے مجھے رنج و الم سے
ہے طالبؔ بے نوا تیرے حوالے — پناہ اپنی میں لے۔ اپنا بنا لے

---

[1] طرح طرح کی۔ رنگ برنگ

بدرگاہ الٰہی

اپنی پناہ میں لے اور اپنا ہی بنا لے — دنیا کے مخمصوں سے اے رب مجھے چھڑا لے
مٹی کا بت بنایا اور روح اپنی ڈالی — علمِ الٰہی کے پھر بھر بھر دیئے پیالے
جنّت کو گھر بنایا، پھل کون سا نہ کھایا — پہنائے مجھ کو برسوں ہیں جنّتی دوشالے
مسجودِ کل ملائک اور اشرف المخلائق! — خلقَ لکمُ سے میرے سب کچھ کیا حوالے
اپنے لئے بنایا تو نے مجھے خدایا — اِلّا لِیَعبُدُون کے مجھ سے لئے قبالے
اے کاش اوڑھ لیتی مری دِل ہی اک خدائی ساری — میں ہو نہ نہ یہ ہوتی اے رب مجھے بچالے
تیرا ہی ہوں میں بندہ تو نے کیا ہے پیدا — اپنوں کو کون کرتا ہے غیر کے حوالے
نہ کوئی جستجو ہے نہ کوئی آرزو ہے — اور نہ میں مانگتا ہوں جنّت کے تر نوالے
میں ہوں تیری طلب ہو دِل ہو تیری تڑپ ہو — رگ رگ میں تو ہی تو ہو کون اور مجھے سنبھالے
آنکھوں میں نور تیرا، دِل میں ظہور تیرا — تسکین بخشِ جاں ہوں جلوے ترے نرالے

طالبؔ نہ ہو تمہارا۔ ظالم ہے وہ ناکارہ
مٹتے ہیں تم پہ وہ جو بندے ہیں بھولے بھالے

مناجات مسلم

خداوندا تیرے دربار میں مسکین حاضر ہے
میری صورت سے ہی رازِ دل غمگین ظاہر ہے
عیاں را چہ بیاں۔ تو عالم غیب وشہادت ہے
نظر رکھنا بطونِ قلب پر تیری ہی عادت ہے
نہیں حاجت بیان کی سامنے تیرے کیا بولوں
تو واقف ہے دلوں کے راز سے میں کیا زباں کھولوں
تو یہ بھی جانتا ہے۔ اب کہ میرا مدعا کیا ہے
تیری سرکار میں یارب مری اب التجا کیا ہے
کئے سے اپنے نادم ہوں گناہوں سے ہوں شرمندہ
تیرے حکموں کو چھوڑا ہے عمل نامہ پراگندہ
میں مسلم ہوں سیہ رو ہوں۔ تیرے محبوبؐ کی امت
عقوبت بڑھ گئی حد سے بچالے از رہ رحمت

Marfat.com

ندامت سے سرِ دربار یہ سر اُٹھ نہیں سکتا ،
گناہوں سے سے زیربار یہ سر اُٹھ نہیں سکتا

معافی چاہتا ہوں اے خدا اپنے گناہوں کی
تو سُنتا ہے ہمیشہ بے کسوں اور بے پناہوں کی

چہار اطراف سے کفار کے نرغے میں آیا ہوں
تُلے ہیں سب مٹانے پر یہی فریاد لایا ہوں

یہ سچ ہے گرکہ جو کچھ بانیٔ اسلام لائے ہیں
وہ تیرے ہی پیارے ہیں، تیرا پیغام لائے ہیں

تو مسلم کو بچا لے بانیٔ اسلام کے صدقے
پھریرا کر بلند اس کا اسی پیغام کے صدقے

جہاں میں پھر مسلمانوں کا یارب بول بالا ہو
تیرے اسلام کا اک بار پھر گھر گھر اُجالا ہو

دُعا طالبؔ کی سن لے اب مری سو بار توبہ
مری توبہ! مری توبہ، مری توبہ ، مری توبہ

راز و نیاز

یا الٰہی معاف کر دینا
اور جھولی میری بھی بھر دینا

اک تیرا ہی میں تو ہوں طالبؔ
غیر کو دُور مجھ سے کر دینا

وعدہ وصل پر چلے تھے ہم
راہ تیری میں جبکہ رکھا قدم

دوڑ کر آؤں گر چلے طالبؔ
راستہ میں ہی وصل ہو باہم

آکہ جان بیقرار ہے میری
روز و شب انتظار ہے تیری

اپنا کہہ کر نہ چھوڑا طالبؔ کو
جان بھی اب نثار ہے میری

عمر بھر کی ہے جستجو تیری
کی تلاش ہم نے چارسو تیری

تجھ کو پانے میں کھو گیا طالبؔ
وائے جس نے کی آرزو تیری

Marfat.com

مُناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بختِ من بیدار بادا
مرا لطفت ہمیشہ یار بادا

ضعیف و ناتواں و خاکسارم
بجز تو ہیچ کس یارے ندارم

اجیبُ دعوت الداع بگفتی
دعائم را بحر دارم نہفتی

یقین دارم کہ رب العالمینی
ز محتاجاں چرا فارغ نشینی

سزاوار ہمہ حمد و ثنای
بحسن دیگراں جلوہ نمائی

تو ی مجبوب برحق جز تو کس نیست
مکاں را لامکاں بودن ہوس نیست

Marfat.com

رباعیات

خدارا ز طالب شنو این حکایت
که هر روز بکند ز حالش شکایت
ز هجرت پراگنده حالش بگشته
جمالت نمائی به بخشی ولایت

بپرس از پیرسی ز طالب حکایت
ز کردی خویش بکند شکایت
بفضل خدا پیش خدا همره او
ندانند که این هم نشان ولایت!

خدایم مرا کرد بهر چه کارے
که گاہے نیاید ز من هیچ کارے
بلطف و کرامت مرا گم بند
شوم در دو عالم چه خوش روزگارے

خدارا حبیب خدا جلوه فرما
ز تقصیر نا کردنی عفو فرما
نه بینم ترا اگرچه نقصان لازم
که از دیدنت گشته چشم من اعمی

خدایا مرا گر نمائی حبیبت
که در هجر او ام بے در مصیبت
ز غفلت جمالش شود گر میسر
تا در صحبت او شوم هم قریبت

Marfat.com

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

شانِ مصطفیٰ

محبّت اشد شرطِ ایماں بتائی ۔۔۔ خدا کی محبّت کی کیا حد بڑھائی
نظر غیر پر کرنا ممنوع ٹھہرایا ۔۔۔ نظر ہے محبّت کا ہی تیر بھائی
مرادُ النبی " سے محمدؐ بنایا ۔۔۔ جو خیر البشرؐ بن کے دنیا میں آیا
نبیؐ مومنوں کو ہیں جانوں سے اولیٰ ۔۔۔ اکُوْنَ اَحبّ حدیثوں میں آیا
نبیؐ غیر اللہ میں گرچہ ہے شامل ۔۔۔ محبّت ہے دونوں کی ایمان کامل
خدا کی محبّت سے پہلے، نبیؐ کی ۔۔۔ نبیؐ کی ملے۔ ہو خدا کی بھی حاصل
وجودِ خدا آیا پہلے نبیؐ سے ۔۔۔ ظہور اپنا فرمایا بعد از نبیؐ سے
رسُولِ خدا پر جو ایمان لایا ۔۔۔ اُسی نے پڑھا لَا اِلٰہَ نبیؐ سے
نبیؐ نے خدا کا تعارف کرایا ۔۔۔ خدا نے بھی حضرتؐ کو سچا بنایا
نبیؐ کی اطاعت ہے طاعت خدا کی ۔۔۔ اُسی سے ہے ممتاز اپنا پرایا

محمدؐ نبیؐ ہے۔ خدا ہی خدا ہے ۔۔۔ نبیؐ کو خدا کہنا ہی کب روا ہے
نبیؐ کو نہ جانے تو مومن نہیں ہے ۔۔۔ اگرچہ وہ بندہ خدا پر فدا ہے

۲ جو شانِ محمدؐ سے جاہل ہیں بندے — وہ آیاتِ قرآں سے غافل ہیں بندے
رفعنا کی رفعت سے کیا بے خبر ہیں — وہ شانِ خدا سے جاہل ہیں بندے

۳ جو شانِ نبیؐ کو گھٹاتا ہے بندہ — انھیں مثل اپنے بتاتا ہے بندا
نظر مثل کفار ظاہر پہ اس کی — بصیرت نہیں کچھ وہ رکھتا ہے بندا

۴ خدا جانتا ہے نبیؐ کی بصیرت — کہ سب انبیاء پر انھیں دی فضیلت
وہ بعد از خدا تھے خدائی سے افضل — بشر لے بصر جانے کیا اُن کی عظمت

۵ بشر تھے وہ بے شر، بشر ہم ہیں با شر — ہے ثابت اَلَمْ نَشْرَحْ سے اے برادر
حقیقت کو اپنی جو جب تو توجب لو — نہ ہم مثل ان کی نہ اُن کے برابر

۶ نبیؐ جی کا ہے علم علمِ خدا سے — جو کچھ جانتے تھے۔ تھا اُنکی عطا سے
جو مانے نہ یہ کہ۔ نبیؐ غیب داں تھے — وہ منکر ہوا گویا علمِ خدا سے

۷ جسے عشق سچّا ہے حضرت کا حاصل — تو حضرت پہ ہے اُن کا ایمان کامل
محبّوں کی جاں ذکرِ محبوب کرنا — ہے طالب سدا وصفِ حضرت پہ مائل

۸ محمدؐ کا کلمہ جو پڑھتا ہے بندا — وہ حق دارِ جنّت کا بنتا ہے بندا
وہ احمق ہے گستاخ اور بے ادب جو — انھیں مثل اپنی سمجھتا ہے بندا

۹ نبیؐ جی کو کہتے ہیں بندا ہما — محبّت کا بھی ساتھ کرتے ہیں دعویٰ
محبّ اور محبوب میں نقص دیکھے — نہیں کفر یہ گر۔ تو پھر کفر کیا ہے؟

Marfat.com

رباعیات

در شان مصطفیٰ علیہ السلام

رسول اللہ تھے شارح قرآن خدائی کے
انہوں نے کر دیے تھے حق ادا سب رہنمائی کے
اطاعت ان کی ہے طاعت خدا کی بے شبہ طالبؔ
ومن یطع الرسول آیت انہیں کے حق میں آئی ہے

ہوئے ہیں جو کہ وابستہ رسول اللہ کے دامن سے
خدا کی راہ میں کوشاں ہیں وہ اپنے مال اور جاں سے
انہیں کچھ شک نہیں باقی رہا ہے بعد ایماں کے
وہی تو سچے مومن ہیں ہوا ثابت یہ قرآں سے

Marfat.com

نعت شریف

محمدؐ رسولِ خدا بن کے آئے — خدائی کے وہ حق نما بن کے آئے
محمدؐ رسول خدا ہیں یقیناً — ولیکن نہیں وہ خدا ہیں یقیناً
فرشتے نہیں ہیں محمدؐ بشر ہیں — فرشتوں سے برتر ہیں خیر البشر ہیں
وہ رحمت ہیں سارے جہانوں کی خاطر — یہ رتبہ ہے قرآن سے ان کا ظاہر
محمدؐ جہانوں پہ ہیں ربّ کا سایہ — انہیں رحمت عالمین ہے بنایا
نبیؐ کو خدا نے جب اوپر بلایا — سرِ فرش سے لامکان تک دکھایا
خدا خود ہے طالب نبیؐ کی رضا کا — ترضیٰ سے ظاہر ہے منشا خدا کا
خدا کی رضا ہی رضائے نبی ہے — عطائے خدا ہی عطائے نبی ہے
نہیں ان سا کوئی زمانہ میں آیا — بزرگی ہیں بعد از خدا ان کا پایہ
خدا نے نبیؐ کو سکھایا پڑھایا — جو نہ جانتے تھے وہ سب کچھ بتایا
ہے علم نبیؐ خاص علم خدا سے — ہے جتنا بھی ہے وہ خدا کی عطا سے
نبیؐ سے بڑا کون دنیا میں آیا — کہ ان سے بڑا اس کا ہو علمی پایہ
نبی غیب کا بھی پڑھاتا سبق ہے — وما ینطق فرمان حق ہے
صفت پہلی مومن کی ایمان بالغیب — بتایا نبیؐ ہی نے ہوگا وہ لاریب
ازل سے رہی ہے یہ سنت خدا کی — نہیں کرتا ہر کس پہ وحی انبیاء کی
ہے ربّ کے لئے شرط گر علم مرطوبؐ — تو رحمت رہے بے خبر کیوں زمطلوب
ہے رحمت مقدم ربوبیت آخر — محرک مقدم ہے حرکت مؤخر

Marfat.com

نہ آئے اگر جوش میں ابر رحمت
تو جاگے کہاں باغ و گلشن کی قسمت

نعتیہ رباعیات

جہاں میں کوئی ان کا ہمسر نہیں ہے
محمدؐ سا کوئی پیغمبر نہیں ہے
کلیم اللہؑ کوئی خلیل اللہؑ کوئی
حبیبؐ اللہ کے برابر نہیں ہے

ہزار دل پیمبرؑ کئے حق نے پیدا
سبھی تھے وہ نام محمدؐ پہ شیدا
ہر اک کو جو اوصاف بخشے خدا نے
محمدؐ میں وہ آ کر ہوئے سب ہویدا

بشر تو کیا، ہادیانِ بشر بھی
محمدؐ پہ عاشق ہیں اور بحر و بر بھی
خدا نے انہیں اتنا اونچا اٹھایا
کہ دی تھی وراء الوریٰ کی خبر بھی

Marfat.com

خدا کے خلیفۂ اعظم تھے حضرتؐ
خلائق سے ارفع و اعلیٰ تھے حضرتؐ
انہیں کے لیے حق نے سب کچھ بنایا
بشر تھے مگر شاہِ عالم تھے حضرتؐ

غریبوں یتیموں کے ملجا و ماویٰ
ر حشر سب انبیاء کے بھی بادا
خدا کی خدائی کے بخت نے والے
شفیعانِ عالم پہ رحمت کا سایہ

حبیبِ خدا و حبیبِ خلائق
اسی واسطے ہوئے وہ سب پہ فائق
قیامت تلک ان کا رہے سکہ رائج
ملک اور جن و بشر اُن کے شائق

خدا را کرم طالبِ بے نوا پر
کہ جیتا ہے وہ تیرے لطف و عطا پر
حسینانِ عالم سے توڑا ہے رشتہ
کہ مٹتا ہے وہ بس تیری ہر ادا پر

Marfat.com

نعت

مہمان ہے مہمان کوئی دم کی ہے مہماں — جان میری لبوں پر ہے تری دید کی خواہاں
آؤ بھی خدا واسطے دیدار دکھا دو — جان نکلے نکل جائیں مرے دیر کے ارماں
فرقت نے تری آگ مرے تن میں لگا دی — اک شربت دیدار سے بجھتی ہے میری جاں
گر ایک نظر تیری کرامت کی ادھر ہو — ہو جائیں گی اکدم میں مری مشکلیں آساں
لاکھوں کو سدا بخشتے ہو شرفِ زیارت — للہ کرم مجھ پہ بھی اے شاہِ رسولاں
گر خواب میں آکر مجھے دیدار دکھا دو — دل صدقے ہو میرا ترے قربان میری جاں
اے رحمتِ عالم ہے فقط تیرا سہارا — بن تیرے نہ پہنچا ہے خدا تک کوئی انساں

طالبؔ بھی ہے مشتاق زیارت کا تمہاری
مر جائے ترستا نہ دیدار کو جاناں

Marfat.com

عرضِ طالب بدرگاہ رسالت

دکھا دو جمالِ منوّر دکھا دو | جدائی کا پردہ خدارا اٹھا دو
اگر کور ہیں دیکھنے سے ہیں قاصر | انہیں دیکھنے والی آنکھیں بنا دو
میرا سینہ بن جائے تیرا مدینہ | گر اُجڑی میرے دل کی بستی بسا دو
تو سمجھوں گا میں کہ سرِ عرش پہنچا | گر قدموں میں اپنے تھوڑی سی جا دو
میسّر ہو دنیا میں ہی رویتِ حق | رُخِ حق نما گاہے گاہے دکھا دو
رسولِ خدا اپنی عترت کے صدقے | مرے دل کی دیرینہ حسرت مٹا دو
میں ہوں اِک غلام شہ میر ملّتؒ | طفیل ان کی مجھ کو خدا سے ملا دو
بزرگی کا دعویٰ نہ فخرِ اطاعت | غلام غلاماں کو جلوہ دکھا دو
میں طالب نہیں باغِ جنّت کا حضرت | مجھے اپنی محفل کا درباں بنا دو

طالب بدرگاہ مطلوب

یارسُول اللہ آتے کیوں نہیں ۔ چہرۂ انور دکھاتے کیوں نہیں
کور ہیں گر دیکھ سکتی یہ نہیں ۔ پھر مری آنکھیں بناتے کیوں نہیں
میری محرومی کے جو اسباب ہیں ۔ صاف وہ مجھ کو بتاتے کیوں نہیں
دُور کر دوں میں کہ خوش ہو جائیں آپ ۔ میری حسرت کو مٹاتے کیوں نہیں
لائقِ دیدار ہی گر میں نہیں ۔ لائق اس کو پھر بناتے کیوں نہیں
جو کرم اوروں پہ ہے مجھ پر بھی ہو ۔ مجھ سے آنکھیں بھی ملاتے کیوں نہیں
ہم نشینوں کے طفیل آنا مجھے ۔ اپنی محفل میں بلاتے کیوں نہیں
بخش دو للّٰہ زیارت کا شرف ۔ زیرِ احسان مجھ کو لاتے کیوں نہیں

پھر اگر طالب کسی لائق نہیں
سامنے آکر بتاتے کیوں نہیں

Marfat.com

نعت

بلا لو یا رسول اللہؐ بلا لو ! در اقدس پہ اب مجھ کو بلا لو
مدینے میں پہنچ جاؤں کسی طور زیارت کا کوئی رستہ نکالو
نہیں بجھنے کی بے دیکھے تمہارے خدارا . نارِ فرقت سے بچا لو
تصور میں رہیں نورِ خدا ہیں رُخِ انور سے گر پردہ ہٹا لو
غریقِ بحرِ فرقت ہوں خدارا بھنور سے اب مرا بیڑا نکالو
مرا بھی بختِ خفتہ جاگ اٹھے جو آکر خواب میں سینے لگا لو
مسافر دل شکستہ خستہ پا ہوں سنو تو کچھ حرم کے جانے والو
ہے منزل دور اور بے زادِ راہ ہوں مجھے طیبہ میں پہنچا کر دعا لو
قدم بوسی کے لائق گر نہیں ہے
تو طالب کو سگِ در ہی بنا لو

Marfat.com

نعت

زہے قسمت کہ ہستم امت تو
بحمد اللہ کہ دارم الفت تو

مسلمانم بغایت خوش نصیبم!
بحالم مے ببینم شفقت تو

عزیزم! رحمت اللعالمینی
کرم فرما کہ یابم رحمت تو

خدایت را خدایم مے بدانم
رسالت را شرف از حضرت تو

بفضل اللہ ذکرت گشت ارفع
ہمہ عالم بر تر رایت تو

نبی الانبیاء بوداست روحت
مربی خلق را تربیت تو

تعالے اللہ چہ محبوب خدائی
ندارد مثل محبوبیت تو

بوصفت صاحب معراج آمد
بہ لولاک آمدہ ہم زینت تو

بگشتی مقتدائے کل نبیاں
برفت از عرش بالا رفعت تو

بہ طالب طلب و مدارت کثیر است
گہے باشد میسر طلعت تو!

Marfat.com

رباعیات

مریض لا علاجم بس غریبم — طبیبے دارمت بس خوش نصیبم
جمالِ پاک تو دارو ئے من است — بظاہر دُورم از دل قریبم

گنہ دارم اگرچہ بے نہایت — بدارم از تو امید شفاعت
بحقم حرفے از راہِ کرم زن — ندارد رحمتت پایاں و غایت

ترا بینم اگر بینم خدا را — کہ از چہرۂ تو حق آشکارا
تو گفتی دیدنم دیدارِ حق است — سوئے طالب فگن جلوہ خدا را

گنہگاران امت را چہ فکرے — شفیع امتاں نامت بذکرے[1]
بدارد طالبت سویت نگاہے — نگاہِ لطف ہم برا و بہ حشرے

ورفعنا لک ذکرک بشانت — کلام اللہ بر آمد از دہانت
ید اللہ فوق ایدیھم ہم آمد[1] — چہ محبوبی کہ حق درجسم و جاہت

رضائے حق ہمہ مخلوق خواہد
رضائے تو و لیکن حق بجوابد
ہمہ مخلوق در حمد خدا ہست
خدا حمدت بہ مخلوقش رساند

---

[1] قرآن پاک

مِثْلُکُمْ وَ مِثْلُنَا

گفت حق گو مِثْلُکُم حضرت رُسولؐ اللہ گفت
کافراں از بس جہالت مِثْلُنا گفتن گرفت

فرق بین مِثْلُنَا و مِثْلُکم بے منتہیٰ
آں بگفتند از حقارت ایں تواضع را نہفت

مِثْلُکُمْ او گفت زیرِ حکم ربّ العالمین
انکساری و تواضع کاملاں را جوہر است

مِثْلُکُمْ آمد برائے عزت و شان رسولؐ
نے برائے ہمسری با کافراں فرمودہ است

آمدہ یوحیٰ الیّ تا شود فرق آشکار
کے مسلماں را سزد دعوئ مثلنا بدست

کافراں گفتند مِثْلُکُمْ خفی باہم دگر
ایں مسلماناں حیلی گویند مثلنا درست

گر کسے گوید زنش را اے زنِ من جائز ست
کے روا باشد پسر گر اے زنِ پدرم بگفت

عالمِ جید بگفتہ گر ز عجز و انکسار
خادم طلبا منم زیں عزت او کم نگشت

دیگراں ہم گر بخوانند خادم طلبا ورا
نا روا باشد کہ ایں توہین و بے ادبی است سخت

ماہِ کنعاں را زناں گفتند ما ھذا بشر
العجب ماہِ عرب را مثلِ خود دانند زشت

ہر کہ احمدؐ را بشر گوید بگو لا کالبشر
بلکہ او در رنگہا طالبؔ گوہِ یاقوت ست

Marfat.com

علمِ غیب

ستمبر ۱۹۵۶ء میں آپ ،کلور کوٹ ضلع میانوالی میں دوستوں کے پاس تشریف لے گئے وہاں چند مواحد علما نے آپ کے ساتھ حضور پُر نور سید عالم عالم الغیب والشہادۃ خاتم المرسلین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم مبارکہ میں کئی گھنٹے تبادلہ خیالات کیا۔ ان کے بعد جو آپ کے دل پر اثر ہوا ذیل کے اشعار میں اس کا اظہار فرمایا۔

نبیؐ غیب کی ہے خبر دینے والا
اسے علم دیتا ہے خود حق تعالےٰ
کہاں تک گئے غیبہ بیں ہیں حضرت
کہاں تک خدا میں ہے دینے کی قدرت
بشر ہو کے راز خدا کھولتا ہے
زباں نبیؐ سے خدا بولتا ہے
وماینطق والی آیت پیاری
علوم نبی پر شہادت ہے بھاری
جو برتن ہو خالی کیا اس سے نکلے
مگر وہ ہی جو کچھ کوئی اس میں ڈالے
ما انا بقاریٔ کہا خود نبیؐ نے
لقب امی بخشا خدا کی وحی نے
کہا رَبّ زدنی پڑھا کر جیبا!
تیرا کام ہے رحمتِ عالمین کا
فترضیٰ سے ظاہر حدود عطا ہیں
رسائی میں حضرت وراء الوراء ہیں
فترضیٰ کہا مانگنا بھی سکھایا
بڑھانا نہ تھا کیا بکھیڑا بنایا؟
ادھر وعدہ یعطیک ادھر مانگ پیہم
محبت کا بھی درمیاں رشتہ قائم
دیا دینے والے نے جتنا کہ چاہا
کہ محبوب تھا لینے والا عطا کا
سکھایا تجھے جو تو نہ جانتا تھا
کیا تجھ پہ ظاہر جو تجھ سے چھپا تھا

Marfat.com

سکھایا کیا کچھ بتایا تو کتنا
اسے کرتا ظاہر ہے فضل عظیما
متاع جہاں کو کہا حبِ تلیلا
تو پھر کس قدر ہو گا فضلِ عظیما

جو تنقیص شان نبیؐ کر رہے ہیں
وہ توحید کا گویا دم بھر رہے ہیں
مبارک رہے ان کو توحید شیطاں
رسالت کی ہو جس میں توہین پنہاں
ملک الموت کا اور شیطاں تو جانیں
وہی علم لیکن نبیؐ کو نہ مانیں
غلاموں کے علموں سے آقا کا کمتر
یہ ایماں ہے کفرِ کافر سے بدتر
نبیؐ غیب جانے تو توحید ٹوٹے
وہی جانے شیطاں نہ تکبیر پھوٹے
ملک موت کا تو ہو حاضر و ناظر
نو توحید کامل ہو۔ فاصر نہ خاسر
نبیؐ کو اگر مانیں حاضر و ناظر
خلل جائیں توحید میں حد سے باہر
بشر کہہ کے محبوب کی شان بڑھائی
وراء الوراء عرش دنیا دکھائی
انہیں مثل اپنے جو انسان سمجھے
وہ اپنے تئیں کیا ہیں ناداں سمجھے
نبی سب بشر ہیں نہ کہ کالبشر ہیں
وہ یاقوت ہیں اور باقی حجر ہیں
کہے لعل کو مثل پتھر جو انسان
وہ بے عقل ہے اور جنگل کا حیواں
الوہیت حق کو سمجھے ہیں ناداں
نبوت سے ملتی ہوئی کوئی ہے شاں
وہ خالق یہ خلقت یہ عابد وہ معبود
وہ واجب یہ ممکن یہ حادث وہ موجود

خدا کس نے تم کو بتایا کہو تو
تمہیں کس نے کلمہ پڑھایا کہو تو
مسلماں ہی جس نے تم کو بنایا
اسی کی اہانت کا بیڑا اٹھایا

خدا تو کہے میں نے سب کچھ سکھایا — نبیؐ خود کہے اس نے سب کچھ بتایا
مگر اس مواحد کو انکار ہی ہے — اسی انکار پر اس کو اصرار بھی ہے
خدا و نبیؐ کو جو مومن نہ مانے — اُسے چاہئے خود کو مومن نہ جانے
اسے ناز ہے علم قرآں پہ اپنے — ہمیں فخر ہے فہم قرآں پہ اپنے
جس آیت میں تنقیص ہے وہ سمجھتا — ہمیں تو نظر ہے کمال اس میں آتا
محبتؐ اور تنقیص محبوب شیوہ — کہیں ہوتا ہے صبر کا "تلخ" میوہ
جو محبوب اپنے کی کم شان سمجھے — کچھ اوصاف میں اسکے نقصان سمجھے
وہ فاسق ہے۔ عاشق نہیں ہے کسی کا — وہ جھوٹا ہے۔ دعویٰ محبت کا جھوٹا
نبیؐ جس کو ہر شئے سے پیارا نہیں ہے — نبیؐ نے کہا وہ ہمارا نہیں ہے

محبت نبیؐ کی ہے ایماں کامل
محبت وہی جس کی ہو شان کامل

ہے قرآن مملو ثنائے نبیؐ سے — خلاف اس کے ہو اس میں ممکن نہیں ہے
تضاد آیتوں میں جو رکھتا روا ہے — سمجھتا ہے قرآن، کلام خدا ہے؟
ترے دل میں ہوتی گر الفت نبیؐ کی — تو تو کر نہ سکتا اہانت نبیؐ کی
کہے باپ کو جو کہ تو بے خبر ہے — مرے جیسا ہی ایک تو بھی بشر ہے
تو خوش ہوگا باپ اس سے یا ہوگا ناخوش — کہے گا نہ بکو اس کر ہو جا خاموش!
پدر کو تو یوں کہنا گستاخی جانو — نبیؐ کی نہ کچھ اس میں گستاخی مانو
نبیؐ کی پدر سے بھی کم شان ہے کیا؟ — خدارا بتانا یہ ایمان ہے کیا؟

دعا ہے یہ طالبؔ کی بارِ خدایا　　نبیؐ کی دکھا ان کو شان رفعنا
اگر دیکھ پائیں تو پھر مان جائیں
وگرنہ سزا خودسری کی وہ پائیں

خدا نے ہے مامور ان کو بنایا　　انہیں کی اطاعت کا ہم کو بتایا
کریں حکم جو وہ تمہیں ماننا ہوگا　　وہ رد کیں گے جس سے تمہیں رکنا ہوگا
نہ ممتاز مانے جو اس کی خطا ہے　　نبیؐ کی عطا ہی خدا کی عطا ہے
نبیؐ کی زباں سے ہی قرآن نکلا　　کلام خدا ہے یہ ایمان اپنا
نبیؐ نے رستہ خدا کا بتایا　　خدا نے انہیں جب وسیلہ بنایا
رسالت نے توحید سب کو سکھائی　　نہیں جانتی تھی خدا کی خدائی

نبیؐ سے جو اب واسطہ اپنا توڑے　　یقیناً خدا سے وہ منہ اپنا موڑے
جو رہبر کو رہبر نہیں جانتا ہے　　تو حق کو وہ کیسے پہچانتا ہے
نبیؐ کے خدا کو خدا مانتا ہوں　　نہ اس کے سوا دوسرا جانتا ہوں
محمدؐ کا دامن نہ چھوڑو مسلماں　　یہ دامن ہی توحید کا ہے نگہباں
محمدؐ کا دامن نہ چھوٹے خدایا　　ہے مطلوب طالبؔ خدا مصطفےٰؐ کا

Marfat.com

صاحب خلق عظیم

اے یتیموں اور بیواؤں کے سچے غمگسار
اے غریبوں بیکسوں کی مشکلوں میں یارِ غار

نوعِ انساں کے مربی ہادیٔ کل کائنات
رحمۃ العالمین و دینِ حق کے پاسدار

باعثِ ایجادِ عالم مظہرِ نورِ خدا
تیری خاطر ہی بنے شمس و قمر لیل و نہار

اے حبیبِ کبریا محبوبِ کُل ختمِ رسل
کُنتُ کنزاً مخفیا کے ایک تنہا رازدار

فرش سے تا عرش سب اور مشرق و مغرب تمام
تیری عظمت کے ہیں شاہد تیری اُمت میں شمار

پا گئے مقصود اپنا بن گئے محبوبِ حق
تیرے شیدا تیرے عاشق مومنانِ جاں نثار

اے کرم فرمائے عالم صاحبِ خلقِ عظیم
ہوں تیرے در کا گدا اک میں بھی طالب نامدار

کون وابستہ نہیں تجھ سے نہیں کس کو غرض
قاسمِ نعمائے حق اے شافعِ روزِ شمار

اک نگاہِ لطف ہو مجھ کمترین خلق پر
جلوہ گر ہو نورِ حق ہے چشم و دل کو انتظار

Marfat.com

السّلام

السلام اے از ہمہ خلق اولیں   السلام اے آخرِ کل مرسلیں

السلام اے باعثِ کون و مکاں   السلام اے سیّدِ کل انس و جاں

السلام اے رحمۃ للعٰلمین   السلام اے نقشِ رب العلمین

السلام اے مطلعِ انوارِ حق   السلام اے مخبرِ اسرارِ حق

السلام اے صورتت آثارِ حق   السلام اے دیدنت دیدارِ حق

السلام اے منزلِ حق را نشاں   السلام اے ہادیِ کل ہادیاں

السلام اے مُوردِ الہامِ حق   السلام اے منزلِ پیغامِ حق

السلام اے سایۂ حق بر زمیں   السلام اے از ہمہ بالا نشیں

السلام اے موردِ صلوٰۃِ حق   السلام اے منزلِ برکاتِ حق

السلام اے ناشرِ توحیدِ حق   السلام اے باعثِ تجدیدِ حق

السلام اے وصفِ تو وصفِ کریم   السلام اے صاحبِ خلقِ عظیم

السلام اے صدرِ بزمِ کائنات   السلام اے جملہ عالم را حیات

Marfat.com

السلام اے قائدِ عرش بریں — السلام اے لامکانے را مکیں

السلام اے قائدِ اقوم رسل — السلام اے حشر را شافع کُل

السلام اے معدن جود و عطا — السلام اے مخزن صدق و صفا

السلام اے قاسمِ انعام حق — السلام اے مصدر پیغامِ حق

السلام اے مظہر اخلاق حق — السلام اے مرشدِ اسباق حق

السلام اے خالقِ کُل را حبیب — السلام اے خَلقتِ کل را طبیب

السلام اے مشعلِ راہ نجات — السلام اے فخرِ حق والاصفات

السلام اے سرورِ دنیا و دین — السلام اے مرکزِ اہلِ یقین

السلام اے حضرت خیر البشر — از برائے تو آسمان و بحر و بر

السلام اے طالبت مطلوب حق — السلام اے دوستت محبوب حق

السلام اے طالبانت را رحیم — از کرم کن رحم بر طالب اثیم

Marfat.com

نعت

خدا کی پادشاہی میں خدا کا جب پیام آیا
محمدؐ رحمۃ اللعالمین خیر الانام آیا
رؤف آیا، رحیم آیا، کریم آیا، حلیم آیا
حبیب اللہ آیا، شافع ہر خاص و عام آیا
رسولِ ربّ، مطاعِ خلق اور مختارِ کل آیا
جہاں بانی کی خاطر لے کے وہ کامل نظام آیا
ہدایت کیلئے وہ صاحبِ خلقِ عظیم آیا
جہاں کی پیشوائی کو رسولوں کا امام آیا
بنا توحید پر رکھی مساوات و اخوت کی
وہ ضامن بن کے امن و آشتی کا لا کلام آیا
دعاء مانگی خلیل اللہؑ نے جس کیلئے حق سے
مسیحا سا پیمبر دینے کو جس کا پیام آیا
وہ محبوبِ خدا ہے کہ ہے سرتاجِ محبوباں
اسی پر بھیجنا لازم درود آیا سلام آیا
عرب کے بادیہ پیما بنے اُستاد عالم کے
محمدؐ سا معلّم لے کے جب حق کا کلام آیا
لئے بوسے دہن میرے نے میری نطق کے طالبؔ
زباں پر جب حلاوت سے بھرا حضرتؐ کا نام آیا

نعت

محمدؐ باعثِ ایجادِ عالم — محمدؐ زینتِ عرشِ معظّم
محمدؐ رحمت اللعالمین ہیں — خدائے لم یزل کے ہم نشیں ہیں
محمدؐ مظہرِ حبِّ خدا ہیں — محمدؐ آئینۂ حق نما ہیں
محمدؐ وہ گلِ باغِ جہاں ہیں — معطر جن سے کل کون و مکاں ہیں
محمدؐ نور ہیں، نورِ خدا سے — خدا کا نام روشن مصطفےٰؐ سے
محمدؐ مطلعِ انوارِ حق ہیں — محمدؐ مخزنِ اسرارِ حق ہیں
محمدؐ موردِ حمدِ خدا ہے — خدا کی حمد وردِ مصطفےٰؐ ہے
محمدؐ منبعِ حُبِّ خدا ہیں — محمدؐ ہی محبّت کی بنا ہیں
محمدؐ بھی عجب سِرِّ نہاں ہیں — بشر ہو کر مکینِ لامکاں ہیں
خدا کے بعد ہیں وہ ہی معظّم! — دو عالم کا ہے ان سے مرتبہ کم
حقیقت میں وہ آقا ہیں جہاں کے — کہ ہیں باعثِ زمین و آسماں کے
کسے مقدور نعتِ مصطفےٰؐ کا — ہے طالب اس سے پُر قرآن خدا کا

Marfat.com

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باغِ عالم میں پھر بہار آئی گلفشاں اور مشکبار آئی
کلیاں کھل کھل کر مسکراتی ہیں بلبلیں پھولے نہ سماتی ہیں
چاند نکلا ربیع الاول کا
مژدہ لایا ہے عید افضل کا

عید میلاد عید ہے اصلی دوسری دو طفیلی ہیں اس کی
اس کے دم سے ہوا وجود ان کا ان کے صدقے ہوا شہود ان کا
اس کی برکت سے ان کی شہرت ہے
بارک اللہ کیا فضیلت ہے

آج ہے دن خوشی منانے کا اور پیغام حق سنانے کا
آج دنیا میں لائے وہ تشریف نام نامی میں ہے جن کی تعریف
حمد مخصوص ذات باری ہے
پر محمدؐ میں جاری ساری ہے

آج ہے عید ان کے آنے کی جن سے ظلمت مٹی زمانے کی
آج کا دن دلوں کا ہے سردار آج آئے تھے سیدؐ ابرار
آج خیر الانام آئے تھے
مغفرت کا پیام لائے تھے

Marfat.com

آج جاگے تھے بخت دنیا کے نور پھیلا یا جلوا دکھلا کے
آج کے دن ہی وہ ہوئے پیدا جن پہ حق۔ اور حق پہ وہ شیدا
آج آئے تھے شاہِ کون و مکان
نائبِ حق۔ رسولِ انس و جان
آج آئے خدا کے وہ پیارے جن کی خاطر بنے جہاں سارے
آج آئے وہ خواجۂ عالم بن کے حق کے خلیفہ اعظم
مصلح اعظم آج آئے تھے
اور حق کا پیام لائے تھے
سورج اِسلام کا نکل آیا کفر کے خشک ہو گئے دریا
سب جہانوں کے واسطے آئے رحمتِ لازوال ہیں لائے
نعمتیں حق کی بانٹنے آئے، تاکہ محروم نہ کوئی جائے
آئے وہ انتظار تھا جن کا انبیاء ہیں دتار تھا جن کا
زینتِ بزمِ لامکاں آئے باعثِ حکم کن فکاں آئے
جھک گئے سارے ادنیٰ و اعلےٰ
بول حضرتؐ کا جب ہوا بالا
سرکشوں کے ہوئے خمیدہ سر دور عالم سے ہو گیا سب شر
آج کے دن کی یاد ہیں مسلم بن کے مسلم بنا دے ہے لازم
ہو کے ان کا جو رہے گا طالب
اب بھی ہو گا وہ غیر پر غالب

Marfat.com

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یوم میلاد النبیؐ کی یادگار
جاءکم قرآن میں ہے آشکار
امتِ حق کے ہے شکرانے کی عید
یعنی محبوبِ خدا پانے کی عید

جاءکم میں یہ بھی پہلو ہے عیاں
ذکر میلاد نبیؐ ہو۔ ہر زبان

جاءکم میں بھید ہے یہ بھی نہاں
ذکر ان کا اُن کی آمد کا نشاں
آنکھوں میں ان کا تصور، دل میں یاد
سامنے آئے وہ گویا شاد شاد

آنے والے کے لئے کرنا قیام
باادب لازم ہے پھر کرنا سلام

ہے یہ تقلیدِ ملائک لاکلام
جو کھڑے پڑھتے تھے حضرت پر سلام
جو خفا تعظیمِ پیغمبرؐ سے ہو
بے ادب ہے۔ تم کھڑے ہوکر پڑھو

ذکر پیدائش پہ کر طالب قیام
اچھا کہتے ہیں اِسے عالم تمام
الصلوٰۃ والسلام و مرحبا
یارسولؐ اللہ علیک دائما

نعت

خدا کے پیارے نبیؐ آپ ہیں
خدائی سہارے نبیؐ آپ ہیں

سپہرِ رسالت کے شمس و قمر
کہ نبیوں کے تارے نبیؐ آپ ہیں

خدائی سے پہلے نبیوں کے بعد
منوّر ستارے نبیؐ آپ ہیں

امامِ رُسُل رحمتِ عالمین
جہاں بھر سے نیارے نبیؐ آپ ہیں

نبوّت کی مسجد کے سب سے بلند
چمکتے منارے نبیؐ آپ ہیں

جہاں میں کہاں ہے نظیر آپ کی
کہ حق کے نظارے نبیؐ آپ ہیں

تمام اُمتانِ رُسُل کے شفیع
فقط اے ہمارے نبیؐ آپ ہیں

مرے قبلہ و کعبۂ جان و دل
مجھے سب سے پیارے نبیؐ آپ ہیں

نہ طالبؔ ہی مشتاقِ دیدار ہے
جنہیں چاہیں سارے نبیؐ آپ ہیں

Marfat.com

نعت

رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ شان کس کی — محمدؐ رسول و حبیبِ خدا کی
ثنا ان کی ممکن نہیں ان کے لائق — ہیں بعد از خدا ساری دنیا پہ فائق
ملک جنّ و انساں غلام انکے ہیں سب — بدرگاہ حق ہیں وہی سب سے اقرب
وہ افضل ہیں اعلیٰ ہیں کون و مکاں میں — وہ اعلم ہیں اولیٰ ہیں دونوں جہاں میں
وہ اوّل و آخر نہاں و عیاں ہیں — شریک انکا کوئی نہیں انکی شاں میں
رسولِ خدا کی صفت کیا ادا ہو — ثنا خوان قرآں ہیں جس کا خدا ہو
وہ رحمت ہیں سارے جہانوں کی خاطر — نہیں کوئی اُن سا ہے قرآں سے ظاہر
انہیں اپنا محبوب حق نے بنایا — انہیں سب جہاں لامکاں تک دکھایا
کہاں تک گئے۔ وہ گئے حد سے باہر — یہ ہے قابَ قوسین اَوْ ادنیٰ سے ظاہر
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ شان پایا — وما ینطقُ سے ہی قرآن آیا
وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ الفت کی مظہر — رضا جوئی حضرت فترضیٰ سے ظاہر
نہ تجھ سا ہوا۔ اور نہ ہوگا جہاں میں — تیرے ہی لئے ہے۔ جو کون و مکاں میں

بیاں کیا کرے تیرا طالب تیری شان
تیری شان میں بس ہے اللہ کا قرآن

Marfat.com

نعت

حبیب خالق و محبوبِ خلق اے آقا
تیرے جمال منور میں پر تو ہے حق کا

بغیر دیکھے ہی سارا جہاں فدائی ہے
اسی ظہور کی خاطر بنی خدائی ہے

سپرد آپ کے کل کائنات کی حق نے
کہ شان رحمتہ اللعلمین دی حق نے

رضا پہ آپ کی حق نے عطا کی بھر آئی
یہ شان کس نے ہے بھر آپ کے سوا پائی

اطاعت آپ کی بندوں پہ اپنے لازم کی
وہی ہیں بندے کہ ہے شان جنکی خادم کی

مطیع آپؐ کے بندے خدا کو پیارے ہیں
جو متبع نہیں سنّت کے رب کے بارے ہیں

جو آپ ہی کو نہ مانے وہی تو کافر ہے
جو آپ کی ہی نہ مانے وہی تو منکر ہے

خدا کو پالیا جس نے آپ کو پایا
درِ حضورؐ پہ پہنچا خدا کو بھر پایا

بشر کو تاب و تواں تھی کہاں وہاں جائے
مگر بشر وہی جس کو خدا ہی بلوائے

خدا کو دیکھنے والے تو گو بکثرت ہیں
بلایا عرش پہ جس کو وہ آپ حضرتؐ ہیں

کتاب آئے نہ آئے نبی قیامت تک
رہے گی جاری شرع آپ کی قیامت تک

خدا ہے معطی تو ہیں آپ بانٹنے والے
کیوں نہ آئیں اسی در پہ مانگنے والے

دکھا دو جلوہ حسنِ ازل جز اک اللہ
کہ مظہر اتم اس کے ہیں آپ ہی واللہ

خدا کے پیارے نبیؐ سید و امام رسل
نگاہِ لطف و کرم از برائے خالقِ کل

غلام آپ کا عاجز غریب طالب ہے
مدد خدا را کہ شیطان اس پہ غالب ہے

Marfat.com

نعت

بیانِ وصفِ احمدؐ ہو تو پہلے ذکرِ سبحاں کر
زباں ہو نعت کے قابل اسے پہلے ثناخواں کر

دلِ صدیقؓ لا اور ولولہ حسّانؓ ثابت کر
زبانِ عاشقاں پیدا برائے وصفِ جاناں کر

محمدؐ سے خدا پہلے خدا سے مصطفےٰؐ پہلے[۱]
خدا کو گر ملا چاہے محمدؐ پہ فدا جاں کر

محبّت ہی تو محبوبِ خدا کی اصلِ ایماں ہے
محبت ہے اگر پھر آپ کا ذکر فراواں کر

کلام اللہ خود گلدستہ ہے نعتِ محمدؐ کا
اگر چشمِ بصیرت ہے تو سیرِ باغِ قرآں کر

محمدؐ مومنوں کو اپنی جانوں سے بھی اَولیٰ ہیں
اگر مومن ہے اپنا اُن پہ جان و مال قرباں کر

تَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ[۲] وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ آیا
انہیں گر دیکھنا چاہے تو پیدا نورِ ایماں کر

ح۱ اللہ تعالےٰ نے اپنا ظہور نبی صلے اللہ علیہ کو پیدا کرنے کے بعد فرمایا اور اللہ پر ایمان لانے کے لئے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے۔

ح۲ تو ان کو اپنی طرف نظریں لگائے دیکھتا ہے مگر وہ آپ کو دیکھ نہیں رہے (حقیقت نہیں پہچانتے ظاہری بشری شکل کی طرف ہی ان کا دھیان ہے)

نوٹ:۔ یہ نظم پاکستان بننے سے پہلے ۱۹۲۸ء میں لکھی تھی۔

Marfat.com

اٹھا کر میم کا پردہ جمال شاہ خوباں کر رائی ص۱ من یوا المؤمن ہے حدیث احمد مرسل
رسولُ اللہ کی تعظیم و طاعت بادل و جاں کر محبت ہے اگر اللہ سے آتو مسلماں بن
حصولِ بخشش و رحمت کے سامان اے مسلماں کر بنا لیگا تمہیں محبوب، اس محبوب کے صدقے
انہیں کے در پہ حاضر ہو، علاجِ دردِ پنہاں کر وسیلہ ہیں تیرا وہ بارگاہ حق تعالےٰ ہیں
الٰہی اپنی رحمت سے مہیا ایسے ساماں کر جہاں بھر جائے پھر اک بار شیدایان احمد سے

نہ کھو عمر گرانمایہ خدارا ہند میں طالبؔ
مدینہ پاک مدفن ہو۔ تیرا وہ کام ناداں کر

ص۱ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔

Marfat.com

نعت

دیکھے نہ کبھی خواب میں وائے محمدؐ　　دن رات ترستا رہا نہ آئے محمدؐ
آنکھوں سے مری راہ ہے مرے سینے کو جاتی　　دل میں مرے اس راہ سے آجائے محمدؐ
ہے روگ جدائی کا مری جان کو لاحق　　ہٹ جائے جو آنکھوں میں سما جائے محمدؐ
سو بار تصدق میں کروں مال و دل و جاں　　اس راہ پہ جس راہ مرے گھر آئے محمدؐ
بیمار محبت کی کٹی عمر ترستے　　اب جاں لبوں پر ہے ترس کھائے محمدؐ
یارب مرے درد کو کر اور زیادہ　　سُن سُن کے زیادہ مرا غم کھائے محمدؐ
ہو عشق و محبت کی لگی کھینچ دو طرفہ　　جب چاہوں میں دیدار نظر آئے محمدؐ
وہ شوق مدینہ ہو کہ ہر سال ہی جاؤں　　ہر وقت ہے وردِ زباں آئے محمدؐ

طالبؔ کی یہ فریاد سنی جائے خدا را
قدموں میں مرے آ جا یہ فرمائے محمدؐ

Marfat.com

نعت

مری آنکھوں میں بھی سماؤ کبھی تو　　اسی راہ سے دل میں آؤ کبھی تو
مرے حجرۂ دل میں آؤ کبھی تو　　یہ مسجد بے ویراں بساؤ کبھی تو
ترستی ہیں آنکھیں زیارت کو آقا　　جمالِ منور دکھاؤ کبھی تو
نگاہِ کرم ہو۔ ادھر بھی خدارا　　مٹے دل کی حسرت بلاؤ کبھی تو
ذرا خواب میں روئے انور دکھا کر　　مرے بختِ خفتہ جگاؤ کبھی تو
گزرتے ہیں دن کٹ رہی زندگانی　　جدائی قیامت ہے آؤ کبھی تو
جدائی میں مشکل ہے گزران اب تو　　مجھے بھی مدینے بلاؤ کبھی تو
دیئے دونوں آنکھوں کے روشن ہوں میرے　　گر آئے شمع رو۔ دل میں آؤ کبھی تو

تڑپتا ہے فرقت میں ہر وقت طالبؔ
خدارا دل آرام آؤ کبھی تو،

محمدؐ محمدؐ ہے وردِ زبان،　　خدا را خدا را سنو داستان
میرے قبلہ و کعبہ جان و دل　　میرے دین و ایمان کے روحِ رواں
تو اے باعثِ خلق و مختارِ حق　　تیری مملکت میں ہیں کون و مکان
تیرے فیض سے سب جہاں مستفیض　　تو رحمت مجسم ہے حق کا نشان
میرے دردِ دل کا سنے ماجرا　　شفیق ایسا تیرے سوا ہے کہاں
میں نادار مفلس ہوں جاؤں کہاں　　زمین تنگ ہے دور ہے آسماں
جدائی کے صدموں سے طالبؔ ہے تنگ　　حبیبِؐ خدا الاماں۔ الاماں

Marfat.com

شوقِ زیارت

بلالو یا رسولؐ اللہ اب مجھ کو مدینے میں　　اٹھا کر یا مدینے ہی کو رکھ دو میرے سینے میں
دکھا دو چہرۂ انور بٹھا کر سامنے اپنے　　مرے سینے میں ہو مجلس کہ ہو حضرت مدینے میں
جدائی میں تڑپتا ہے مثال ماہیِ بے آب　　دلِ مضطر کہاں ٹھہرے مدینے میں کہ سینے میں
کٹی سب انتظارِ وصل میں عمرِ گراں مایہ　　یہ بیمارِ محبت اب ہے مرنے میں نہ جینے میں
رہے آقا کے قدموں سے لگا تا حشر یہ خادم　　بٹھا لو یا نبیؐ اپنی محبت کے سفینے میں
سنا ہے جب سے حضرت قبر میں تشریف لائینگے　　مزہ مرنے میں آتا ہے، رہی لذت نہ جینے میں
رہے پیشِ نظر یارب حیاتِ قبر کا منظر　　میں سو سو بار مر جاؤں اگر اک اک مہینے میں
ہزاروں حسرتوں کا خون ہوتے دیکھنا ہو گر　　تو حضرت دیکھ لو آ کر کسی طالب کے سینے میں

Marfat.com

انوارِ خیر الانام علیہ السلام

ہے حدیثِ حضرت خیر الانام
تین آنکھوں پہ دوزخ حرام

آنکھ جو ہر رات کو جاگا کرے
اور وہ جاگے خدا کے واسطے

آنکھ جو آئے غضب میں صبح و شام
جب کوئی اِنساں کرے فعل حرام

آنکھ جو اپنے گناہوں سے ڈرے
اور خدا کے خوف سے روتی رہے

اور بھی ہے قول پاک مصطفےٰ
اِشتیاق حق میں جو روتا رہا

جنت الماوٰی ہوا اُس کا مقام
صادق اس پر آتا ہے حق کا کلام

اور گناہ اپنے پہ جو رویا کرے
تو خدا دوزخ حرام اُس پر کرے

ہے یہ قول حضرت محبوب حق
ہے صفت میں مومنوں کی یہ سبق

دیکھتا اپنے گناہ ہیں کوہ سے
اور ڈرتا ہے نہ سر پر گر پڑے

ہے منافق کا مگر اُلٹا ہی حال
وہ گناہ کو مکھی کرتا ہے خیال

ناک پر بیٹھے جو آکر وہ ذرا
تو اسے فوراً وہ دیتا ہے اُڑا

Marfat.com

ہے حدیث اک یہ رسولؐ اللہ کی — جب گنہ کرتا ہے مومن آدمی
دل پر اس کے ایک نقطۂ سیاہ — پیدا کر دیتا ہے فوراً وہ گناہ
توبہ استغفار کرتا ہے اگر — صاف ہو جاتا ہے دل مثل قمر
اور اگر کرتا زیادہ ہے گناہ — اور بھی بڑھ جاتا ہے نقطۂ سیاہ

حتیٰ کہ چھا جاتا ہے وہ قلب پر
تو توا بن جاتا ہے شیشہ ہو کر

Marfat.com

عرضِ حزیں

یا رسول اللہ حالِ من بہ بین
وز جدائیہا شُدہ غرقِ حزیں
آستانت سجدہ گاہم ساختم
جا بدہ باشم ہمیشہ ہم نشیں

یا رسول اللہ بس درماندہ ام
سالہا بگذشت زیں سو راندہ ام
از کرم ہائے توام اُمّید وار
منزلم دور است از راہ ماندہ ام

یا رسولؐ اللہ گشتم بس ضعیف
بد نصیبم ساخت رنجور و نحیف!!
نیست جز تو دافعِ آلام کس
المدد اے از ہمہ عالم شریف

Marfat.com

خطباتِ نبوی ﷺ

اپنا اپنا زادِ راہ حاصل کرو — اس کی طاعت میں نہ تم کاہل بنو

حق نے سکھلائی تمھیں اپنی کتاب — صاف کی راہ اور اٹھائے سب حجاب

تاکہ سچے اور جھوٹے ہوں عیاں — رہ نہ جائے بھید کچھ ان کا نہاں

تم بھی لوگوں پر کرو احسانِ عام — جس طرح حق نے کیا تم پر تمام

اس کے دشمن سے کرو تم دشمنی — جَاہِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِہَادِہٖ

برگزیدہ اس نے تم کو کیا — اور مسلم کا لقب تم کو دیا

تاکہ جو مرتا ہے وہ کھل کر مرے — اور جو جیتا ہے وہ کھل کر جیئے

اور کہاں طاقت اور قوت کسے — دونوں عالم میں سوا اللہ کے

بس بکثرت ذکر اللہ کا کرو — اور عمل کل کے لئے کرتے رہو

صاف رکھے خود کو امرِ حق کے ساتھ — حق رکھے گا خلق کو صاف اس کے ساتھ

فیصلے لوگوں کے کرتا ہے خدا — لوگ کر سکتے ہیں اس کا کیا بھلا

سب کا مالک ہے نہیں مملوک وہ — صاف قوت ہے نہیں مغلوک وہ

جان لو اے حاضرین خاص و عام — موت سے پہلے کرو توبہ تمام

اس سے پہلے کہ اجل آئے نہیں — نیک فعلوں کے لئے ہوں کوششیں

کثرتِ اذکار سے خیرات سے — جانبِ حق تم سبھی آؤ چلے

اجر پاؤ گے فراخیٔ رزق میں — دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو تمھیں

اور یہ بھی جان لو کہ اس جگہ — فرض حق نے کر دیا تم پر جمعہ

پس میسّر ہو گیا جس کو امام | جمعہ کا پھر نہ کیا کچھ اہتمام
جمع اس کا جمعۃ اللہ نہ کرے | اور نہ اس کے کام میں برکت کرے
حج روزہ و زکوٰۃ و نیکیاں ! | نہ کبھی مقبول ہوں اللہ کے ہاں
نہ بنے بدوی مہاجر کا امام | متقی کا بھی نہ ہو فاجر امام
ہاں اگر غلبہ ہو نفاق کا | اور ہو خطرہ بھی جان و مال کا
بے شبہ سب حمد ہے اللہ کی | حمد میں بھی کرتا ہوں اس ذات کی
اور اسی سے طالبِ امداد ہوں | (جب اسیرِ ظلم و استبداد ہوں)[1]
حق تعالےٰ سے پناہ ہیں چاہتے | نفس کے شر سے برے اعمال سے
حق تعالےٰ ہی ہدایت دے جسے | کون کر سکتا ہے پھر گمراہ اسے
اور جسے وہ آپ ہی گمراہ کرے | کون ہے ہادی جو اس کا بن سکے
میں گواہی دیتا ہوں یہ برملا | کہ نہیں معبود اللہ کے سوا
وہ اکیلا ہے شریک اس کا نہیں | میں شہادت دیتا ہوں یہ ہر کہیں
سب سے بہتر ہے کلام اللہ کا | (احمدِ مرسل پہ جو نازل ہوا)[2]
جس کے دل میں حق نے زینت اس سے کی | بعد کفر اسلام کی توفیق دی
چھوڑ کر بندوں کی باتیں مرحبا | چن لیا اس نے کلام اللہ کا
ہو گیا دنیا میں بے شک کامیاب | پراثر اور سچی ہے حق کی کتاب
دوست رکھتا ہے جو اللہ کو سدا | تم بھی اپنا دوست تو اس کو بنا

[1] قول شاعر [2] قول شاعر

اور محبّت دِل سے اللہ سے کرو
اور کلام اللہ کو نہ پڑھتے تھکو

ذکر سے اِس کے کبھی غافل نہ ہو
اور دلوں میں سختی بھی آنے نہ دو

بس عبادت تم کرو اللہ کی
اور شریک اس کا نہ ٹھہراؤ کوئی!

پورا پورا اِس سے تم ڈرتے رہو
اور ہمیشہ نیک عمل کرتے رہو

نیز آپس میں محبّت سے رہو
رحمتِ حق کا وسیلہ تھام لو

تم پہ رحمت اور سلام اللہ کا ہو
(طالبِ حق دل سے آمیں تم کہو)[1]

لوگو حد بندی شریعت کر چکی
اس سے باہر نہ قدم رکھنا کبھی

اِک نصیحت ہے تمہارے واسطے
کوئی تم سے اِس سے نہ آگے بڑھے

بے شبہ مؤمن پہ ہیں دو حالتیں
خوفناک پرخطر دو آفتیں

اِک گذشتہ وقت میں جو کچھ کیا
جانے رب مقبول حق تھا یا نہ تھا

اِک آنے والی حالت ہے ابھی
جانے رب کس طرح وہ آئے گی

اس میں توفیق عمل ہو یا نہ ہو
فرصت صالح عمل ہو یا نہ ہو

چاہیئے انسان کو اپنے واسطے
اپنے توشہ کی تیاری خود کرے

اپنی دنیا سے خریدے آخرت
عاقبت محمود ہو پر منفعت

پیری سے پہلے جوانی میں کرے
زندگی میں موت سے پہلے مرے

قسم ہے اس ذات کی جو ہے خدا
جس کے قبضہ میں ہے جانِ مصطفےٰؐ

بعد مرنے کے کہاں؟ وہ آب و تاب
دور جس سے ہو نجات اور عتاب

[1] قول شاعر

Marfat.com

اور نہ کوئی بعد دنیا ہے مکان　　ماسوائے دوزخ و جنّت وہاں

یاد رکھو حاضرین دیندار　　مرنے سے پہلے کرو سامان تیار

تم کو علم ہو جائے گا قسم خدا　　صاعقہ جب موت کا تم پر پڑا

چھوڑ جاؤ گے مویشی اور مال　　نہ محافظ اور نہ پرسانِ حال

پھر خدا پوچھے گا لا کر سامنے　　حکم پہنچائے رسولؐ اللہ نے

اور دولت کیا نہیں دی تھی تمہیں　　نہ نوازا تھا کرم سے کیا تمہیں

پس بتاؤ تم نے سامان کیا کیا　　آگے بھیجا واسطے اپنے کیا

دائیں بائیں دیکھے گا وہ اس گھڑی　　پھر نظر نہ آئے گی شئے کوئی بھی

سامنے اپنے کرے گا پھر نظر　　تو نہ دیکھے گا وہاں پر جز سقر

پس جسے توفیق ہو وہ لے بچا　　آگ سے اپنے تئیں بسبح و مسا

گرچہ ایک ٹکڑا ہی خرما کا دے　　یہ نہ ہو تو بات ہی اچھی کہے

اس لئے کہ ایک نیکی کی جزا　　دس گنا سے سات سو تک دے خدا

ہو سلام اب تم پر اے امت میری　　رحمتیں اور برکتیں اللہ کی

یاد رکھو سامعینِ نامدار　　بے شبہ دنیا ہے شیریں سبزہ زار

بادشاہی کر کے دنیا کی عطا　　دیکھے گا حق پھر عمل کرتے ہو کیا

بس خدا سے تم سدا ڈرتے رہو　　اور بیویوں کے حق ادا کرتے رہو

جب کہ حق کی بات کوئی جان لے　　اس کے کہنے سے کسی سے نہ ڈرے

عمر دنیا کی ہے باقی اس قدر　　آج کا دن باقی جس قدر رہا

یعنی گزرا بیشتر وقت حیات　　اک رمق باقی ہے پھر ہو گی ممات

Marfat.com

کام نیکی کے جو کرنے ہیں تجھے — آج کر، تاکہ پچھتانا نہ پڑے

صرف دو ہیں دین میں راہ عمل — اِک کلام اور اِک طریقۂ عمل

ہے کلام اللہ کلام خوشتریں — اور محمدؐ کا طریقہ بہترین

اے خبردار! اس سے تم بچتے رہو — دین میں باتیں نئی پہچان لو

سمجھو بدعت دین میں ہر شئے نئی — ایسی ہر بدعت ہے بے شک گمرہی

دیکھنا ایسا نہ ہو کہ طولِ وقت — کر نہ دے دِل کو تمہارے وہ کرخت

آنے والی چیز کو سمجھو قریب — ہے نہیں دور آنے والی اے حبیبؐ

یاد رکھو کہ شقی وہ ہی ہوا! — شکمِ مادر میں شقی جو ہو گیا

جان لو اس کو کہ ہے وہی عقول — غیر سے جس نے نصیحت کی قبول

کفر ہے لڑنا مسلمان سے تیرا — اور جانو فسق اسے کہنا برا

اور ناجائز ہے مسلم کے لئے — تین دن نہ بولے بھائی سے

دِل لگا کر اے مسلمانو سنو — جھوٹ کہنے سے سدا بچتے رہو

لوگو فرض اپنا کیا میں نے ادا — حکم ہر اس کام کا میں نے دیا

قرب جنت جو دلائے گا تمہیں — اور دوزخ سے بچائے گا تمہیں

اور یہ بھی یاد رکھنا ہے تمہیں — میں نے ہر اس کام سے روکا تمہیں

جو تمہیں محروم جنت سے کرے — اور جہنم کی طرف لے کر چلے

بالیقین روح الامین نے ڈال دی — دِل میں میرے بات اِک اس حال کی

کوئی جی دنیا سے مرنے کا نہیں — پورا جب تک رزق پا لیتا نہیں

پس سدا اللہ سے ڈرتے رہو — اور طلب جائز طریقوں سے کرو

Marfat.com

ایسا نہ ہو رزق کی تنگی کہیں
ارتکابِ جرم پر لائے تمہیں

جان لو اللہ کی چیزیں بالیقین
بے اطاعت اس کی پا سکتے نہیں

ہاذم[1] لذّات کو پیش نظر
مومنیں با صفا رکھتے اگر

آج مسجد میں نہ تم کو دیکھتا
اِس طرح سے بے تحاشا ہنستا

یاد اکثر موت کی کرتے رہو
دنیوی شہوات سے بچتے رہو

قبر سے ہر روز آتی ہے ندا
میں ہوں گھر غربت اور تنہائی کا

اور ہوں گھر خاک کا تربت نشان
جو ہے مُردہ خور کیڑوں کا مکان

جب کوئی مومن کیا جائے دفن
قبر کہتی ہے اسے اے جانِ من

مرحبا آنا مبارک ہو تجھے
انتظاری تھی تیری کب سے مجھے

پشت پر میری جو چلتے خوب تھے
سب سے زیادہ تم مجھے محبوب تھے

آج جب کہ تم مجھے آ کر ملے
دیکھو کیا کرتی ہوں سلوک آپ سے

پھر فراخ ہو جاتی ہے اِس قدر
جس جگہ تک جا سکے حدِ نظر

اور جنت کی طرف کھلتا ہے در
منتفع ہوتا رہے وہ تا حشر

اور جب بدکار یا کافر کوئی
قبر میں دفن ہوتا ہے کبھی

قبر کہتی ہے اسے دھتکار کر
نہ مبارک ہے تجھے یہ تنگ گھر

پشت پر میری جو سب چلتے رہے
سب سے زیادہ تم مجھے مبغوض تھے

آج جب قابو میں آیا ہے میرے
دیکھ لینا کیا میں کرتی ہوں تجھے

[1] ہاذم: موت

بھینچتی ہے قبر اسے پھر سمٹ کر — ٹوٹتی ہیں پسلیاں بھی پھنس کر
اژدہے ستر مسلط اس پہ ہوں — ایسے زہریلے کہیں دیکھے نہ ہوں
ایک گر ایسا زمیں پر پھونک دے — تا ابد اس پر نہ پھر سبزی اگے
حشر تک وہ سب اسے ڈستے رہیں — اور اس کو نوچ کر کھاتے رہیں

قبر ہے باغیچہ اِک جنّات کا
یا گڑھا ہے دوزخی حضرات کا

۲

جان لو اے حاضریں جاں نثار — حکم دیتا ہے میرا پروردگار
آج جو باتیں سکھائی ہیں تجھے — سب کی سب ہی وہ بتا دوں میں تمہیں
راہِ حق پر پیدا بندوں کو کیا — ان کو شیطاں نے ہے گمراہ کر دیا
چیزیں جو کی تھیں حلال ان کے لئے — اس نے سب کر دی حرام ان کیلئے
شرم کرنے کی ہدایت ان کو کی — سند جس کی پاس ان کے کچھ نہ تھی
جب نظر کی حق نے اہل نظر پر — ناپسند فرمائے وہ سارے بشر
ماسوا تھے ان سے چند اہلِ کتاب — خواہ عرب کے یا عجم کے بے حساب
اور کہا بھیجا تجھے اللہ نے — تم سے سب کو آزمانے کے لئے
اور تم پر ایسی کی نازل کتاب — محو ہو سکتی نہیں جو زیر آب
خواب و بیداری میں حال و قال میں — اس کو پڑھ سکتے ہو ہر حال میں
اور خدا نے حکم ہے مجھ کو دیا — کہ قریشوں کو یہاں سے دو چلا

عرض کی ہیں نے بڑے پر زور ہیں — توڑ دیں گے سر میرا شہ زور ہیں
حق نے فرمایا انہیں تم دو نکال — جیسا ان سب نے دیا تم کو نکال
تم لڑو سامان سب لائیں گے ہم — خرچ بھی ہوگا وہ سب لا دیں گے ہم
تم کرو لشکر روانہ ایک ! اگر — بھیجیں گے ہم پنج گنا سے بیشتر
سب غلاموں کو تم اپنے ساتھ لو — سرکشوں پر زور سے حملہ کرو
نیز ہیں فرما گئے پیارے نبیؐ — تین قسموں کے ہیں بندے جنتی
ایک حاکم منصف و نیک و سخی — دوسرا ہے نرم دل وہ آدمی
جو ہمیشہ رکھتا ہے سب پر نظر — مہربان ہے خویش اور اغیار پر

تیسرا پرہیزگار اہلِ عیال
جو نہیں کرتا کسی سے کچھ سوال

۳

لوگو تم محشر میں پاس اللہ کے — جمع ہوں گے زندہ بے ختنہ ہوئے
ننگے پاؤں، تن برہنہ، ننگے سر — اپنے اپنے حال سے بے خبر
پڑھ کے آیت پھر یہ حضرتؐ نے کہا — یہ ہی فرماتا ہے قرآں میں خدا
جس طرح کی خلق پیدا پہلی بار — پھر کریں گے اس کو پیدا برقرار
یاد رکھو پھر یہ حضرتؐ نے کہا — دن قیامت کا جب ہوگا بپا
سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو — لائیں گے پہنا کے کپڑے نو بنو
یہ بھی رکھو یاد کچھ امت میری — بائیں جانب سے ہی لائی جائے گی

میں کہوں گا اے میرے پروردگار
یہ میرے اصحاب ہیں سب باوقار

پس ندا ہوگی نہیں تو جانتا
کہ انہوں نے بعد تیرے کیا کیا

یہ کہوں گا پیش حق میں بھی وہی
قولِ عیسیٰؑ سے خبر جو حق نے دی

یہ کہ جب تک میں اِن میں موجود تھا
دیکھتا میں اِن کے عملوں کو رہا

جب کیا تو نے مجھے ان سے جدا
تو ہی ان کے حال پر نگران تھا

اور شاہد آپ ہیں ہر چیز پر
یعنی اِن کی رکھتے ہیں پوری خبر

دے عذاب اِن کو اگر بار الٰہ
تیرے ہی بندے تو ہیں بے شبہ

گر تو اِن کو بخش دے مولا کریم
ہے تو غالب صاحبِ حکمت حکیم

حکم ہو گا بعد تیرے یہ غلام
پھر گئے تھے ایڑیوں کے بل تمام

۴

پہلے اس سے کہ تمہارا لیں حساب
دیکھ لو اعمال اپنے کی کتاب

پہلے اِس سے کہ دیئے جاؤ عذاب
اپنے عملوں کا یہاں کر لو حساب

وقت سے پہلے کرو سامان تیار
کوچ کا کرتے رہو نہ انتظار

اِس جگہ پر عدل کا ہو گا قیام
اور سچ کے فیصلوں کا ہے مقام

پہلے ہی سے ہو چکی حجت تمام
عذر واں پر اب نہ دے گا کوئی کام

لوگو! تم ان میں سے نہ ہونا کبھی
جن کو یہ دنیا ہے دھوکا دے گئی

خواہشاتِ نفس پر غرّہ ہوئے
اور پھر وہ بد عنوں کی راہ چلے

Marfat.com

جھک پڑے جو دارِ فانی کی طرف　　یعنی اِس دنیا کمینی کی طرف
جیسے راکب اونٹ کی باندھے مہار　　یا گوالا دودھ کی لیتا ہے دھار
کس بھروسہ پر نہیں ہوتے تیار　　کر رہے کس بات کا ہو انتظار
قسمِ رب یہ بھی گزر جائے گا وقت　　گویا کہ یہ نہ کبھی آیا تھا وقت
جس کی جانب جا رہے ہو تم تمام　　غیر فانی آخرت کا ہے مقام
کر لو جانے کے لئے سامان تیار　　کوچ کا توشہ بھی لو اے ہشیار

اور جو بھیجو گے آگے پاؤ گے،
پیچھے چھوڑو گے تو بس پچھتاؤ گے

۵

ہے محبت ہر کسی کو مال کی　　ہے یہ وصف انسان میں پیدائشی
مسئلہ جب مال کا آتا ہے پیش　　اور خصوصاً جب غرض اس کو ہو بیش
اہلِ زہد و تقویٰ کے بھی پھر قدم　　ڈگمگا جاتے ہیں اکثر یک قلم
دو فریق آپس میں لڑتے ہیں کبھی　　بیش قیمت چیزیں ہوں بکھری پڑی
جس کے جو ہاتھ آئے جاتا ہے وہ　　اور اسے اپنی سمجھ لیتا ہے وہ
جب ہوا معلوم حضرتؐ کو یہ حال　　لے گئے سب وہ غرض مال و منال
وعظ فرمایا خیانت پر بڑا　　اس کا بد انجام سمجھا کر کہا
حشر میں تم سے کوئی ایسا نہ ہو　　بڑبڑاتا اونٹ اس کے سر پہ ہو
اور کہے مجھ کو رسول اللہؐ کے　　بہرِ حق میری مدد فرمایئے

Marfat.com

اور کہوں کچھ اب میں کر سکتا نہیں — میں نے تو تبلیغ کر دی تھی تمہیں
اور کہیں ایسا نہ ہو روزِ شمار — ہنہناتا گھوڑا ہو تم پر سوار
اور کہے مجھ سے مدد فرمایئے — بہرِ حق اے رسولؐ اللہ کے
اور مجھے کہنا پڑے اب ہو کیا — میں نے کیا تم کو نہ تھا سمجھا دیا؟
ایسا نہ ہو حشر میں تم سے کوئی — آئے اور سر پر ہو بکری چیختی
اور کہے آ کر اے ربّ کے رسولؐ — کر مدد کچھ عرض ہو میری قبول
اور کہوں میں کہ اب ہو سکتا ہے کیا — میں نے پہلے تھا تجھے سمجھا دیا
ایسا نہ ہو کہ کہیں محشر کے دِن — آؤ تم ہو نفس سر پر نعرہ زن
اور کہو یا رسولؐ اللہ سنو — عرض میری اور مجھے امداد دو
میں کہوں کچھ کر نہیں سکتا ہوں اب — کر چکا ہوں پہلے میں تبلیغ جب
ایسا نہ ہو کہ قیامت میں کہیں — آؤ تم اور سر پہ ہوں کپڑے کی گٹھڑیں
اور کہو ان سے ہمیں چھڑوایئے — یا رسول اللہ مدد فرمایئے!
میں کہوں کچھ میں تو کر سکتا نہیں — میں نے تو سمجھا دیا تھا بس تمہیں
حشر کے دن میں کہیں ایسا نہ ہو — مال غیروں کا کسی گردن پہ ہو
یا رسولؐ اللہ! وہ کہے — اور پکارے وہ مدد کے واسطے
اور میں کہوں بس میرے اب کچھ نہیں — میں نے تو تبلیغ کر دی تھی تمہیں
لوگو! اطاعت سے ہو تم آراستہ — اور لباسِ تقویٰ سے پیراستہ
آخرت کو اپنی خاطر لو بنا! — سعی سے لو ٹھکانہ پر فضا
اور سمجھ لو کہ تمہیں عنقریب — کرنی رحلت تم کو ہو گی اے غریب

Marfat.com

حاضری ہو گی وہاں پیشِ خدا — اِس جگہ اعمالِ صالح کے سوا
یاسوائے خاص صدقہ جاریہ — کوئی بھی نہ چیز دے گی فائدہ
دیکھو گے اعمال اپنے مرسلہ — اور وہاں پر ان کا پاؤ گے صلہ
زینتِ دنیا نہ دے دھوکا تمہیں — تاکہ وہ جنت سے نہ روکے تمہیں
اٹھ گیا پردہ رفیع شک ہو گیا — سب پہ اپنا انجام ظاہر ہو گیا
جب کسی عالم کو دیکھو کہ وہ — صحبتِ حکّام میں اکثر رہے
جان لو ہے دین کا خائن ضرور — ہیں رسول اللہؐ یہی فرما گئے
ہے حدیثوں میں یہ فرمانِ نبیؐ — اِک جگہ گر بیٹھے ہوں تین آدمی
تیسرے کو چھوڑ کر ان میں سے دو — چپکے چپکے نہ کریں باتیں کبھی
جب کسی مجلس سے اٹھ جائے کوئی — واپسی کی پھر اسے حاجت پڑی
مستحق اپنی جگہ کا بہترین — ہے وہی اور ہے یہی قولِ نبیؐ

٦

تم پہ فتنے آئے تکلیفیں سہے — صبر و ہمت سے مقابل تم ہوئے
خوف ہے زیادہ مگر اس بات کا — جب کہ فتنہ یُسر[1] تم پہ آئے گا
عورتیں جب پہنیں سونے کے کپڑے — اور لباس نرم شام و یمن کے
شوہران اغنیا کو ڈال دیں — عیش و عشرت کے گڑھے میں عورتیں
اور شوہر جب ہوں نادار و غریب — ان سے مانگیں وہ جو نہیں انکو نصیب
ڈھونڈتا ہے گر ملے تجھ کو مکاں — کہ پڑوسی کی تلاش اول وہاں

---

[1] تنگی

Marfat.com

ہو سفر سے پہلے ساتھی کی تلاش
کہہ گئے پیغمبرِ آخر زماںؐ

۷

رزق میں تاخیر ہو جائے اگر — تو گناہوں سے اسے حاصل نہ کر !
رزق و ہر نعمت خدا کے پاس ہے — لیتا ہے وہ ہی جو بندہ خاص ہے
فاسق و فاجر کی دولت پر نہ کر — رشک اے مؤمن خدا کا خوف کر
کل قیامت کو نہیں تو جانتا — حشر میں ان سے سلوک ہو گا کیا
دے مسلماں کو جو دھوکا اور ضررؐ — لعنت اس پہ کرتے ہیں خیر البشرؐ
درمیاں رستہ کے نہ عورت چلے — وہ کنارے پر الگ جایا کرے
جاؤ جب گھر میں کرو سب کو سلام — خیر و برکت ہوتی ہے اس سے مدام
جان لے چھ ہیں حقوق المسلمین — فرض ہیں اک دوسرے پر بالیقین
پوچھنا حال اس کا جب بیمار ہو — اور نصیحت کرنا جب بے یار ہو
جب کبھی مل جائے تو کرنا سلام — مان لینا دعوت اس کی کا پیام
جب وہ چھینکے یرحمک اللہ کہو — گر وہ مر جائے جنازہ بھی پڑھو
حضرتِ ابن عمرؓ نے ہے کہا — ذکر اس کا ہے بخاری نے کیا!
یہ رسول اللہ کا فرمان ہےؐ — مؤمنیں کاملیں کی جاں ہے

---

۵ :۔ قول شاعر

کہ مسلماں بھی تو بھائی بھائی ہیں
یعنی وہ اسلام کے شیدائی ہیں

ظلم کوئی دوسرے پر نہ کرے
اور نہ ڈالے تباہی میں اسے

بھائی کی کرتا ہے جو حاجت روا
اس کی پوری کرتا ہے حاجت خدا

جو مسلماں کا ہے کرتا دور دکھ
اس کا کرتا ہے خدا خود دور دکھ

پردہ پوشی بھائی کی کرتا ہے جو
کل خدا اس کی کرے گا حشر کو

طالبؔ عاجز کی سن لو آج ہی
نیکیوں کے پھول چن لو آج ہی

۸

عام طبقے کا یہی دستور ہے
مال پر ہونا بڑا مغرور ہے

وہ سمجھتا ہے اسے متاعِ دنیوی
ہے یہ اک خوشنودیٔ حق کی کڑی۔!!

حق یہ ہے کہ دنیا کا یہ مال سب
ہے تکبر اور رعونت کا سبب

لذتوں میں اس کی پڑ کر یہ جھول
خالق و مالک کو بھی جاتا ہے بھول

اِس کے متعلق حبیبؐ کبریا
دیکھیے خطبے میں فرماتے ہیں کیا

دنیا ہے دارِ فناہ اے حاضرین
اور گھر رنج و تعب کا بالیقین

نیک بندے دل نہیں دیتے اسے
اور برے جو جھیل لیتے ہیں اسے

ہے سعید اس سے جو منہ موڑ لے
وہ شقی ہے اس کے جو پیچھے پڑے

دھوکا دیتی ہے یہ خالص یار کو
کرتی ہے گمراہ تابعدار کو

جو کہ اِس کے سامنے سر خم کرے
راہ سیدھی سے اسے برہم کرے

Marfat.com

اس سے منہ موڑے جو، وہ ہے کامیاب　　جو اسے چاہے وہ ہے خانہ خراب
مژدہ اس کو اِس میں جو حق سے ڈرا　　پکڑی عبرت توبہ کی اور چل بسا
قبل اِس کے کہ اجل لائے پیام　　چھوڑ دے سب خواہشیں اللہ کے نام
قبر تنگ و تاریک میں پھر جائے گا　　آخرت کی پہلی منزل ہے وہ جا
نہ وہاں نیکی سکے گا وہ بڑھا　　نہ گناہوں کو سکے گا وہ گھٹا
زندہ ہو کر قبر سے رہ جائے گا　　حشر میں سوئے عدالت آئے گا

نعمتیں جنت کی پائے گا وہاں
یا کہ پائے گا عذاب جاوداں

۹

ہے حدیث یہ اِک، رسول اللہ کی　　جب گناہ کرتا ہے مومن آدمی
دِل پر اس کے اِک نقطۂ سیاہ　　پیدا کر دیتا ہے فوراً وہ گناہ
تو یہ استغفار کرتا ہے اگر　　صاف ہو جاتا ہے دل مثل قمر
اور اگر کرتا زیادہ ہے گناہ　　اور بھی بڑھ جاتا ہے وہ نقطہ سیاہ
حتیٰ کہ چھا جاتا ہے وہ قلب پر　　تو تو ا بن جاتا ہے شیشہ پر

Marfat.com

۱۰

ہے حدیث حضرتِ خیرالانامؐ　　تین آنکھوں پر ہے دوزخ حرام

آنکھ جو ہر رات کو جاگا کرے　　اور وہ جاگے خدا کے واسطے
آنکھ جو آئے غضب میں صبح و شام　　جب کوئی انساں کرے فعلِ حرام
آنکھ جو اپنے گناہوں سے ڈرے
اور خدا کے خوف سے روتی رہے
اور بھی ہے قولِ پاک مصطفےٰؐ　　اشتیاقِ حق میں جو روتا رہا
جنت الماویٰ ہوا اس کا مقام　　صادق اِس پر آتا ہے حق کا کلام
اور گناہ اپنے پہ رویا کرے　　تو خدا دوزخ حرام اس پر کرے
ہے یہ قولِ حق حضرتِ محبوبؐ حق　　ہے صفت میں مؤمنوں کی یہ سبق
دیکھتا اپنے گناہ ہے کوہ سے　　اور ڈرتا ہے سر پر گر پڑے
ہے منافق کا مگر الٹا ہی حال　　وہ گناہ کو مکھی کرتا ہے خیال
ناک پر آکر بیٹھے وہ ذرا　　تو اسے فوراً وہ دیتا ہے اڑا

۱۱

ہے حدیث حضرتِ خیرالانامؐ　　سیدِ اولادِ آدم کا کلام
لوگو! تم سب کا خدا بھی ایک ہے　　اور تم سب کا ابّا بھی ایک ہے
برتری عربی کو عجمی پر نہیں　　فضیلت سرخی کو سیاہی پر نہیں

Marfat.com

نہ ہی عجمی عربی پہ ہے سرفراز — نہ ہی گورے کالے میں کچھ امتیاز
ہر مسلمان دوسرے کا بھائی ہے — یہ اخوت یہ رشتہ آبائی ہے
ہاں مگر حق ہے کہ نزدِ کردگار — ہے وہی افضل جو ہے پرہیزگار
ہے مبارک شخص جس کو رد کرے — عیب اپنا دوسروں کے عیب سے
ہے فی الواقعہ وہی مردِ سعید — جو کہ ہو پندِ غیر سے مستفید
راست فرماتے ہیں وہ ابرِ کرم — میرا تم پر بڑھ کے ہے فضل و کرم
میں تو بیٹھا ہوں کنارے آگ کے — جس کے شعلے ہیں بڑھکتے بے تکے
تم لپکتے ہو ادھر پروانہ وار — روکتا ہوں میں تمہیں دیوانہ وار
ہے یہ طالب آپ کا لطف و کرم — چاہیئے ہم کو بچیں دوزخ سے ہم[1]
جھوٹ نہ بولا کرو مجھ پر کبھی — جس نے بولا ہو گیا وہ دوزخی
ہے منافق واقعی وہ صاف صاف — خائن و کذاب ہو وعدہ خلاف
نزدِ حق جاہل سخی ہے خوب تر — عابدِ کنجوس سے محبوب تر
وہ نہیں مومن، نہیں ہے جو امین — اور نہیں بے عہد کا ہے کچھ بھی دیں
گالی جو مسلم کو دے بدکار ہے — قتل مومن کفر کا کردار ہے
جیسے ہو گے ویسے ہی تم پر خدا — حکمراں غالب کرے گا برملا
نرم دل اور عادل ہو جو شہ — حشر میں پائے گا عالی مرتبہ
سنگدل ظالم جو ہو فرماں روا — حشر میں درجہ ہو سب سے بُرا
جو تشدد رکھتا ہے بے جا روا — جانو وہ خود ہلاکت میں پڑا

[1] قول شاعر

Marfat.com

اس کی ناک یا ربؐ خاک آلود ہو
اور جنت میں نہ وہ داخل ہوا
جس نے پا یا پیری میں ماں باپ کو
یعنی حق ان کا کیا نہ کچھ ادا

وہ بہادر تو نہیں جو زور سے
ہر کسی بے زور کا منہ پھوڑ دے
وہ بہادر ہے جو زورِ ضبط سے
عیش میں خود کو جو قابو میں رکھے

سب جہادوں سے جہاد افضل یہ ہے
حاکمِ ظالم کے منہ پر سچ کہے
داخل جنت نہ ہوگا، چغل خور
یہ نبیؐ اللہ نے فرمایا بزور

بانٹتے لوگوں میں صدقہ تھے نبیؐ
تندرست ان میں تھے اِک دو آدمی
دیکھ کر فرمایا ان سے آپؐ نے
تم کیوں صدقہ کو لینے آ گئے

مستحق تم دونوں صدقہ کے نہیں
ان کا حق ہے جو کما سکتے نہیں
دے تو میں سکتا ہوں گر چاہو تمہیں
حق مگر یہ تندرستوں کا نہیں

تم کما کھاؤ نہ جاؤ مانگنے
ہے یہی بہتر تمہارے واسطے

بابُ الصلوٰة

Marfat.com

Marfat.com

شانِ مسلم

مسلمانوں پہ لازم ہے شریعت کی کریں عزت
کریں جو کام دنیا میں وہ ہوں سب تابعِ سنّت
جو سُنت پر چلے بندہ وہ محبوبِ خدا ٹھہرے
جو بدعت پر چلے ظالم وہ مغضوبِ خدا ٹھہرے
مسلماں ہیں ہوئے چونکہ مسلمانوں کے گھر پیدا
مسلماں ہے مگر وہ ہی جو ہو اسلام پر شیدا
مسلماں ہونے اور کہلانے میں اک فرق بیّن ہے
مسلماں ہونے میں طاعت نبی کی حد معیّن ہے
خدا کو بھولنے والا مسلماں ہو نہیں سکتا
رہے گا تنگ ہی کام اُس کا آساں ہو نہیں سکتا
مسلماں گر نبیؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنائے
تشبہ کفر کا چھوڑے مسلماں ٹھیک بن جائے

Marfat.com

وہ گر میدان میں نکلے تو فتح اس کے قدم چومے
وہی مرکز ہو۔ دنیا گرد اس کے بیش و کم گھومے
مسلماں سے یہ وعدہ ہے کہ گر سچا مسلماں ہو
رعیت لوگ ہوں اس کی وہ سب لوگوں کا سلطاں ہو
مسلماں ہے وہی پکا جو مرتا ہو شریعت پر
نمونہ ہو نبی کا اور چلتا ہو شریعت پر
مسلماں کے لئے اس سے بڑی نعمت کیا ہوگی
جہاں میں سب پہ یہ غالب حشر میں عزت سوا ہوگی
بھلے کاموں کو کرنا ہی تو مرغوب شریعت ہے
بُری کاموں سے بچنا ہی تو مطلوب شریعت ہے
جہاں میں کوئی بھی نقصان پر راضی نہیں ہوتا
نفع ہر اک کو بھاتا ہے یہی دستور عالم کا
خدا انعام دیتا ہے چلے جو راہ پر اُس کی
نظر رہتی ہے خشم آلود ہی گمراہ پر اُس کی

Marfat.com

بندۂ مومن

یہ بحر و بر ہمارا یہ آسماں ہمارا ہر خشک و تر کے وارث کون و مکاں ہمارا
خورشید و ماہ و انجم ہیں کام میں ہمارے بندے ہیں ہم خدا کے ربِ جہاں ہمارا
ہم ہی تھے گنجِ مخفی ویرانۂ عدم میں پیدا نہ تھا جہاں میں نام و نشاں ہمارا
اس نیستی سے ہم کو ہستی ملی وہ اعلیٰ مسجودِ کل ملائک تھا وہ نشاں ہمارا
آرائشِ جہاں پھر ہم کو بنا کے بھیجا منظورِ حق ہوا جب وہ امتحاں ہمارا
ہم نے خدا کو مانا سب انبیاء کو مانا سردار انبیاء کا شاہِ شہاں ہمارا
سر کو نہ غیر حق کے آگے کبھی جھکایا اللہ کے ہم پجاری وہ مہرباں ہمارا
مشرق سے تا بہ مغرب توحید ہم سے پھیلی ہم دینِ حق کے خادم وہ پاسباں ہمارا
علم و ہنر کے موجد سارے جہاں کے مرشد اب تک ہے اک زمانہ اوصاف خواں ہمارا
اخلاق برگزیدہ افعال سب حمیدہ جامع تھا خوبیوں کا یہ جسم و جاں ہمارا
غفلت میں سو رہے تھے دورِ زماں نے چھیڑا اُٹھے ہیں دیکھ لینا دستِ گراں ہمارا
باطل پرست سارے مل کر مٹانا چاہیں بیکا نہ بال ہوگا اے آسماں ہمارا
حق کے مقابلہ میں باطل دبے گا آخر ظلمت کو لے اُڑیگا نورِ نہاں ہمارا
ایمان سے مزین اسلام سے ملبس جس طرف بڑھ گئے ہم تھا وہ مکاں ہمارا

طالب کی یہ دعا ہے مولا وہ دن دکھائے
سارے جہاں میں ہو پھر سکۂ رواں ہمارا

Marfat.com

قرونِ اُولیٰ کے مُسلمان

مسلمان تھے جو بڑی شان والے
غزا دن کو اور رات قرآن والے

شریعت پہ عامل وہ رحمان والے
کہاں ہیں وہ دین اور ایمان والے

مسلماں کہاں ہیں کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

مسلمان جو دینِ حق پر فدا تھے
محب خدا و رسول خدا تھے

نمازوں میں اِک صف میں شاہ و گدا تھے
لڑائی میں ڈھب اُنکے سب سے جدا تھے

مسلماں کہاں ہیں کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

ابوبکر کا زہد و تقویٰ تھے رکھتے
وہ فاروق اعظم کا جذبہ تھے رکھتے

جو عثمان کا حلم و ایفا تھے رکھتے
سخا و تہور علی کا تھے رکھتے

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مُسلماں

زرارہ و خالد تھے سردار جن میں
عمر ابن جراح سالار جن میں

عمر ثانی رض کے سے تھے کردار جن میں
نبی کے فدائی رضا کار جن میں

Marfat.com

اخوت کے کیسے نگہدار تھے وہ ‏ ‏ کہ اک دوسرے کے مددگار تھے وہ
مسلمانوں کے دُکھ میں غمخوار تھے وہ ‏ ‏ مجسم وفا کامل ایثار تھے وہ

مسلمان کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

وہ اسلام پہ جان فدا کرنے والے ‏ ‏ وہ باطل سے حق کو جدا کرنے والے
شب و روز ذکرِ خدا کرنے والے ‏ ‏ مسلمانوں کے حق ادا کرنے والے

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

انہیں دین وملت تھے جاں سے پیارے ‏ ‏ کتاب اور سنت پہ چلتے تھے سارے
خدا و رسولِ خدا کے تھے پیارے ‏ ‏ جدھر رُخ کیا بڑھ کے میدان مارے

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

ہر اک ان میں سے قوم کا رہنما تھا ‏ ‏ ہدایت کے تارے نبی نے کہا تھا
وہ کفار پہ رعب جن کا بڑا تھا ‏ ‏ ہر اک کام میں جن کا حامی خدا تھا

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں
مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

وہ اعدائے دیں کو ختم کرنے والے ‏ ‏ غریبوں کی تکلیفیں کم کرنے والے

Marfat.com

وہ آپس میں رحم و کرم کرنے والے　　غاروں میں سر اپنے خم کرنے والے

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں

مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

رعیت کو خوش رکھنا تھا اُنکا شیوہ　　مسلمان حکام تھے حق کا سایہ

عدالت پہ ان کی شریعت کا قبضہ　　تھا عدل اور انصاف ان سب کا پیشہ

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں

مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

جو عاشق تھے صادق ترے مصطفےٰ کے　　الٰہی ہمیں وہ مسلماں بنا دے

ہمیشہ تھے طالب جو تیری رضا کے　　دل و جان تھے جن کے تیرے حوالے

مسلماں کہاں ہیں، کہاں ہیں مسلماں

مسلماں بتائیں، بتائیں مسلماں

Marfat.com

کلمہ شریف

نہیں کوئی معبود حق کے سوا — محمدؐ ہیں بے شک رسولؐ خدا
خدا اپنی صفتوں میں ہے باکمال — محمدؐ بشر ہیں مگر بے مثال
خدا لامکاں ہے مکانی نہیں — محمدؐ کا ممکن میں ثانی نہیں
خدا خود بنا سب جہانوں کا ربؐ — محمدؐ کو رحمت کا بخشا لقب

خدا کل کا معبود و مطلوب ہے
محمدؐ جز و کل کا محبوب ہے

خدا خالقِ ملکِ ارض و سما — محمدؐ کے سر سہرا لولاک کا
خدا مستقل عالمِ غیب ہے — نبیؐ مخبرِ غیب لاریب ہے
خدا کا ہے یہ لطف ہم پر عظیم — نبیؐ ہم پہ بھیجا رؤف الرّحیم
مطیع محمدؐ مطیع خدا — جو ان سے گیا وہ خدا سے گیا

عبادت اسی کی ہے طالبِ قبول
جو دل سے کرے پیروی رسولؐ

Marfat.com

رباعیات نماز

سات سو بار حکمِ قرآں میں
مؤمنوں کو ہوا نماز پڑھیں
سب سے پہلے سوال ہو اس کا
حشر کے دن بھری عدالت میں

مؤمنوں کی نماز ہے معراج
یہ ہی تحفہ ملا شبِ معراج
اس میں بندۂ خدا سے ملتا ہے
ہے یہ فرمان صاحبِ معراج

بہرِ ہر شے ہے اک نشان ممتاز
اور ایمان کا نشان نماز
مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ فَقَدْ کَفَرْ
ہے رسولِ خدا کی یہ آواز

فرض پانچوں نمازیں ہیں اے جان
چھوڑ دو قصداً نہ تم بنو ناداں
ترک جس نے کی نکلا ملت سے
ہے حبیبِ خدا کا یہ فرمان

Marfat.com

ہے ستون دین کا نماز اخی
دین اس کا ہے جس نے قائم کی
کوٹھا گر جائے گر ستون گرے
ایسا فرما گئے خدا کے نبیؐ

دن قیامت کا جب بپا ہو گا
بے نمازوں کا حشر کیا ہو گا
درمیان کافر و مسلمان کے
فرق اس دن نماز کا ہو گا

دوزخیوں سے جب کہ پوچھیں گے
تم کو ڈالا سقر میں کس شے نے
یہی بولیں گے وہ بصد حسرت
ہم نمازیں پڑھا نہ کرتے تھے

یاد حق کو کرو نمازوں سے
اور افعال پاک بازوں سے
یہ ہی ایمان کی نشانی ہے
صاف کہہ دینا بے نمازوں سے

مستحب ہے ادا ہو اول وقت
عَجِّلُوْا بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْفَوْتِ
کیا بھروسہ ہے سانس کا طالبؔ
توبہ جلدی سے کرے قبل الموت

Marfat.com

گر ہو مسلم ادا نماز کرو
سجدے رب کو بصد نیاز کرو
بے نماز ہونا کارِ شیطان ہے
تم خدارا نہ اِس پہ ناز کرو

ہے نمازوں میں شرط پاکی کی
پاک ہوتے ہیں بس نمازی ہی
پاک ہی پاک ملکے ہیں روح وروان
دور آفت ہو بے نمازی کی

شرک سے یہ باز رکھتی ہے
اور گناہوں سے پاک کرتی ہے
دین وملت اسی سے ہیں قائم
کتنی خدمت نماز کرتی ہے

جو مسلمان نماز پڑھتے ہیں
حق تعالیٰ سے دل سے ڈرتے ہیں
واقعی دوست حق کے ہیں طالبؔ
جنّ وانسان اِن سے ڈرتے ہیں

ھ ۱ ۔ پاکستان

Marfat.com

ہے نشان ہر چیز کی پہچان کا
اور نماز آئی نشان ایمان کا
ہے وہی مومن جو پڑھتا ہے نماز
ورنہ بے جاں جسم ہے اِنسان کا

پاک کرتی ہے نماز انسان کو
اور مٹاتی ہے وہ سب عصیان کو
ظاہر و باطن کو کر کے پاک یہ
بخشتی ہے جان پاکستان کو

بے نمازوں کو مسلمان ماننا
اور بے عقلوں کو انسان جاننا
یہ فریبِ نفس ہے اور کچھ نہیں
گویا بے جانوں کو باجاں ٹھانا

گر مسلمانی نمازوں میں نہیں
اور طاعت جانبازوں میں نہیں
کس وطیرہ کا ہے پھر اسلام نام
عقل کچھ ان طعنہ بازوں میں نہیں

Marfat.com

بے مہار ہونا ہے آزادی کا نام
اور بربادی ہے آبادی کا نام
رسم الٹی ہے زمانہ کی کیا
رکھ لیا ہے بوزنہ شادی کا نام

نام پاکستان ہے اس ملک کا
جس کو پاکوں سے نہیں کچھ واسطہ
بد عمل، بد اعتقاد و بے مہار
ہر کوئی شیدا فرنگستان کا

قوم مسلم کی ترقی کا ہے راز
ادنےٰ و اعلےٰ کریں قائم نماز
ہے نظام مملکت کی رازدار
پڑھنے والوں کو ہے کرتی سرفراز

سلطنت کرنا سکھاتی ہے نماز
گر ڈسپلن کا بتاتی ہے نماز
دین و دنیا کی دلا کر نعمتیں
حق تعالےٰ سے ملاتی ہے نماز

طالبؔ مسکین ہے کرتا دعا
حکم جاری جلد ہو قرآن کا
پاک ہو جائیں مسلمان نام کے
تا ابد غلبہ ہو پاکستان کا

Marfat.com

ترجمہ ۔ ثنا، سورۂ فاتحہ، دعا، ابراہیمی و دعائے قنوت

نماز
(ترجمہ اردو)

ثناء

پاک اور بے عیب ہے تو اے خدا
ہو نہیں سکتی تیری حمد و ثنا
نام تیرا ہے مبارک اور بڑا
ذات ہے اونچی بڑی بے انتہا
تو ہی معبود برحق برملا
حق عبادت کا کسے تیرے سوا
اے خدا تجھ سے پناہ ہوں مانگتا
لے مجھے مردود شیطان سے بچا
نام تیرا لے کے در پر آ گیا
اے رحیم و مہرباں سب کے خدا
اِسمِ اللہ کو بنایا حرزِ جاں
تر رہیں اس سے مرے قلب و زباں

Marfat.com

الحمد شریف

خوبیاں سب ذات پر تیری نثار
کل جہاں کے مالک و پروردگار

رحمتوں والے سبھی کے مہرباں
مالک روزِ جزا بھی بے گماں

تیرے ہی بن کر سدا عابد رہیں
تیرے سنگِ در پہ ہی ساجد رہیں

ہم ازل سے ہی پجاری ہیں تیرے
تا ابد در پر رہیں تیرے گرے

تجھ سے ہی چاہیں مدد اے مستعان
اور کبھی چھوٹے نہ تیری آستان

غیر کے در پر نہ جانے دے ہمیں
جو ہمیں حاجت ہو تو ہی دے ہمیں

ہادیٔ مطلق دکھا راہِ ہدیٰ
یعنی سیدھے راستے ہم کو چلا

راہ سیدھی وہ صراطِ مستقیم
جس پہ تو مل جائے اے مولا کریم

راہ جس پر چل گئے سب محسنین
تیرے پیارے انبیاؤ صالحین

ساتھ ان کا ہو ہمارے بھی نصیب
راہِ باطل سے بچیں تا ہم غریب

چاہیئے ہم کو نہ اے ربِّ جہاں
راہِ مغضوباں و راہِ گمراہاں

چھوڑ دیں راہِ نصاریٰ و یہود
ٹوٹ جائیں ان کے سب بند و قیود

سب مسلمان تیرے ہی طالب رہیں
پڑھنے سننے والے سب آمین کہیں

Marfat.com

دعائے ابراہیمی

دے مجھے توفیق ربّ بے نیاز　　کہ رہوں کرتا سدا قائم نماز
اور میری اولاد بھی یا ربّ تمام　　ہو نمازوں پر تیری قائم مدام
کر قبول اے رب ہمارے یہ دعا　　بخش دے مجھ کو طفیلِ مصطفےٰ
اور میرے ماں باپ کو بھی بخش دے
مؤمنوں کو بھی خدا ! دلن حشر کے

دعائے قنوت

تجھ ہی سے امداد کرتے ہیں طلب　　مغفرت ہیں مانگتے تجھ سے اے ربّ
اور تجھ پر لائے ہیں ایمان ہم　　یعنی تجھ پہ رکھتے ہیں ایقان ہم
ہے بھروسہ ہم کو تیری ذات پر　　اور ثنا کرتے ہیں تیری خوب تر
شکر کرتے ہیں تیرا ہی ہم تمام
اور ناشکری سے بچتے ہیں مدام
بائیکاٹ اپنا ہے ان اشرار سے　　جو کہ سرکش ہیں تیری سرکار سے
تیری ہی یاربّ عبادت ہم کریں　　اور نماز و سجدہ میں ہر دم رہیں
تیری ہی جانب سدا دوڑا کریں　　حقِ خدمت ہم ادا کرتے رہیں
تیری رحمت کے ہیں ہم امیدوار　　ڈر تیرے عذاب کا ہم پر سوار
بے شبہ سچ ہے کہ یہ تیرا عذاب
کافروں پر ہوگا بے حدّ و حساب

Marfat.com

رباعیات نماز

ہو تصوّر یار کا پیشِ نظر
دل میں ہو تصویرِ جاناں سر بسر
اِس طرح گر ہو ادا تیری نماز
بس یہی معراج ہے اے خوش پسر

قلبِ مؤمن ہے خدا تعالےٰ کا گھر
ہے اِسی میں نورِ اُس کا جلوہ گر
غیر کو تو نہ دے اِس میں جگہ
ذکرِ حق سے تو اِسے آباد کر

ہے کبھی سوچا تو نے اے جانِ پدر
کیوں ہے دل مضطر ترا شام و سحر
ذکرِ اللہ سے تو دِل کو شاد رکھ
ورنہ پھر مارا میری جاں در بدر

جب کھڑا ہو نماز کی خاطر
اِس طرح پڑھ کہ تجھ پہ ہو ظاہر
آخری یہ نماز ہے میری
عمر طالب میری ہوئی آخر

Marfat.com

رمضان المبارک

آ گئے روزے انتظام کرو ماہِ رمضان کا احترام کرو
پاک ہو جاؤ گے گناہوں سے حق ادا اِس کا صبح و شام کرو
روزہ رکھنا ہے کھانے پینے سے شہوتوں کے مزے اڑانے سے
متقی بن گیا، اگر صائم ہے غرض یہ ہی روزے آنے سے
روزہ فاقہ کشی کو کہتے ہیں حالانکہ دگنا اس میں کھاتے ہیں
رحمتوں کا نزول ہوتا ہے زحمتوں سے نجات پاتے ہیں
واہ کیا شان رکھتا ہے رمضان برکتوں سے بھرا ہوا رمضان
اِس میں قرآن کا نزول ہوا نورِ رحمت شفا ہدیٰ کی کان
تم سے پہلوں پہ بھی تھا یہ انعام مومنو تم پہ بھی ہوا یہ اکرام
فرض کئے گئے روزے تم پر تاکہ بن جاؤ متقی خوش کام
دیتا رونق ہے سجدہ گاہوں کو صاف کرتا ہے حق کی راہوں کو

نام رمضان اِس کا ہے طالب
پھونک دیتا ہے سب گناہوں کو

رباعیات

(در شانِ رمضان المبارک)

۱
تیرے آنے سے سب ہوئے شاداں — مؤمنوں کے بٹیں گھر بہ گھر خوشیاں
زندگی میں پھر ایک بار آنا — چل دیا جلد اے ماہِ رمضان

۲
رونقیں بڑھ گئیں کہ تو آیا — سال کا ایک ماہ میں کھایا
مغفرت رحمت اور نجات ملی — تیرے آنے سے کیا نہیں پایا

۳
صبر کا نصف روزۂ رمضان — اور خود صبر بھی ہے نصف ایمان
روزہ چھوٹا تو ٹوٹا ایمان بھی — ٹوٹا پھوٹا بھی ہے کوئی ایمان

۴
روزہ ہے حق تعالیٰ کی نعمت — اِن تصوموا سے ہے یہ بھی ثابت
گر مشقت کا خطرہ لاحق ہو — ہے مرض اور سفر میں رخصت

۵
کیا ٹھکانا ہے حق کی شفقت کا — اِس کی رحمت کا اس کی وسعت کا
چھوڑ دو روزہ رکھنا اے طالب — گر یقینی ہو بڑھنا زحمت کا

۶
روزۂ رمضان جس نے چھوڑا ہے — حکم قرآن اس نے توڑا ہے
وہ بھی ایمان رکھتا ہے طالب — گویا منہ حق سے اِس نے موڑا ہے

Marfat.com

آمد رمضان المبارک

الحمد للہ الحمد للہ فیر آ گیا ماہ رمضان پیارا !!

وڈی شان والا آن یان والا جہدے وچہ آیا قرآن پیارا

آیا ماہ رمضان بخشان سانوں روزے رکھو تے نفس شیطان مارد

پچھلے معاف تے اگوں نہ مول کرنا ایہناں بدیاں دا ہیم گمان مارد

در دوزخاں دے بوہے بند جاندے تے قیدی سبھے شیطان ہوندے

کوئی کشش گناہ دل رہے نائیں ایسے رب حبیب صاحب مہربان ہوندے

رکھنے والیاں نوں صبر رب دیندا روزے کھان جیہڑے اوہ نادان ہوندے

کرن صبر تے پڑھن نماز جیہڑے حامی اوہناں دے رب رحمان ہوندے

روزے فرض کیتے رب مومناں تے تاں جے متقی مومن بن جان سارے

مومن متقی رب دے ولی ہوندے ویکھو وچہ قرآن بیان پیارے

شکر رب دا کہیئے کروڑ واری وچہ عمر دے فیر اک وار آ گئے

روزے رحمتاں برکتاں نال لے کے اوپر مومناں کرن نثار آ گئے

رب دتی تکلیف نہ مومناں نوں وچہ سفر بیماری معاف کیتا !

پچھوں رکھ لینا روزہ قضا ہویا واہ وا رب طالب انصاف کیتا

Marfat.com

رمضان المبارک اور عید

عید اس کی ہے جو رہا صائم — راتیں رمضان کی رکھیں قائم
عید کا حق اسے ہے کیا طالبؔ — دن کو بے روزہ رات کو نائم

آج کا دن ہے عیدِ رمضان کا — جس کے روزے ہیں حکمِ یزداں کا
عید اس کو وعید ہے طالبؔ — روزہ جس نے رکھا نہ رمضان کا

آج ہے عید اس مسلمان کی — جس نے توقیر کی ہے رمضان کی
روزے رکھے تراویحاں پڑھیں — اور عزت کی حکمِ قرآں کی

دن کو کھاتے رہے جو روزوں میں — رات آئے نہ سجدہ گاہوں میں
جتنا روئیں وہ اتنا ہی کم ہے — آج دن بھر گزاریں آہوں میں

صومِ رمضان اس نے چھوڑا ہے — حکمِ قرآن اس نے توڑا ہے
وہ بھی ایمان رکھتا ہے طالبؔ — گویا منہ حق سے اس نے موڑا ہے

Marfat.com

پیامِ درد و غمِ طالب

جا رہے ہیں حاجیوں کے قافلے سوئے حرم
اور طیبہ کو رواں ہیں زائرینِ محترم
اپنی اپنی منزلِ مقصود کو سب چل دیئے
دیکھتے منہ رہ گئے ہیں بے سروسامان ہم
یہ تو شکوہ ہی نہیں کہ آپ بلواتے نہیں
قابلِ دیدار ہی نہ ہو سکا ہے یہ ستم
نام لیوا آپ کا کب تک سہے دردِ فراق!
آپ چاہیں تو بنے مجبور واصل ایک دم
عمر بھر کے حسرت و ارماں مٹ جائیں مرے
سینہ بن جائے مدینہ ہو ترا لطف و کرم
مرحبا اے کوئے محبوبِ خدا کے راہرو
عرض کر دینا میرا بھی یہ پیامِ دردِ غم
رحمتِ عالم توقع رحم کی طالب کو ہے
خالی پھرتا ہی نہیں سائل ترا اے ذوالکرم

Marfat.com

رباعیات حج

حضور قبلۂ عالمؒ برائے زیارت حرمین الشریفین اور حج شریف راولپنڈی کی مدینہ موٹر بس سروس سے تشریف لے گئے راستہ کی دشواریوں اور دیگر زیاراتِ مقدسہ کے متعلق آپ نے بہت سی نظمیں لکھی ہیں ان میں سے ایک نظم ملاحظہ ہو۔

موٹروں کے جمپ اور دھکے نہ دیکھ
گامزن تو تو سوئے حرمین ہے

راہِ عشقِ حق کی ہیں یہ منزلیں
رہنما بھی سیدؐ کونین ہے

تیرا شکوہ اور گلہ اچھا نہیں
زائر حرمین تو اے جان ہے

عشق کی دولت سے ہے گر بہرہ مند
راہ کی بھیڑ بکر گڑی آسان ہے

تُو تو زائر ہے نہ سیاحِ جہاں
دیکھتا پھرتا ہے غیروں کے سنبھال

آنکھ ہو طالب تری سوئے حبیبؐ
ہے تلاش مکیں کی نہیں از مکان

رہروانِ حق ہیں اپنے رہ پہ
ان کی صحبت غیر کی صحبت نہیں

لے ہی جائیں گے ہمیں حق کی طرف
غیر حق سے کچھ ہمیں نسبت نہیں

ناخدائے با خدا کو ساتھ لے
تیری کشتی کو کوئی خطرہ نہیں

سامنے طالب ہے گر بحر فنا
تیری نظروں میں کوئی خطرہ نہیں

ہم نشین حق کا ہو جا ہم نشین
چاہے تو گر دولت دنیا و دیں

حق کے قبضہ میں ہیں ساری نعمتیں
کون ہے جو اپنوں کو دیتا نہیں

Marfat.com

فریاد طالبؔ بجناب غالب علیٰ کلِّ غالب

اس وقت کی بات ہے جبکہ قافلہ حجاج کی لاریاں صحرائے عرب شریف (ریگستان) میں پھنسی ہوئی تھیں مکہ مکرمہ کافی دور تھا حج سے مایوسی ہو رہی تھی سارا قافلہ بے تاب تھا کہ اب کیا ہوگا مذکورہ ذیل عرض رباعیات میں کی گئی۔

وطن بگذاشتم بہرِ روئے تو
سفرہا کردم با بامِ کوئے تو
اگر خواہی بنامم بر درِ تو
جہاں بکنم خلافِ مرضیِ تو

چو حکم مردمان با مایم کردی
زر انبان شان تو ادای کردی
بحکمت از وطن بیرون کشیدی
بوقت بے پناہ شاں را امید دی

بگفتی بہرِ حج مردم بیایند
ز زمانت بعزّت رو برآیند
چرا سویت نہ شاں را رہنمائی
چو شاں ترک وطن کردہ بیایند

مرا اعمالِ یارب دیدنی نیست
کہ مہمانت بہ پیش بگذار ایں ما
ترحم را رہ بدہ از فضل خاصت
وگرنہ جان بگیر از ایں زمین ما

الٰہی چوں مرا توفیق دادی
بقلبم شوق حج را خود نہادی
بفضلِ خویش برساں بر درِ خود
کنی آسان مشکل ہائے مادی

قافلہ ریگستان سے نکل گیا اگلے روز یہ رباعیات زبان پر تھیں۔

شکرِ تو کردن زطاقت بس محال
کردی ناممکن را ممکن ذوالجلال
شد میسر مارا حج از فضلِ تو
ورنہ ایں ممکن نبود در ہیچ حال

شکر صد شکر اے ذوالجلال
اے کریم و اے رحیم بے مثال
فضلِ تو بادا چنیں بر ما مدام
ہم زبان با شکرت خویش مقال

روئے سوئے خانۂ خدا دارم
بحرم دل مہرِ دید وا دارم
رفتیم تہرابی مکانہا نیست
سیر الی اللہ را ہوا دارم

اے کبریائی تو از مکان و زمان
یافتنت مشکل است نے آسان
سوئے بیتِ تو میروم شاداں
یابم از خانہ صاحبش را نشان

Marfat.com

رباعیات طالبؔ

اے خدا بس غریب و بے وطنم
بر درت آمدم شنو سخنم
ہیچ جز تو الٰہ نے دارم
کن منوّر مرا تن و بطنم

مجرم حاضر شدم بار سوم
رحم کن بر حالِ زارم از کرم
ناخدایان را ز من ہم دور دار
تا بتو باشم خدائے محترم

اے خدا من بندۂ عاجز ترم
از مکافاتِ عمل غافل ترم
لطف فرما دست بکشا سوئے من
دست گیرا، گیر دستم، کہترم

اے کریم و منعم و عالی جناب
ہر کہ را خواہی رسانی بے حساب
طالبؔ مسکین بدرگاہت رسید
عرض بندہ عرضِ من بشنو شتاب

Marfat.com

اے خدا اے صاحب جود و کرم
مفلسم بر درگہِ تو آمدم
سرفراز از دولتِ جنّت بکن
زانکہ حُبّت جانِ ایمان داشتم

مقصدِ تخلیقِ انساں طاعتش
مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ آمد آیتش
لازم آمد بر مسلماں روز و شب
صرف بکند زندگی در طاعتش

Marfat.com

طالب بدرگاہ غفار

(بہ بارگاہِ غفار۔ بر موقعہ حج ۱۹۵۴ء)

گنہگارم، گنہگارم، گنہگار — تو ستّاری تو ستّاری و ستّار

نہاں کے ماند از تو کردنی ہا — نہاں دار از نگاہِ اہلِ دنیا

بسے نادم بغایت شرمسارم — توئی غفار جز تو کس ندارم

طفیلِ بندگانِ مخلصانت — طفیلِ اولیائے امتانت

طفیلِ پاک بازانِ نبوتؐ — طفیلِ حضرتِ شاہِ رسالتؐ!

طفیلِ خادمانِ بارگاہت — خداوندا طفیلِ ذاتِ پاکت

بہ بخشا طالبِ جاں حزیں را

مریدِ شاہِ جماعت کمتریں را

Marfat.com

رباعیات طالب

برون بیا زِ حرم عاشقان منتظر اند
بیا بیا کہ ہمہ طالبان خوش نظر اند
بیا بیا بجمالت ہمہ شوند خوش دِل
بیا بیا کہ مہجوراں بہ طلب یک نظر اند

بیا بیا کہ مرا خواندہ بیا آمدہ ام
درونِ حرم تو لیکن ترا نمی بینم
حرم پُراست ز اغیار ایں تماشا چیست!
کجائی صاحبِ خانہ بیا ترا خواہم!

بیا آمدم بہ درِ اقدست گنہگارم!
کسے ندارد ایں زادِ عمل کہ من دارم
بہ پیشِ تو نیاوردم عزیز تر چیزے
کرم کُن و بسوئے من نگر کہ نادارم

ترا چہ طور تصور کنم کجا یابم!
بحرم تو ہمہ غیران و دیر پر ز صنم!
اگر نگنجی در ارض و سما و دیر و حرم
بدلم آ کہ در آں غرق است ہمہ عالم

Marfat.com

گنہگارے بیاید بر درِ تو
بغایت شرم سار آید برِ تو
کند توبہ بصدقِ دل الٰہی
بہ بخشیدن نداری ہمسرِ تو

چرا با تو سروکارے ندارم
کہ جز تو ہیچ کس یارے ندارم
گنہگارم ولیکن طالبت ام
بہ بخشا جز تو غفّارے ندارم

نمے بینم بدنیا ہیچ یارے!
نیاید در نظر کس غمگسارے
بفضلِ خویش دستم گیر یا رب
کہ طالب ہم شود یک رستگارے

Marfat.com

فریادِ طالبؔ

(بہ بارگاہِ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم)

کون کہتا ہے کہ دیکھے نہ ترا گھر جا کر
ہوں زمیں بوس فرشتے بھی جہاں پر آ کر

آپ بلوائیں تو پھر کون ہے بد قسمت
سر کے بل آئے نہ وہ حکمِ پیمبرؐ پا کر

ایک وہ ہیں کہ تجھے دیکھتے ہیں گھر بیٹھے
ایک ہم ہیں کہ یاں محرم ترے گھر آ کر

آج گر شربتِ دیدار پلایا نہ یہاں
حشر میں ہو گا کیا پھر لبِ کوثر آ کر

اچھے اچھے ہیں ترے گر تو برے کس کے ہیں
ہو گی پھر کس کی شفاعت سرِ محشر آ کر

گو گنہگار سہی ہوں تو غلاموں سے ترے
اپنے اچھوں کی طفیل ایک نظر کر آ کر

مستحق گرچہ نہیں دید کا تیری طالبؔ
خالی سائل نہیں جاتا ترے در پر آ کر

رباعیات

یا رسول اللہ گرچہ عاصیم
حبِّ تو بسیار دارم در دلم
عفو کن عذرِ من مسکیں پذیر
از جمالت نور یار اندر تنم

یا رسول اللہ رفت عمرم تمام
در نکوئی ہا نہ بردم ہیچ گام
بر درِ تو آمدم بس نادم ام
لطف فرما از جمالت خوش خرام

یا رسول اللہ جرمم شد فزوں
روزِ من شب کرد جرائم کنوں
آمدم با صد توقع بر درت
نیست جز تو حامی ام ہم رہنموں

یا رسول اللہ بر من کن نگاہ
بے نگاہِ تو شدہ حالم تباہ
حاضرم بر آستانت از کرم
در گزر کن نیست جز تو کس پناہ

طالب بحضور حبیبؐ غفار

زیارت کی تمنا لے کے میں دریار آیا ہوں
علی پور سے سفارش لے کے میں سرکار آیا ہوں

مرے مرشد مرے ہادی علی شاہ جماعت ہیں
لگا ہیں ان کے قدموں سے ترے دربار آیا ہوں

گنہگارانِ امت کو ملا ہے حکم جاؤکَ
با امید شفاعت کرتا استغفار آیا ہوں

ترستی ہیں مری آنکھیں تڑپتا ہے دل مضطر
خدارا اک نظر با حسرتِ دیدار آیا ہوں

کہاں جاؤں ترا ہو کر حبیبِؐ خالق غفار
میں طالب آپ کے در بحالِ زار آیا ہوں

Marfat.com

درِ حبیبؐ پر

خدا کا شکر ہے میری مراد بر آئی
کہ شاخِ نخلِ تمنا ہے بار در آئی!

نصیب مجھ کو ہوئی حاضری ترے در کی
ندائے عرش سے تبریک کی خبر آئی!

درِ حضورؐ پہ جب سجدہ ریزیاں کر لیں
مرے حضورؐ نے کیا کیا مجھے دعائیں دیں

زہے نصیب ہوئی حاضری نصیب مجھے
مری مراد ملی میں نے جھولیاں بھر لیں

ترا یہ آستان وہ آستان عالی ہے
کہ جس کے سامنے شاہ و گدا سوالی ہے

گدا ہے طالبؔ مسکین بھی اسی در کا
سنا نہیں گیا کوئی یہاں سے خالی ہے

سلام کا مرے آقا نے کیا جواب دیا
کرم سے مجھے اپنے اجر بے حساب دیا

میں بیٹھا رہا قدموں میں دیکھتے وہ رہے
جواب نیاز کا آقا نے باصواب دیا

مرے حضورؐ نے دیکھا مجھے محبت سے
جب ان کے پیش ہوا خالی ہاتھ طاعت سے

گنہگار ہے لیکن وہ میرا طالبؔ ہے
اسے بھی ساتھ لے لو کہا یہ شفقت سے

خدا کا شکر ہے طالبؔ خدا کی رحمت ہے
وہ خوش ہیں مجھ سے کہ ان سے مجھے محبت ہے

کیا ٹھکانا ہے امت پہ ان کی شفقت کا
گنہگاروں سے بھی خاص ان کو الفت ہے

Marfat.com

در شان سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم

کجائی سید عالم نظر نمی آئی
دلم بہ ہجر تو نالان وگشت سودائی
بچشم دل اگر پرستم ترا زہے قسمت!
خوش آں وقت کہ در خواب جلوہ بنمائی

مرا کہ درد و غمِ فرقت شدہ پیہم
چساں حیاتِ من بے کسم بگذرانم
بگیر دستم وازوصلِ خویش شاداں کن!
خدائے راکہ محبوب است ترا در عالم!

حبیبِ خالقِ احسن نگاہِ لطف و کرم
بسوئے طالبِ مسکین تا مدام آمَ
بجز تو ہیچ ندارم کہ دست من گیرد
اے دستگیر ہمہ کس دراین وآں عالم

خدائے راکہ معبود است جملہ عالم را
بہ بیں زرحم وکرم ایں تباہ حالم را
بہ فرقتِ تو شب و روز بے قرار یہا
بدلم آ، اے سکونِ دلہائے عالم را

Marfat.com

خدائے را کہ لاثانی و نے مثالش ہیچ
طفیلِ حسنِ اخلاقت کہ نے مثالش ہیچ
بہ انتظارِ دیدارِ تو گشتہ دِل خستہ
بیا بحسن و جمالے کہ نے مثالش ہیچ

طفیلِ امت تو آنکہ خیر امت ہست
طفیلِ سیدِ سیداں کہ شاہ جماعت ہست
بدیدن تو دلم آرزو بسے دارد
قبول کن بحضورت کہ اعلیٰ نعمت ہست

Marfat.com

در بارگاہِ رسالتؐ

گفتۂ من اثر سرکارؐ است
ورنہ عقل و علمِ من بیکار است

ایں ہمہ فیضان تُست اے محترمؐ
ورنہ من دانم کہ کم از کمترم

خاکی و ہم خاکپائے مقبلاں
نیست جز ایں ہیچ خُوبی درمیاں

چوں مرا بر داشتند از مشتِ خاک
چہ عجب گر جا دہند بر عرشِ پاک

پیشکش آوردہ ام کلمات چند
کُن قبُول از بہرِ خواجہ نقشبندؒ

Marfat.com

تصوّف

(طریقت)

Marfat.com

اتباعِ شریعت

قال کو اب چھوڑ پیدا حال کر
روح کو حق کی طرف ارسال کر

شرع سے باہر نہ ہونا اک قدم
گرچہ ہو جائے تمہارا سر قلم

غیر مشروع اک حرف لب پر نہ لا
گر تو چاہے مخلصی روزِ جزا

شرع پر ہر کام میں چل اے جواں
نفس بد سے تاکہ تو پائے اماں!

برخلافِ شرع کام اپنے نہ کر
خود کو تابع نفس و شیطاں کے نہ کر

نفس امارہ کو مار اے باصفا
چاہتا ہے گر ملے قربِ خدا

نفس دشمن تیرا ہے یہ جان لے
تو تجھے حق کی طرف رستہ ملے

نفس بد کو قتل کر بہرِ خدا
تاکہ وہ تجھ پر نہ لائے کچھ بلا

نفس سرکش کو تو کر قید و زبوں
نہ کرے پھر خواہش دنیائے دوں

مُنکِسرؔ گر نفس بد کو اے پسر
تاکہ ہو باطن ترا مثل قمر

Marfat.com

صادق

صادق اسے کہتے ہیں جو ہو صدق میں کامل
باطل سے گریزاں رہے اور حق پہ ہو مائل
جان جائے تو جائے وہ کبھی جھوٹ نہ بولے
حامی ہو سدا حق کا ہو حق بات پہ عامل
تائب ہو گناہوں سے تو پھر لوٹ نہ آئے
ہو قول کا صادق نہ رہے حق سے وہ غافل
وعدہ کا وفا کرنا ہے صدیقوں کا شیوہ
وہ قول سے پھرتے ہیں جو ہیں کذب کے قائل
صادق ہیں وہ جو حق و صداقت پہ ہیں مرتے
مؤمن ہیں وہی اور ہیں ایمان میں کامل
صادق ہیں وہ جو کہتے ہیں کر کے ہیں دکھاتے
کہتے ہیں جو کرتے نہیں جھوٹے ہیں وہ جاہل
ہے قول میں اور فعل میں جن کے کہ تخالف
کاذب ہیں منافق ہوئے لعنت کے وہ حامل
صادق ہے خدا اور نبی اُس کے ہیں صادق
صادق کو بشارت ہوئی ہم نام کی حاصل
باطل سے بچو! حق کے فدائی رہو طالب
حق یہ ہے کہ اسلام ہے حق کفر ہے باطل

Marfat.com

انوار صوفیائے کرام

اے خدا دے ہمکو توفیق ادب
لطف سے محروم ہے بے ادب

بے ادب خود ہی نہیں تنہا جلا
بلکہ اک عالم کو دی آتش لگا

کام جو کرتا بے استاد ہے
ہے یقیں ہوتا وہ بے بنیاد ہے

داغ جس دل میں نہیں ہے عشق کا
گھر اندھیرا ہے نہیں اس میں دیا

چاہتا خلوت میں ہے بیٹھے اگر
شیخ کی صحبت میں بیٹھ اے باہنر

مانگتے ہیں ربّ سے توفیق ادب
بے ادب نہ پا سکا کچھ لطفِ ربّ

ادب اِک تاج ہے فضل خدا کا
جہاں چاہے رکھے سر پر چلا جا

ہیں جنیدؒ یاد فرما گئے
جو کہ قطبِ وقت تھے بغداد کے

کہ ہمارے پاس دو قندیل ہیں
جن کے لانے والے جبرائیلؑ ہیں

ایک ہے اِن میں کتاب اللہ کی
دوسری سنت رسولؐ اللہ کی

رکھتے ہیں پہلی کو دائیں ہاتھ میں
دوسری ہے اپنے بائیں ہاتھ میں

مشعلِ راہ ہیں ہمارے واسطے
ان سے طے کرتے ہیں حق کے راستے

گر کوئی تم کو دکھائے شعبدے[1]
آگ پھانکے اور ہوا میں وہ اڑے

سو کھے پاؤں وہ کرے دریا عبور
اور وہ رکھتا ہو کتنا ہی شعور[2]

---

[1] بقول شاعر [2] بقول شاعر

گر مطابق شرع حال اس کا نہیں
مار دو جوتوں سے ہے شیطانِ لعین

باقی باللہؒ شہِ ذی جاہ نے — یعنی حضرتِ خواجہ حق آگاہ نے
جن کا فرمانا ہے فرمانِ خدا — جن کے پردے میں خدا ہے بولتا
خوب فرمایا ہے فرمانِ جمیل — ناصح مشفق ہیں جو مرد خلیل
منقطع کر دے تعلق ماسوا — طالبانِ دنیا سے ہو جا جدا
قول ہو تیرا پُر از صدق و صفا — اور حلال و پاک ہو تیری غذا
واصلِ حق ہو گیا تو برملا
ہو گئی حاصل حضوری دائما

گر تجھے حاصل نہیں رزق حلال — اور زباں محروم از صدق مقال
ذکر و طاعت ہائے صدہا سال سے
کچھ بھی نہ مقصود ہو حاصل تجھے

خواجہ بسطامؒ ہیں فرما گئے — عارفوں کے جو بڑے سلطان تھے
عارفوں کا ہے یہ اِک ادنیٰ مقام — مرضیٔ حق سامنے رکھنا مدام
عارفِ کامل ہے وہ اے باشعور — جس میں ہوں یہ تین باتیں بالضرور
ہو سخاوت کا وہ دریا موجزن — جس سے ہو سیرابِ کشت مرد و زن

Marfat.com

نورِ حق ہو اور درخشاں آفتاب
اور وہ عاجز بھی ہو مثلِ تراب

دل ہے عالم کا تو خود سمجھا ہے کیا
عالی ہمت یاں سے بازی لے گیا
خلق سے حق نے تجھے ہی چن لیا
کل جہاں تیرے لئے پیدا کیا
اور تجھے اپنی محبت میں لیا
تاکہ خدمت میں رہے اس کی سدا
ماسوائے حق سے رشتہ توڑ لے
خالقِ کُل سے تعلق جوڑ لے
تو ہی تو ہوگا جہاں میں بختیار
ہر کوئی ہو تیرے قدموں پر نثار
جب ہوا مقبولِ حق بعد فنا
اور حاصل ہو گئی تجھ کو بقا
اللہ اللہ کہتے اللہ ہو گیا
یعنی وہ باقی رہا تو کھو گیا
دست و پا تیرے ہوں یا سمع و بصر
قدرتِ حق سے ہوئے جب بہرہ ور
قدرتِ حق کا ہوا ان میں ظہور
وہ کرنے لگے جو ہے انساں سے دور

ہے حدیث پاک میں ایسا بیان
جس سے ظاہر ہے ولی اللہ کی شان

Marfat.com

وصلِ جاناں

دشتِ غربت میں مسافر کا گزر ہوتا رہا
رنج و کلفت کا سماں پیشِ نظر ہوتا رہا

وصلِ جاناں نہ ہوا پر نہ ہوا ہم کو نصیب
خواب میں گا ہے نظارہ ہاں مگر ہوتا رہا

صبحِ محشر عید اس کی جو کہ اپنے آپ کو
عشق کے صابون سے ہے تا سحر دھوتا رہا

محفلِ پیرِ مغاں میں کون پُوچھے گا مجھے
بے مے و ساقی جوانی جان کر کھوتا رہا

نیک کو نیکی ملے بدلہ بدی کا بد کو ہے
کاٹ لے گا واں پہ جو یاں عمر بھر بوتا رہا

کھانے پینے کی نہ پرواہ ہجرِ جاناں میں رہی
خورد و نوش اپنا غم و خون جگر ہوتا رہا

طالب عاصی گناہ سارے تیرے دھل جائیں گے
گر ندامت سے گذشتہ عمر پر روتا رہا

Marfat.com

مناجات

(فریادِ طالبؔ بدرگاہ غالب علی کل غالب)

نبیؐ جی کا شیدا بنا دے الٰہی — مجھے عشق ان کا لگا دے الٰہی
شب و روز گزرے درِ مصطفےٰؐ پر — وہ منظر وہ جلوہ دکھا دے الٰہی
وہ نخلِ محبت ثمر جس کا ایمان — میری کشتِ دل میں اگا دے الٰہی
زیارت نہیں گر نصیبوں میں میرے — تو پھر خواب ہی میں ملا دے الٰہی
جو خوش بخت ہر سال ہوتے ہیں حاضر — مجھے ان کا ساتھی بنا دے الٰہی
جو حرکت میری ناپسند ہو رہی ہے — کروں توبہ اس سے بتا دے الٰہی!
میری نامرادی کے اسباب ہیں جو — مجھے ان سے قطعی بچا دے الٰہی!
میں دیکھا کروں ان کا دربان بن کر — سگِ در ہی ان کا بنا دے الٰہی
مجھے مرنے سے پہلے محبوب اپنا — دکھا دے دکھا دے دکھا دے الٰہی
تجھے چاہوں دیدار تیرا نہ چاہوں — محبت کی یہ جزا دے الٰہی

کہاں جائے طالبؔ یہ فریاد لے کر
طفیلِ نبیؐ جی بتا دے الٰہی

Marfat.com

رباعیات وسیلہ

خدایا خدایا پکارا کسی نے
کئی بار عبدی کہا پھر خدا نے
یہ اعلان شفقت بڑا دلکشا تھا
ہوا ہم پہ ظاہر کیا مصطفےٰ نے

خدا کا تعلق ہے بندے سے سیدھا
خدا واقفِ کار ہے ہر کسی کا
مگر جان سکتا نہیں بندہ کچھ بھی
وسیلہ نہ ہو درمیاں گر نبیؐ کا

نبی آئے لاکھوں ضرورت کیا تھی
ہر اک شے پہ قادر تھی قدرت خدا کی
وہ ہر ایک بندے کو سب کچھ بتاتا
بیا واسطہ۔ کیا بڑی یہ خطا تھی ؟

خدا کا ہے قانون جاری ازل سے
وحی سے ہی کرتا ہے باتیں رسولؐ سے
رسُل بھیجے بندے ہی بندوں کی خاطر
ہدایت ہو آساں ان کے عمل سے

Marfat.com

امامِ رسلؐ کو شرف ہے یہ حاصل
قیامت میں سب خلق کے ہوں گے رہبر
خدا خود ہی جب الرحم الرحمین ہے
نبی امتی پھر نہ ہوں کیوں برابر

حقیقت وسیلے کی جو جانتا ہے
نبی کو رسول خداؐ مانتا ہے
ولی مرشد اللہ نے ہادی بنائے
وہ خود سیدھا رستہ بتا جاتا ہے

پکڑے کسی طالبِ حق کا دامن
وہ مطلوب تک تیرے جانے کا ضامن
بے خود بخود کوئی کچھ کب ہے ممکن
نہ ہی تیز خنجر بنا کوئی آہن

Marfat.com

ایک تھانے دار صاحب نے توبہ لی اس پر اس نے اپنے خط میں یہ عرض لکھی

عرض :

میکدے سے حضور تک پہنچا
میرا چرچا بھی دور تک پہنچا
سرفرازی کی بات ہے ساری
یوں تو میں بھی حضور تک پہنچا

ارشاد :

جس کو اِس کا حضور حاصل ہو
معرفت کا شعور حاصل ہو
استقامت اگر ہو توبہ پر
سرفرازی ضرور حاصل ہو

ذرہ ذرہ میں نور ہے تیرا
کل جہاں میں ظہور ہے تیرا
دیدے میرے اگر منور ہوں
پھر نہ دیکھوں قصور ہے میرا

Marfat.com

دیکھتے ہیں تجھے کچھ اہلِ نظر
جن پر رکھتا ہے تو ہمیشہ نظر
گر نظر میں میری سما جائے
پھر کہاں جائے گا بچا کے نظر

اک ارض و سما کا ہے تو نور
ہر دم نور ہے ترے پر نور
اک تجلی کی ادھر بھی ہو جائے
سینہ میرا ہو نور سے معمور

دل ہے تاریک اور آنکھیں کور
تجھ کو دیکھیں بھلا یہ کیا ہے زور
ذرہ ذرہ میں تو نظر آئے
نور سے اپنے گر کرے پر نور

دیکھنے کو ترستی ہیں آنکھیں
جلوہ فرما کہ دیکھ لیں آنکھیں
گر مری آنکھوں میں نہ آنا تھا
کس لیے پھر مجھے یہ دیں آنکھیں

یاالٰہی انہیں دے آسائش
پوری کر دے جو نیک ہو خواہش
ذکر تیرا ہو مشغلہ اُن کا
دور ہو جائے دل سے آلائش

یادِ حق میں سدا وہ رہتے ہیں
حق کی باتیں ہی سب کو کہتے ہیں
رنج پہنچے نہ وہ انہیں طاہرؔ
بلکہ دنیا کے رنج سہتے ہیں

Marfat.com

عہد حضرت میں تھی حیات اچھی
اور آج کل کی ممات اچھی
قبر میں آپ لائیں گے تشریف
طالبؔ دید کو وفات اچھی

موت کی یاد ایک نعمت ہے
اس سے تمام جہاں میں عصمت ہے
موت کو یاد کرتا رہ طالبؔ
دور ہو جاتی اس سے زحمت ہے

حبّ فقرا کلید جنت ہے
مظہر حبّ ان کی خدمت ہے
ان کے قدموں سے ہی لگے رہنا
ان کی صحبت ہی حق کی صحبت ہے

جس کو گمراہ کرے خدا راہ سے
وہ نہ مرشد نہ رہنما پائے
راہ دکھانا جسے نہ ہو طالبؔ
کرتا شیطان کو ہے قریں اس کے

ہادیٔ انسان کے لئے حق نے
انبیاء اور اولیاء بھیجے
جس کو راستہ دکھانا ہو طالبؔ
بھیجنا اس کو پاس ہے ان کے

ابر آتا ہے بیشتر برستا ہے
خاک بنجر میں سبزہ اگتا ہے
سبزہ بے آب اور زمین بے ابر
پر برستا ہے نہ وہ اگتا ہے

اولیاء بغیر حق نہ ہیں ارباب
مالک کل ہے مالکِ اسباب
خود ہی سب کام کرتا ہے طالبؔ
آپ ہی ہے مسبب الاسباب

بیوی خاوند نہ گر اکٹھے ہوں
کس طرح ان سے پیدا بچے ہوں
گرچہ جو چاہے وہ کرے طالبؔ
کیوں نہ قانون ان کے پیچھے ہوں

مسکہ بے شیر بن نہیں سکتا
پیر بے پیر بن نہیں سکتا
خود بخود چاہے گر بنے طالبؔ
لوہا شمشیر بن نہیں سکتا

Marfat.com

حبِّ دنیا کا ہیں سبب لذّات
مانعِ یادِ حق ہے یہ ہیہات
ترکِ دنیا ہو سہل تر طالبؔ
اکثِروا ذکرَ ہادمِ اللّذّات

رات سونے سے پیشتر حق سے
مانگ بخشش گناہ کی اپنے
وقت طالبؔ نہ پھر ملے شاید
آخری شب ہو عمر تیری سے

پیٹ بھر کر جو آپ کھاتا ہو
بھوکا اس کا پڑوسی رہتا ہو
اس کو مومن نہ تم کہو طالبؔ
بھائی کی جو خبر نہ لیتا ہو

Marfat.com

پیرِ کامل

پیرِ کامل ڈھونڈ - گر چاہے کمال
جو کہ ہے بے پیر کب رکھتا ہے حال

مجلسِ مردانِ حق کے ہو قریں
تا کہ حاصل ہو تجھے عین الیقین

جس کو حاصل ہو گیا عین الیقین
واصلِ حق ہو گیا وہ بالیقین

جو کہ رکھتا دوست ہے درویش کو
دیکھتا ہے دوست حقِ خویش کو

موت سے پہلے ہوئے عارف فنا
لا یموتون ہے قولِ مصطفےٰ

تم ہو گے گر جلیسِ اولیا
تو بلاؤں میں نہ ہو گے مبتلا،

عارفوں کو خوف و خطرہ ہو کیوں
آیا قرآں میں ولا ھم یحزنون

دوستِ حق سے جو رکھتا ہے پیار
دونو عالم میں وہی ہے نامدار

خدمتِ درویش کر با صد اداب
تا کہ ہو تو دو جہاں میں کامیاب

جو کہ ہو رہِ خدا میں راہ گیر
چاہیئے اس کو کہ ہو ہمراہ پیر

دور منزل اور ہے رہ پر خطر
کون جاتا ہے وہاں بے راہبر

راہِ حق میں راہبر درکار ہے
پیر ہی اس راہ کا واقف کار ہے

پیر کی خدمت میں جا اے مردِ کار
تجھ کو دکھلائے گا وہ ہی کوئے یار

صدقِ دل سے تھام لے دامانِ پیر
راہِ باطن کا ہے تو گر راہ گیر

ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے شوق سے
اور اس کے حکم پر چل ذوق سے

راہ زن ہیں اس کی راہ میں بے شمار
راہبر کے ساتھ چل اے باوقار

راہبر کے ساتھ جائے تو اگر
پھر نہیں دیکھے گا کچھ رنج و ضرر

راہِ حق میں پیر ہی ہے راہنما　　کب کرے بے پیر طے راہِ خدا
جو کہ اس کی یاد میں ہر دم رہا　　مقصدِ اعلےٰ پہ پہنچا پا گیا
اس کی خدمت سے کبھی غافل نہ ہو　　صاف کہتا ہوں تجھے جاہل نہ ہو
کر عمل اس پر جو ہے فرمانِ پیر　　تاکہ امرِ حق سے ہو روشن ضمیر
دل تیرا روشن ہو اس کے نور سے　　نورِ حق دیکھے گا اس پُرنور سے
اپنی ہستی کو تو کر اس پر نثار　　جلوۂ حق تجھ میں ہو، تا آشکار
جو کہ ہے بے پیر اے مردِ جواں　　پنجۂ شیطاں میں ہے وہ بیگماں
پیر کا فرمان ہے فرمانِ حق　　ہو چکا ہے جب کہ وہ قربانِ حق

طالبِ حق نے کیا اچھا کہا
عشقِ حق میں جو مرا۔ زندہ ہوا

Marfat.com

مرشد کیا ہے

شیخ کیا ہے ؟ ہادیٔ راہِ خدا
خواہ نبیؐ ہو یا ولی ہے فرق کیا

انبیاء کو ہی ولی مرشد کہا
آیا قرآں میں ولیؐ مرشدا

بہر اصحاب رسولؐ حق نما
آپ ہی حضرت تھے شیخ مقتدا

اب ولی مرشد نہیں ہوتا نبیؐ
ہے حدیثوں میں کہ بعدی لا نبیؐ

شیخ اپنی قوم میں ہے برملا
امتوں میں اپنی جیسے انبیا

شیخ ہی کرتا ہے اب کارِ نبیؐ
ظاہر و باطن میں مختارِ نبیؐ

صورت و سیرت میں گویا مصطفےٰؐ
دیکھنا اس کا نبیؐ کا دیکھنا

ہے فنا فی الشیخ فنا فی الرسولؐ
اور فنا فی اللہ کا اصلِ اصول

جو نبیؐ کا ظل نہیں وہ شیخ کیا
شیخ کہنا ہی اسے ہے ناروا

شیخ ہے گویا رسولِ حق نما
طالبانِ حق کو مژدہ جانفزا

ہے فنا فی الشیخ ہی پہلا قدم
ہے وصولی حق دگر نہ کالعدم

شیخ کیا ہے مظہرِ اخلاقِ حق
شیخ کیا ہے مرکزِ آفاقِ حق

Marfat.com

شیخ کیا ہے مطلعِ انوارِ حق — شیخ کیا ہے مظہرِ اسرارِ حق
عبد عابد اور حق معبود ہے — عبد ان دونوں میں پر موجود ہے
عبد جب معبود میں فانی ہوا — ہو گیا باقی - ہوئی حاصل بقا
شیخ کیا ہے عبدِ کامل اے فتا — ملحق حق سے کیا، حق ہے جدا؟
شیخ سے مل، ہے وہ حق کا ہم نشیں — بن ملے اس کے خدا ملتا نہیں
شیخ بن - اس میں ہے حق جلوہ نما — شیخ میں گم ہو کے تو پائے خدا
شیخ سے الفت نہیں تو کچھ نہیں — اس کی الفت کرتی ہے حق کے قریں
شیخ ہی سب کچھ ہے تیرے واسطے — سایۂ حق - حق نما تیرے لئے

لکھ گیا طالب ہے یارب کیا سے کیا
بخش دیجو جو لکھا حق کے سوا

Marfat.com

پیر کامل

وہ پیر، پیر نہیں جو نبی نما نہ ہو — نہیں وہ پیر جو ہمرنگ مصطفےٰ نہ ہو
جو اسوہ حسنہ نبوی کو ایسا اپنائے — ہر ایک بات میں مثل نبی نظر آئے
تصور اس کا ہو شانِ رسول کا مظہر — معیت اسکی ہیں قرب خدا ہو جلوہ گر
خدا کے حکم سے جاہل کو مولوی کر دے — نگاہ چور پہ ڈالے اُسے ولی کر دے
حبیب حق نے بنایا حبیب ہو اسکو — جہانکو حق نے بنایا حبیب ہو اسکو
فدائے حق ہو وہ اور ہو رسول پر شیدا — قبول ان کو ہو ہر ایک کام بھی اسکا
خدا کی خلق سے رکھتا پیار ہو دل سے — وہ خادم اس کا ہو مخدوم بھی اسے جانے
دعائیں کرتا رہے اسکے واسطے حق سے — ہر ایک کام ہیں سائل سدا رہے حق سے
خدا کا بندہ ہو نائب رسول کا کامل — علوم حق سے ہو واقف اور ان پر ہو عامل

Marfat.com

مرید صادق

مُرید پیر نما نہ ہو گر۔ مرید نہیں
جو رنگ فرید کا رکھتا نہیں فرید نہیں

فدائے پیر نہ ہو گر۔ تو وہ مرید کیا؟
چلے نہ چال اس کی ہو مستفید کیا؟

مرید خام ہے جب تک نہ ہو وہ روحانی
کہ فیض روح سے کس طرح ائیگا جسمانی

جیسے کہ پیر سے حاصل ہے نسبت کامل
تو قبر پیر سے بھی فیض اس کو ہو حاصل

مرید کوئی بھی یارب رہے نہ بے نسبت
بغیر اس کے وہ محروم ہوگا بد قسمت

مرید ہو نہیں سکتا کبھی بھی ناامید
کہ جس کو پیر ملا ہو پیر زندۂ جاوید

فنا نشان ہے عاشق کی باوفائی کا
بقا مقام ہے غیر اللہ سے رہائی کا

بغیر ذکر نہ حاصل فناہِ قلبی ہو
فنا بغیر نہ اس بارگاہ میں طلبی ہو

مرید کہتے ہیں کس کو مراد کیا شئے ہے
جو راہِ حق میں نہ کوشاں ہو محض لاشئے ہے

جو گامزن ہو رہِ حق میں طالب مولا
جو طلب دنیا میں غلطاں ہو طالب دنیا

مطیع حرص و ہوا ہے شقی سعید نہیں
حصول دنیا میں مرجائے تو شہید نہیں

مراد کو تو وہ ملتا ہے دوڑ کر خود ہی
هُوَ لَهٗ ہی کہا ہے حدیث ہے قدسی

مرید کیلئے بس دوڑ دھوپ لازم ہے
مراد بن کے جو مخدوم ایسے خادم ہے

Marfat.com

مرید ہوتے ہیں متلاشیٔ خدا ہو کر　　اسے وہ پاتے ہیں بندے[1] پہ مبتلا ہو کر

مرید پیر کی خدمت میں حق کو پاتا ہے　　گر اس سے دور رہے دور حق سے جاتا ہے

خدا ہے پیر میں کہ پیر عبدِ مومن[2] ہے　　حدیث لا یسعنی[3] اسی کی ضامن ہے

خدا کہاں ہے۔ کیا ہے، کوئی کیا جانے　　خدا[4] کے بندے کے کہنے سے ہم تو ہیں مانے

وہ بندہ جس کو خدا نے اس لئے بھیجا　　کہ میرے چاہنے والوں کو میرے تک پہنچا

نبی ہو یا کہ ولی ہو عبدِ مومن[5] ہے
کہ جس کے دل میں سمانے کا خود وہ ضامن ہے

۱؎ دو ڈر کر　۲؎ یعنی پیر　۳؎ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا حدیث قدسی کہ میں یعنی اللہ کہیں زمین و آسمان میں سما نہیں سکتا مگر قلب عبد مومن میں۔ ۴؎ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

مرید

مُریدِ پیر کا عاشق نہیں مرید کیا ۔۔۔ بغیر عشق یہ منزل نہیں بعید کیا؟
مریدِ وہ ہے جسے پیر سے عقیدت ہو ۔۔۔ ارادت اسکی دکھاوا نہ ہو حقیقت ہو
عمل مرید کا ظاہر کرے ارادت کو ۔۔۔ وہ پیار کیا ہے جو نہ بدلے اسکی حالت کو
ملے جو حکم تہِ دل سے وہ بجالائے ۔۔۔ کسی بھی عذر کا اس میں نہ آسرا لائے
رسول کی ہے اطاعت، اطاعتِ اللہ ۔۔۔ اسی میں پیر کی اطاعت بھی آگئی واللہ
کہ آج پیر مقامِ نبی پہ بیٹھا ہے ۔۔۔ نبی جو کرتا تھا وہ آج پیر کرتا ہے
ہے فرض پیرِ حق کی اطاعت مریدِ صادق پر ۔۔۔ ہے فتویٰ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ کا فاسق پر
مریدِ طالبِ دنیا اگرچہ ہو بے زر ۔۔۔ حرام معرفتِ حق ہے بے شبہ اس پر
مریدِ طالبِ دنیا ہے نفس کا پابند ۔۔۔ مریدِ طالبِ حق نفس کو کرے پابند
مریدِ طالبِ دنیا ہے تو مرید نہیں ۔۔۔ ہوا و حرص میں جکڑا ہو سعید نہیں
مریدِ طالبِ دنیا ہے مصلحت پر فدا ۔۔۔ مرید طالبِ حق چاہتا ہے حق کی رضا
مریدِ طالبِ دنیا نہ ہو تو بہتر ہے ۔۔۔ دگرنہ وہ سگِ قصاب سے بھی بدتر ہے

زہے نصیب کہ طالب مریدِ صادق ہو
تڑپ بھی رکھتا ہو مطلوب پر بھی عاشق ہو

Marfat.com

تصوّرِ شیخ

تصوّر کو کہتے ہیں شرک اور بدعت
رہا ہے یہی شیوۂ اہل حبدت
تصوّر کا معنٰی ہے احضار صورت
خدا کے تصوّر کی صورت نہ مورت
ہوا ماسوا اللہ کا جائز تصوّر
نہ شرک اور بدعت نہ جائے تحیّر
تصوّر نے رکھی ہے بنیادِ عالم
تصوّر کا صدقہ ہے ایجادِ عالم
نَاَحبَبتُ ان اعرف سے عیاں ہے
مشارٌ الیہِ کُنْ کا اس میں نہاں ہے
محبّت سے ہوتا ہے پیدا تصوّر
محبّت پہ ہوتا ہے شیدا تصوّر
محبّت سے خالی نہیں کوئی انساں
اگر ہے کوئی تو وہ ہے محض بے جاں
نہ تصویر آنکھوں میں اترے تو اندھی
نہ ہو ذہن میں کچھ تو ہے زبان گنگی

تصوّر ہے علم اور تعلیم کی جاں
بغیرِ تصوّر ہے انسان ناداں
تصوّر سے تسکین پاتے ہیں عاشق
تصوّر پہ قربان جاتے ہیں عاشق
تصوّر تپِ ہجر کی اک دوا ہے
تصوّر سے ہوتی دلوں کو شفا ہے
تصور ہی تو ہے مقدمہ طلب کا
اثر اس میں دیکھا ہے طالب غضب کا
یہی شوقِ دیدار کی ابتدا ہے
وصالِ صنم کی یہی انتہا ہے
تصوّر میں تو کچھ برائی نہیں ہے
مگر جن کے نفسوں میں وہ جاگزیں ہے
تصوّر دکھاتا ہے منزل کا رستہ
جسے پا نہیں سکتے ہیں پاشکستہ

Marfat.com

حضرت مجددؒ الف ثانیؒ

مجدد جو ہیں الف ثانی کے حضرت — ہے مکتوب میں ان کے ایسی عبارت
یہ نعمت عظیمہ کسے اب عطا ہو — کہ حاصل تصور سے قُرب خدا ہو
تصور کی دولت میسر ہے جس کو — ملی نعمتیں دین و دنیا کی اُس کو
تصور میسر کہاں بے بصر کو — یہ دولت تو ملتی ہے اہل نظر کو
تصور کو کہتے ہیں وہ بُت پرستی — سدا کرتے ہیں جو کہ شہوت پرستی
تصور نہ بت ہے نہ بُت کی مُورت — پرستش کی اس کی نہیں کوئی صُورت
پرستش ہے اللہ کی کرنی عبادت — نہ محض اتباع اور نہ مطلق اطاعت
عبادت میں اظہار ہے عبدیت کا — یقین رکھے اللہ کی احدیت کا
سمجھنا خدا کو ہی معبُود اپنا — جو ہو لائق اس کے وہی فعل کرنا
ہے دیدار حق کون دُنیا میں لایا — الابصار لا یُدرکہ ہے آیا
تصور میں نادیدہ شے کیسے آئے — خدا کا تصور کہاں پھر سمائے
تصور سے ہوتی ہے حاصل معیت — نہ شرک اس میں لازم نہ ہے کوئی بدعت
معیت روحانی بزرگان دین کی — ہے تعمیل کونوا مع الصادقین کی
تصور سے ہی لُطف ہے زندگی کا — یہی جزو اعظم تو ہے بندگی کا
تصور نہ ہوتا تو دُنیا نہ ہوتی — عبادت بھی خالص خدا کی نہ ہوتی
تصور کا چرچا ہے عالم میں ہر سو — کہیں ہائے وائے کہیں پہ ہے ہاہُو
تصور جدائی کے ماروں کو ڈھارس — تصور محبوں کو لوہے کو پارس

Marfat.com

شانِ علی پور شریف

زہے قسمت میہمان علی پور | بچھا رہتا ہر دم ہے خوانِ علی پور
علی پور کا لنگر ہے لنگر خدا کا | خدا کا ولی میزبانِ علی پور
علی پور کے سیّد بھی قربانِ عالم | عرب اور عجم مدح خوانِ علی پور
چلے آرہے ہیں. چلے آرہے ہیں | جہاں بھر سے سب میہمان علی پور
علی پور میں بٹتا ہے فیض مدینہ | مدینہ کی شاخ آستان علی پور
محبت کے مارے محبت کی خاطر | چلے آتے ہیں عاشقانِ علی پور
علی پور بسایا مدینہ سے آکر | مدینہ سے ملتی ہے شان علی پور
مکین علی پور فدائے مدینہ | مدینہ فدائے مکانِ علی پور
نبوت کے گلشن سے بو باس پاکر | پھلا پھولا ہے گلستانِ علی پور
علی پور میں دیکھی مدینے کی رونق | مدینے میں پایا نشانِ علی پور

دعا ہے شب و روز طالب کی یارب
رہے تا ابد خاندانِ علی پور

Marfat.com

(در شان)

اعلیحضرت امیر ملتؒ

ملحدوں کو آپ ہی نے دیں پہ مائل کردیا منکرانِ حق کو جا کر حق کا قائل کردیا

جاہلوں سے مولویوں کا لیا حضرت نے کام ناقصوں کو اک نظر میں پیر کامل کردیا

کیا کرامت ہے جناح بے خبر از دین کو عاشقِ قرآن بنا کر حق سے واصل کردیا

عاشقِ سنت نے ہے سنت کو گویا زندہ کیا اک جہاں کو سنتِ نبویؐ کا عامل کردیا

کثرتِ ذکرِ خدا میں وہ کیا پیدا کمال غافلوں کو بھی ہے ذکرِ حق میں شامل کردیا

بانئ اسلام کے وارث تیری تبلیغ نے دین سے ناواقفوں کو دیں کا حامل کردیا

سید حجاج عالم منبع جود و کرم زمرۂ حجاج میں صدہا کو شامل کردیا

حافظ و حاجی محدث عاشقِ حضرت رسول آلِ امنی کو بھی ہے اپنے مماثل کردیا

از دعا طالب لیغفر لک ربّ الکریم

غضنفر نیکیم خدا نے تجھ پہ نازل کردیا

۱۳۰۷ھ

Marfat.com

فراقِ پیر

حضور قبلہ عالم نے جب ۱۹۰۸ء میں اعلیٰحضرت سرکار امیر ملت رضی اللہ عنہ کے دست شفقت پر بیعت کی۔ اس کے بعد اجازت لے کر واپس پلٹن میں پہنچ گئے۔ آپ ہر وقت اعلیٰ حضرت کے فراق میں بے چین رہتے اور نرقت میں اشعار لوک زبان رہتے جن میں چند ابیات درج ذیل ہیں جن سے پیر سے والہانہ محبت و عقیدت اور مرید صادق ہونا عیاں ہوتا ہے۔

آج اے شاہ جماعت تیرے قرباں آجا ہادیٔ راہ ہدیٰ حافظِ قرآں آجا
سیدِ قوم، دلوں کے میرے سلطان آجا والیٔ ملک تصوف شۂ مرداں آجا
انتظاری میں شب و روز ہے گزرے تیری مہماں آج مرے درد کے درماں آجا
دل مرا شوقِ زیارت سے ہے کہتا ارنی لَن ترانی نہ سنا واصل سبحاں آجا
زندگی کا تو بھروسہ نہیں کچھ بھی حضرت دل میں لے جاؤں نہ میں حسرت وارماں آجا
آ لگا کر مجھے سینے سے منور کر دے دل میں حسرت ہے یہی اور یہ ارماں آجا
ہوں سیاہ کار میں بے مثل مجسم تو نور دن چڑھے رات کہاں، مہرِ درخشاں آجا
نہ غلاموں سے تیرے اور نہ درویشوں سے خاکپائے ہمہ تو جان کے جاناں آجا
گو نہیں شرفِ قدم بوسی ہی حاصل مجھ کو پر تصور سے ہی دل صورت نگراں آجا
ماہ و انجم ہیں تیرے نورِ ضیا سے روشن اس طرف بھی ہو نظر نیرِ تاباں آجا
ہیں نہ شاعر نہ سخن فہم نہ لائق حضرت ہوں مگر طالبِ عاجز تیرے قرباں آجا

Marfat.com

۲

اے جذبۂ الفت مجھے تاثیر دکھا دے
طالب وہ بن آئیں میری تاخیر بنا دے

اے علم تصور میری کرآن کے یاری
دلبر کی پیاری مجھے تصویر دکھا دے

مرتا ہے تیرے ہجر میں اک طالب بیکس
اے بادِ صبا جا انہیں تنفر بر سنا دے

محشر میں کرے حشر نہ بر پا تیرا بسمل
پہنا کے وصال اپنے کی زنجیر دبا دے

لکھا ہے مقدر میں شب و روز کا جلنا
اللہ میری بگڑی ہوئی تقدیر بنا دے

اے شاہ حسینان جہاں شاہ جماعتؒ
میری بھی وصال اپنے سے تو تیر بڑھا دے

جاتا نہیں دم کیلئے دل سے غم دوری
ہر دم کی حضوری میں میرے پیر بٹھا دے

بے تاب ہے شوق زیارت میں شب و روز
آنکھوں میں سما جا غم دلگیر بھلا دے

اک آگ لگی دل میں میرے سوز ہجر کی
شربت ہے معیت کا جو اکسیر پلا دے

سلطان دلوں کے مرے سرتاج مشائخ
آ دل میں مرے مادہ تذکیر دبا دے

دے آب توجہ اسے پیدا کر اسم ذات
شاہا وہ جلالی مجھے تصویر دکھا دے

شاہوں سے گداؤں کا کیا دعوئے الفت
اے طالبِ گستاخ یہ تحریر مٹا دے

صدا آخرت۔ عافیت صدا ذکر اللہ

Marfat.com

حضرت امیر ملت رضؓ محدث علی پوری

پیر وہ پنجاب کے دنیا میں جن کی دھاک تھی ۔۔۔ خدمتِ اسلام جنکی ہر ہوس سے پاک تھی
سامنے جھکتا عدو بھی وہ بلند اخلاق تھا ۔۔۔ قوم کی خدمت کا جذبہ شہرۂ آفاق تھا
حضرتِ شاہ جماعت مقتدائے اولیاء ۔۔۔ میر ملت قطب عالم کاملوں کے پیشوا
آج وہ حق کے پیارے چھوڑ کر دارِ فنا ۔۔۔ ہو گئے حکمِ خدا سے راہی ملکِ بقا
ہے اگرچہ یاں سے جانا ایک دن ہر ایک نے ۔۔۔ ایک وہ بھی ہیں جنہیں آئیں ملک بھی دیکھنے
ہر طرف بس انکے ہی داد و دہش کی دھوم ہے ۔۔۔ ہر کسی کو ان کا یہ دستِ کرم معلوم ہے
انکی اس جود و کرم کے ہیں عرب زندہ گواہ ۔۔۔ کہہ رہے ہیں شرق میں اپنے وہ تھے پشت و پناہ
فیض علم دین میں وہ آپ کو درجے ملے ۔۔۔ ہیں وظیفہ خوار کتنے دینی مکتب آپ کے
فیض روحانی کے تھے وہ ایک بحرِ بیکراں ۔۔۔ کس کو دکھلائیں وہ شے جسکا نہ ظاہر ہو نشاں
شمس عرفانِ ہدایت نور برساتا رہا ۔۔۔ شپرہ چشموں نے پایا کچھ نہ حسرت کے سوا
تھام کر دامن ترا مسٹر جناح پاک باز ۔۔۔ قائد اعظم بنا یوں ہو گیا وہ سرفراز
کفر کے فتوے دیئے سب نے۔ کہا تو نے ولی ۔۔۔ مرحبا دکھلا دیا تو نے اسے کر کے ولی
آپ نے تسبیح و قرآں و مصلےٰ کیا دیا ۔۔۔ دولتِ دیں کر عطا اس کو اسے اپنا لیا
وہ مدد کی لیگ کی پنجاب میں تم نے شہا ۔۔۔ قوم کا ہر مرد و زن خورد و کلاں ہے جانتا
ہو گیا ممکن دعا تیری سے نا ممکن جو تھا ۔۔۔ یعنی پاکستان دنیا میں ہویدا ہو گیا!
کام جو تھا انبیا کا کر کے وہ دکھلا دیا ۔۔۔ کون مانع ہے کہوں گر آپ تھے بس کالانبیا

Marfat.com

آپ کے جانے کا باعث ہے یہی شاید ہوا
آپ سے جو کام لینا تھا وہ حق نے لے لیا

آپ کے دم سے تھی باغِ دین و ملت میں بہار
مذہب حقہ کا چرچا رہتا تھا لیل و نہار

ماہر علم لدنی واقفِ اسرار حق
چل بسے جنت میں آپ اب کون دیگا اسکا سبق

جستجو کی میں نے طالبؔ کہ لکھوں فرقت کا سال
من غفر (۱۳۷۰ھ) میں ہے ہاتف نے کہا سال وصال

طالبؔ غمگین نہ کر غم داغ فرقت کا ذرا
دیکھتے رہنا مجھے تو ساتھ اپنے پائے گا

Marfat.com

یادگارِ غمِ جانم

(بیادِ گار سرکار علی پوری)

ایں چہ وائے عظیم فغاں اندر فغاں — مرد و زن پیر و جواں نوحہ کناں
ہر طرف زاری ہست شور ہا و ہُو — جمع انداز ہر طرف بس مردماں
پیرِ ما شاہِ علی پور سیداں — رفت سوئے خالقِ کون و مکاں
ما ظواہر را جہاں تاریک شُد — چشم بینا را عیاں است و عیاں
کس نہ گوئید شیخ مارا مُردہ — منتقل شد زیں جہاں سوئے جناں
بود فانی تا بدنیا زندہ بود — زندۂ جاوید شد چوں رفت زاں
لایموتُوْنَ بگوئند اولیاء — موت ایشاں نیست جز نقل مکاں
چوں بجست از رسجن دنیا کاملے — قوّت روحش فزوں شد بیگماں
روح را گوئید بقا است و نشاں — کم نہ گردد فیضِ روحِ کاملاں!
بس چرا من گریہ و نالہ کنم — کانبیا فرمودہ شد در حق شاں
برسرِ ما تا قیامت سایۂ اش — چشم خور دیدہ نباشد ہم چناں
من چہ گویم وصف آں شمس الہدیٰ — روز و شب در ذکر آں در فکر آں
کم کسے مثلش بزادہ مادرے — آں امام وقت و قیوّم زماں
دینِ ملت را صحیح بد خادمے — اے ز انوارت منوّر شد جہاں
تا دمِ آخر رہ حق می نمود — اے امیرِ ملّتِ ما چہ شد آں
اے ز تو تجدید شد اسلام را — عاقبت نیک و در جنّت مکاں
گشت محرومم از دعاات ملت لت
در جہاں بودی فقیر و ہم امیر

Marfat.com

بر مزارت رحمتِ حق تا ابد رحمتت بوداست بر ما بے کساں
قبر پاکت روضۂ جنت بباد بود درگاہت پناہِ عاجزاں
ما خوشیم از تو خدا خوش از تو باد بندگان حق ترا بُد بندگان
اہل بیت را عطا صبر جمیل دست در دامان شان وابستگان
بہر تاریخ وصالش جستمے ہاتفے گفتہ بگوشم۔ خضر شاں ۱۳۷۱ھ
سال قمری ہم بگوئیم در حروف تا بماند یادگارم در جہاں
سیزدہ صد ہم بر آں ہفتاد سال بست وہفت از ماہ ذیقعدہ بداں
اولیاء اللہ بدنیا بے شمار غوثے و قطبے بوَد یک ہر زماں
ایں چنیں شخصے کہ باشد کا نبیا بعد صدہا سال آید در جہاں
از تو پاکستان آمد در وجود قائد اعظم را ایں شد عزوشاں
بر ہدایات تو ایں کردہ عمل روز و شب کردی دعا ہا بہر آں

اے مرادر دو جہاں پشت و پناہ
یاد داری طالبت را آں زماں

Marfat.com

فراقِ پیر

(ملک الاولیاء امیر ملتؒ)

کون پوچھے گا مجھے وہ پوچھنے والے گئے
وہ غریبوں بے کسوں کے دل کے رکھوالے گئے

آپ کے دم سے تھا قائم طالبؔ خستہ کا دم
آپ کیا آقا گئے دم کا دلاسا لے گئے

مشفق و غم خوار تھے۔ آرامِ جانِ زار تھے
خوش رہیں یا ربّ وہاں وہ ساتھ کیا کیا لے گئے

رونا آتا ہے۔ مگر روتا نہیں اس واسطے
آپ غم کھائیں گے گر غم دل میں میرا لے گئے

حضرت اعلیٰ کو فردوس بریں ہوگا نصیب
شوق سے ہیں سوئے حق وہ حق کے متوالے گئے

طالبؔ خستہ جگر کو دیکھ کر درد آشنا
دردِ فرقت دے گئے آرامِ جاں کا لے گئے

قصیدہ

(بعنوانِ شجرہ شریف)

یہ قصیدہ حضور قبلہ عالمؒ نے جب آپ ملک مصر میں بحیثیت اسسٹنٹ سرجن تھے اپنے پیر و مرشد قبلہ و کعبہ امیر ملت سرکار علی پوریؒ کے فراق میں نومبر ۱۹۱۸ء میں لکھا تھا۔

لکھوں کیا کہ مجھ میں طاقت نہیں ہے — فصاحت نہیں ہے بلاغت نہیں ہے
حماقت ہے یہ اپنی جرأت نہیں ہے — کہ اشعار لکھنے کی عادت نہیں ہے

زبان ترجمان دل زار شد
قلم بہر ارقام تیار شد

تیرا مدح گو ہر اک انسان ہے — محبت تیری سب کا ایمان ہے
حبیبؐ خدا کا دل و جان ہے — محب اور محبوبِ رحمان ہے

تجھے دیکھنے سے گناہ دور ہوں
سیاہ دل تیرے دم سے پُر نور ہوں

خدا نے تجھے وہ مرتبہ دیا — کہ قائل ہے ہر کس تیری شان کا
کئے ہر ولی کو جو فردا عطا — وہ اوصاف تجھ میں کئے ایک جا

یہ حق ہے تو ہے مظہرِ مصطفےٰؐ
تجھے دیکھ حضرت کا عرفان ہوا

مشائخ تو دیکھے ستے بے شمار — بڑے مرتبے والے اللہ کے یار
محمدؐ پہ عاشق خدا پہ نثار — ولی غوث اور قطب سے تاجدار

خدا نے تجھے برگزیدہ کیا
تو شاہ جماعت ہے حزب خدا

تو سب کام چھوڑ اور شجرہ سنا　　کہ موجس میں مذکور سب شاد کا
اٹھیں ہاتھ سُن کر کے بہرِ دعا　　اجابت پہنے گوہرِ مدعا

کریں مشکل آسان حاجت روا
ز فیضِ مشائخ بلطفِ خدا

فقیرِ محمدؐ نے کی یہ عطا　　کہ نورِ محمدؐ سے حصہ دیا
دیا فیض اللہ کا دریا بہا　　مریضوں کے حق میں تو عیسیٰؑ بنا

دکھایا جمالِ خدا آپ کو
کیا اشرفِ اولیاءؒ آپ کو

زبیرؒ شہِ دیں نے کر کے بلند　　بنایا تجھے ثانی نقشبند!
گناہوں سے معصوم اور بے گزند　　مجدد کیا اور عالم پسند

بنایا بقاباللہؒ اس شان سے
دیا حصہ امکنگیؒ عرفاں سے

کیا تجھ کو درویش اور پارسا　　محمدؐ کا دے کر کے حلم و حیاء
تصرف دیا ناصر دیں کا　　یہ سب فیض تھا خواجہ یعقوبؒ کا

Marfat.com

بخاریؒ کی روشن ضمیری ملی
فقیرانِ دنیا پہ مری ملی

سماسی نے تجھ کو کیا حق نما علیؒ نے عزیز خلائق کیا!
بنا کر کے محمودؒ اوصاف کا رلوگر سے پایہ عارفؒ ملا
مکمل کیا عبدؒ خالق تجھے!
دیئے خوبی و حسنِ یوسفؒ تجھے

توجہ علیؒ نے کی اس شان سے ملی قطبیت قطبِ خرقان سے
عروج و سیر شاہ مستانؒ سے فقیری ملی جعفریؒ شان سے
بنا کر تجھے قاسمؒ عرفان کا
دیا مرتبہ شاہ سلمانؒ کا

سخا علم اور فہم تجھ کو ملے غنا و حیاء کے ذخائر ملے
رہا عدل و انصاف گھر میں تیرے صداقت و ایثار صدیقؓ سے
محمدؐ نے شاہ جماعت کیا!
کہ امت کو جا کر مری راہ دکھا

خدا اور محمدؐ نے بتلا دیا جماعت علی پیر ہے خلق کا
سراسر نثار در شہِ باصفا سنو عرض میری ذرا دل لگا
طبیب طبیبانِ عالم ہے تو
شفا ہے مرضہائے عصیاں ہے تو

بڑا طالب بے نوا دور ہے تپ ہجر سے سخت رنجور ہے

Marfat.com

تیرا ذکر اور تیرا مذکور ہے — شب و روز یہ اس کا دستور ہے

مگر نفس و شیطاں ہیں تاک میں
نہ ڈالیں کہیں فعل ناپاک میں

تصور جسے اصفیاء کہتے ہیں — علاجِ دلِ مبتلا کہتے ہیں!
کیا اس نے یوسفؑ بجا کہتے ہیں — تپِ ہجر کی ہے دوا کہتے ہیں

کرم سے مرے شامل حال کر
میرے نفس سرکش کو پامال کر

گوارا نہیں ہے یہ دوری مجھے — بلالو! بلالو! ضروری مجھے
تیری چاہیئے بس حضوری مجھے — تصوّر سے تیرے صبوری مجھے

خدارا حجابِ من و تو اٹھا
اٹھے مرحلہ قرب اور بُعد کا

شب و روز طالبؔ کی ہے یہ دعا — ہمیشہ رہے مجھ پہ سایہ تیرا
تو حامی مرا اور میں تم پر فدا — رہے رسم قائم بفضلِ خدا

میں آتا رہوں اور تو ملتا رہے
یہی دور تا حشر چلتا رہے۔

Marfat.com

رہبر کے در پر حاضری

میں حاضر ہوا پیر و مرشد کے در پر جو اقطاب عالم کے تھے اعلیٰ افسر
غلام ان کے ہیں متبع پیغمبر خلیفے ہیں ان کے زمانہ کے رہبر
مریدانِ حضرت کا میں خاک پا ہوں
میں اولادِ حضرت کے زیر لوا ہوں
اک ادنیٰ تریں میں غلام آپ کا ہوں مسلماں کو دیتا پیام آپ کا ہوں
میں تھا بے بضاعت نہ تھا اس کے لائق نہ خواہش تھی دل میں نہ تھا اس کا شائق
مجھے حکم تھا کام یہ کرنا ہوگا
مرا حکم ہے اس سے نہ پھرنا ہوگا
دیا حکم حضرت نے میں مانتا ہوں سوا اس کے کچھ بھی نہ میں جانتا ہوں
دعاؤں کی حضرت کا محتاج ہوں میں بغیر ان کے کس کام کا آج ہوں میں
خصوصی توجہ سے حضرت نوازو ہے طالب تمہارا ہی بندہ نوازو
تھی اکتیس تاریخ ماہ دسمبر
تھا انیس سو اور چھپن کا آخر

Marfat.com

دُعا

مزار اُن کا روضۂ جنت بنے

الٰہی دعا ہے یہی آپ سے

محرّم میں طالب ہوئے جاں بحق

شہادت کا درجہ خدا ان کو دے

(آمین)

Marfat.com

رباعیات

تاریخ وفات حسرت آیات عالیجناب صاحبزادہ حاجی پیر سیدؒ
خادم حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور

مری آنکھیں خونبار ہیں کیا ہوا
جگر خون ہو کر مرا بہہ گیا
نہیں چین طالبؔ میسر مجھے
سکون قلب کا میرے جاتا رہا

دریغا مرے حامی و غمگسار
خدا ترس سیدؒ غریبوں کے یار
قضا لے گئی ان کو طالبؔ کہاں
ہوئے بے کسی میں اجل کا شکار

کہاں کچا کھوہ اور علی پور کہاں
کچل ڈالا گاڑی نے حضرت کو داں
شہادت ہوئی طالبؔ ان کو نصیب
ہوئے حق سے واصل وہ حق کے نشان

علی پور کا اور اک ہوا گل چراغ
ابھی تازہ تھا پیر ملتؒ کا داغ
ہے محشر بپا آج طالبؔ یہاں
خزاں دیدہ ہے میرے آقا کا باغ

Marfat.com

وہ مخدوم ہو کر بھی خادم رہے
غلام ان کی خدمت سے نادم رہے
انہیں ربِ برحق نے طالب کیا
وہ مخلوق حق کے جو خادم رہے

میرے قبلہ و کعبہ خادم حسین
کہاں ہیں کہاں ہیں میرے دل کا چین
شہید ہو کے طالب وہ جنت گئے
مری تارے گنتے گزرتی ہے رین

اٹھایا جو دکھ درد وقت وفات
تحمل کے قابل نہیں واردات
فقط دل کا بہلاوا طالب ہے یہ
شہیدوں کی سی پا گئے وہ حیات

غم و ہم میں بیتے ہماری بسر
خوشی اور شادی میں بھی راہبر
وہ غم خواری طالب تھی یہ دلبری
وہ تھے خدمت خلق میں خوب تر

وہ مشفق تھے محسن تھے آرام دل
جدائی سے ان کی ہوں بس مضمحل
ارم ان کو طالب کو صبر جمیل
ہے دکھ سے سرشتہ مری آب و گل

صداقت تھی چہرے سے ان کے عیاں
وہ زندہ دلی کے تھے ظاہر نشاں
لکھا غم سے طالب نے سال وصال
ہوئے آپ دنیا سے اک دم نہاں
۱۳۷۱ھ

Marfat.com

انتقال پُرملال اعلیحضرت پیر سیّد مہر علیشاہ صاحب چشتی قادری گولڑوی قدس سرّہ مؤرخہ ۱۱ مئی ۱۹۳۷ء

از چہ تاریک است در چشم جہاں   وز چہ می خیزد ز قلبم ایں فغاں
از چہ شد خونبار چشم دوستاں   وز چہ شد ماتم کدہ ہندوستاں
از چہ در دستم بلرزد خامہ   وز بیانش در دہن سوزد زباں
چیست ایں شورے کہ در عالم فتاد   در نواحِ گولڑا آہ و فغاں
سیّدِ ما حضرتِ مہرؒ علی   آفتابِ معرفت قطبِ زماں
مظہرِ فیضِ عظیمِ مصطفےٰؐ   سیّد السادات بس عالی نشاں
پیشوائے اصفیاء و اتقیا   ناقصاں را پیرِ شمسِ کاملاں
مہرِ چرخِ زہد و ورع و اتقا   در علومِ شرع بحرِ بے کراں
دورِ گیتی چوں مثالش کم بزاد   چشم مہر و ماہ ندیدہ ہم چناں
از قدم بوسیش محرومم بساخت   رفت از دارِ محن سوئے جناں
حیف و واویلا دریغا حسرتا   شد جُدا از ما پناہِ بیکساں
دیدنش کفّارہ عصیانِ ما   بود مردِ حق پرست و حق نشاں
موتِ عالِم موتِ عالَم گفتہ اند   بود در علم و عمل جانِ جہاں
بہرِ تاریخِ وصالش ایں بگفت   طالب از کنجاہ با درد و فغاں
روز سہ شنبہ صفر بست و نہم   قبلۂ عالم چو شد جنت رواں
از صدِ بستم برفتہ سی و ہفت   یازدہ از مئی بحق واصلاں
مرحبا گفت رضواں مرحبا   مقدمش را ایستادہ حوریاں

Marfat.com

زانکہ سوئے حق روی اے حق نما　　لب کشائی چوں بحق دوستاں
یا دم آری از کرم بس عاصیم　　زانکہ لُطفِ بیشتر بر عاصیاں
ہمتِ مردِ خدا گردد فزوں　　چُوں شوند از سجن بیرون مومناں

رحمت حق بر مزارت تا ابد
قبر تو در وسطِ گلزار جناں

Marfat.com

ریاء

ہے یہ فرمانِ خدائے ذوالجلال
یاد رکھ اِس کو تو اے نیکو خصال

چاہتا ہے جو کہ اللہ سے ملے
وہ عمل صالح سدا کرتا رہے

اور عبادت خالصاً للہ کرے
کہ شریک اِس میں کسی کو نہ کرے

شرک ہے دو قسم کا اے میری جاں
شرکِ اکبر، شرکِ اصغر، سن بیاں

شرکِ اکبر یعنے کہ شرکِ جلی
شرکِ اصغر یعنے کہ شرکِ خفی

شرکِ اکبر اور جلی تو ہے عیاں
غیر اللہ کو الٰہ کرنا گماں

شرکِ اصغر جو خفی ہے اور نہاں
وہ عبادت میں ریا کا ہے نشاں

گر رضائے حق کی خاطر ہے عمل
وہ پُراز اخلاص ہے اور بے خلل

قربِ حق کا یہ ذریعہ خاص ہے
کہ عمل تیرا پُراز اخلاص ہے

گر دکھاوا ہے یہ دنیا کے لئے
نہ رضائے حق تعالےٰ کے لئے

یہ ریا ہی کی صحیح تصویر ہے
شرک ہی اِس خواب کی تعبیر ہے

رکھ سدا اعمال پر اپنے نظر
اور حدیث اِنَّمَا الاَعمَال پر

جیسی نیّت ہو ملے ویسی مراد
نیّتیں اعمال کی اصل و نہاد

یہ نبیِّ حق نے ہے فرما دیا
جن کا فرمانا ہے فرمانِ خدا

Marfat.com

وہ عمل ہوتا نہیں ہرگز قبول
ذرّہ بھر بھی ہو ریا جس میں شمول

شرک بھی تھوڑی ریا ہے اے پسر
یہ ہی ہیں فرما گئے خیر البشرؐ

یہ کہا شدادؓ ابن اوس نے
دیکھا میں نے کہ نبیؐ تھے رو رہے

عرض کی میں نے کہ اے پیارے رسولؐ
آپؐ کیوں روتے ہیں یوں ہو کر ملول

سن کے فرمایا نہ ایسا ہو کبھی
شرک میں ہو مبتلا امّت میری

اور فرمایا نہیں ہے یہ تو ڈر
کہ وہ پوجے گی بت اور شمس و قمر

خوف ہے دل میں مرے اس بات کا
کہ عبادت میں کرے گی وہ ریا

شیخ سعدیؒ نے گلستاں میں لکھا
غور کر اس میں کہ ہو تیرا بھلا

کنجی دوزخ کی ہے وہ تیری نماز
سامنے لوگوں کے جو کی ہے دراز

طالبِ مسکین کو تو رب بچا!
اس ریا و سمعہ سے اے کبریا

(امین)

Marfat.com

قلبِ مومن

کہاں نہیں تجھے ڈھونڈھا کہاں نہیں دیکھا
نہ دَیر میں نہ حرم میں تجھے کہیں دیکھا
سُنا ہے رہتا ہے تو قلبِ عبدِ مومن میں
ہے جس نے دیکھا تجھے بے شبہ وہیں دیکھا

کہا نبیؐ نے کہ حق نے یہی ہے فرمایا!
میں آسمان و زمیں میں نہیں سما سکتا
مگر سماتا ہوں قلبِ عبدِ مومن میں
جسے تلاش ہو اگر، وہیں ہے پا سکتا

وہ دِل نہیں جہاں شیطان کا ٹھکانا ہے
ہے دِل وہی جہاں رحمان کارفرما ہے
گنہگاروں کا دل ہے کہ دیو خانہ ہے
خدا کے یاروں کا دل نور کا خزانہ ہے

ہے دل وہ دریا کہ بے حد ہے جس کی پہنائی
عمیق تر ہے سمندر سے اِس کی اتھاہ گہرائی
یہ دل ہے جس میں ہیں ہژدہ ہزار عالم گم
خدائی شیشہ میں گویا کہ ہے اتر آئی!

Marfat.com

وہ دِل تو سِل ہے کہ جس میں نہیں ہے ہمدردی
وہ دل ہی دِل ہے کہ جس دل میں ہے جوانمردی
جو دِل کہ رحم سے خالی ہے دِل ہے ظالم کا !
دِل کریم ہے جس میں ہے گرمی نہ سردی !

جو ذکر اللہ سے ہو مطمئن وہی دِل ہے !
قساوت اس میں ہے گر دل نہیں ہے وہ سِل ہے
نہیں ہے ذکر سے غافل سدا ہی ذاکر ہے
کہا خدا نے کہ مومن ہی کا تو وہ دِل ہے !

الٰہی طالبِ مسکین کو بھی وہ دِل دے
کہ باغ باغ ہوں دِل دیکھ کے عنادل کے !
نہ کوئی آرزو رہے اِس میں ہوائے دُنیا کی
نہ جو کسی سے لگے جز تیرے وہی دل دے !

Marfat.com

کان سُننے کو ہیں ملے ہم کو
تا سنیں یار کے تکلّم کو
حق سے گر یہ نفور ہوں طالبؔ
بند ہوں، جائیں پھر جہنّم کو

دیکھنے کو ہیں گو ملی آنکھیں
حق کو دیکھیں تو ہیں بھلی آنکھیں
گر ہوں باطل پہ یہ لگی طالبؔ
کچھ نہ دیکھیں ہوں گو کھلی آنکھیں

چشم و گوش اور قلب نعمت ہیں
بحرِ عرفانِ حق کی رحمت ہیں!
راہِ حق چھوڑ دیں اگر طالبؔ
پھر تو یہ بدترین لعنت ہیں

دل کے اندھے رہے جو دنیا میں
آنکھ کھولی نہ راہِ مولےٰ میں
یومِ محشر کو دیکھنا طالبؔ!
کور ہو کر پھرتے ہوں گے عقبیٰ میں!

Marfat.com

قلب عرفان کا ترانہ ہے
ذکر سے دل کا دوستانہ ہے
ذکرِ حق چھوڑ دے اگر طالبؔ!
پھر یہی قلب دیو خانہ ہے!

پیر بسطام سے گیا پوچھا!
راہِ حق میں یقین ہے کیا کیا
ہے طالبؔ کا قلب خاشع ہو
گوش شنوا ہو، دیدہ بینا ہو

چاہتا گر ہے منصبِ لافانی!
صاحبِ عقل کی ہے نادانی
مردِ عاقل ہے مردِ آخر بیں!
عقل طالبؔ ہے اس کی لاثانی

دوستی کیا ہے ایسے ناداں سے
جس نے منہ پھیرا ذکرِ رحماں سے!
یارِ شیطان اس کا ہے طالبؔ!
یہ ہی ثابت ہے صاف قرآن سے

سوؤ، کم سونا ہی عبادت ہے
کھاؤ، کم کھانا ہی صحت ہے
صبر کنجی ہے امن و راحت کی
اور کم بولنا ہی حکمت ہے

رباعیات عشق

ہے منزل عشق کی مشکل سے مشکل
نہیں ملتا ہے اِس دریا کا ساحل
اگر چاہے کہ ہو آسان یہ راہ
رفاقت کر کسی عاشق کی حاصل

اگر درکار ہے سوزِ محبّت
ضروری ہے محبّوں کی معیّت!
رہے پروانہ کا طالب جو ہم دم
تو اِک دِن آگ میں ہو اِس کی میّت

سب عشقوں سے بلند عشقِ الٰہی
کہ عشق غیرِ حق ہے روسیاہی
فنا اِس سے بقا اِس سے میسر
فنا کے بعد ہو وصل الٰہی

مجازی عشق ہی گرچہ برا ہے
کبھی اچھا بھی ہے جبکہ کھرا ہے
نہ طالب عشق سے اعراض کرنا
مجازی سے حقیقی بھی ہوا ہے

بجے اس عشق نے مجنوں بنایا
محبت ہائے دنیا سے پھرایا
مٹا کر نقش کثرت لوحِ دل سے
اسے لیلائے وحدت سے ملایا

رضائے حق کوئی چاہے تو آئے
وہ حق کے عشق میں خود کو جلائے
رضائے حق اسے ہو گی میسر
محبت محبوب کی یکساں ہو رہے

اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہ کیا سنایا
درِ محبوب کا رستہ دکھایا
محبت غیر کی دل سے نکالی
بحمد اللہ ہمیں مومن بنایا

ذکر کرتے ہیں ذاکرانِ حق
محو اس میں ہیں عاشقانِ حق
غیر حق سے جو چاہے دور رہے
بیٹھے وہ نزد دوستانِ حق

حق پرستی بہت ہی مشکل ہے
مل گیا آج حق سے باطل ہے
حق پرستی وہی ہے کر سکتا
حق شناسی جسے کہ حاصل ہے

Marfat.com

حق شناسی نہیں ہے کچھ آسان
جان سکتا نہیں اسے نادان
حق شناس ہو نہیں کبھی سکتا
حق شناسوں سے جو رہے انجان

کوئی دم یاد سے نہ خالی ہو
دل میں تیرا ہی ذکر عالی ہو
آتا جاتا سدا رہے تیرا
تم ہی اس دل میں رہنے والی ہو

حق پرستی تجھے ہے گر درکار
دیکھنا چاہے حق کا گر دربار
حق شناسوں سے ربط پیدا کر
ان کا دربار ہے حق کا دربار

دل گزرگاہ بنا رہے تیری
چاہ اس میں سدا رہے تیری
غیر کا دخل پھر نہ ہو اس میں
گھر رہے میں صدا رہے تیری

اللہ اللہ ہی دل رہے کرتا
اور تیرا ہی دم رہے بھرتا
غیر کے در پہ نہ کبھی جائے
تیرا ہی اے خدا رہے منگتا

Marfat.com

رباعیات

کثرت میں ہیں جو دیکھتے وحدت کا نشان کچھ
وحدت میں بھی وہ رکھتے ہیں کثرت کا گمان کچھ
وحدت ہی ہے کثرت نہ یہ کثرت ہی ہے وحدت
کھو بیٹھے ہیں توحید کی دولت کا نشان کچھ

سورج بھی عیاں اور تارے بھی عیاں ہیں
اک وقت میں اک دوسرے سے سارے نہاں ہیں
سورج نہ ہو گم تاروں میں تارے نہ ہوں سورج
سورج کی ضیا میں وہ نگاہوں سے نہاں ہیں

یہ جذبۂ الفت ہے کہ ہے "لا" کی یہ تلوار
کر دیتی فنا سب کو ہے پیشِ رُخِ دلدار
طالب یہ تقاضا ہے محبت میں فنا کا
آنکھوں کو کرے غیر سے بند حُسن رُخِ یار

Marfat.com

موجود نہیں غیر الٰہ تو ہے یہ پھر کیا
کہتا ہے خدا لَآ اِلٰہَ کلمہ نفی کا
ہستی ہی تو ہے وہمی ہو یا کہ حقیقی
ہو سکتی بہر حال نہیں عین الٰہ کا

احکامِ خدا ہی کا رکھا نام شریعت
ہر فرد پہ ہے فرض کرے اس کی اطاعت
مسلم ہو، ولی ہو، کہ وہ ہو غوث زمانہ
باہر ہے شریعت سے طریقت نہ حقیقت

رباعیات ذکر

غفلت میں نہ گزار تو اب سانس ایک بھی
شاید یہی ہو سانس تیرا سانس آخری
طالبؔ جو یادِ حق میں گزرتا ہے ایک سانس
بہتر ہزار سانس سے ہے سانس ایک ہی

غفلت کیا ہے اللہ اکبر کو بھولنا
یعنی کہ اپنے خالق داور کو بھولنا
طالبؔ مٹا دے قلب سے نقش سوائے حق
آساں نہیں ہے دل سے تو دلبر کو بھولنا

غفلت سے ہے رونق دنیا بنی ہوئی
یعنی ہے اس سے ہستی دنیا بنی ہوئی
اے طالبِ خدا تجھے لازم ہے اس سے ترک
حق سے ہے دور جھوٹ کی دنیا بنی ہوئی

گر مسلمان ہے تو کر ذکرِ دوام
مؤمنوں پہ فرض ہے یہ لاکلام
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّکَ اِس کی دلیل
ذکر سے اعراض ہے کافر کا کام

Marfat.com

ذکر سے ہی ہو حضورِ حق دوام
یہ حضورِ قلب ہے اے نیک نام
ہو نہیں سکتی کبھی کامل نماز
ذکرِ حق جب تک کرے نہ تو مدام

ہے نشان ایمان کا حُبِّ کمال
ہے اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہ اِس پہ دال
اور محبت کا نشان ذکرِ کثیر
غفلتِ یکدم ہے ایمان کا زوال

ذکر کر جب تک بدن میں جان ہے
دِل کی پاکی کا یہی سامان ہے
اِس کی برکت سے تبتّل^ص۱ ہو نصیب
ذکر کیا ہے دولتِ عرفان ہے

خود خدا کرتا ہے ذکرِ ذاکراں!
جس طرح کرتے ہیں ذاکر اے جوان
ذاکرانِ حق کا ہے یہ مرتبہ
فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ سے ہے عیاں

ص۱ خلاصی

طالبِ مولا ہو اور ذاکر نہ ہو
محفلِ جاناں ہو، یہ حاضر نہ ہو
حیف! اِس دانش پہ ہو طالب کو ناز
وہ بُلاتے اور یہ شاکر نہ ہو

ہے وہ ذاکر جو کبھی شاغل نہ ہو؟
ذکر کے حلقوں میں بھی شامل نہ ہو؟
اے خدا طالب کو وہ دل دے کہ جو
ذکر سے تیرے کبھی غافل نہ ہو

ذکر اللہ

جتنے فرض تے نفل تے سنتاں ہور عبادت بھائی
یاد اللہ دی خاطر آئے اس وچ شک نہ کائی
اَقِمِ الصلوٰۃَ لِذِکْرِیْ دسیا راز انوکھا
سب عبادتاں نالوں درجہ ذکر اللہ دا چوکھا
ذاکر کدی نہ بھلن رب نوں سدا حضوری رہندے
بیع تجارت ہور مشاغل اوہناں نوں کی کہندے
کر کر ذکر ہمیشہ ذاکر رب نوں راضی کردے
اوہدی خاطر ہی اوہ زندہ اوہدی خاطر مردے
واہ گزران اوہناں دی طالب جیہڑے عاشق رب دے
ذاکر دنیا دے وچ رہ کے ذکروں مول نہ ہٹدے
غافل مردہ اتے ذاکر زندہ آپ نبیؐ فرمایا
کافراں نوں رب مردے کہیا وچ قرآن دے آیا
ذکروں غافل مول نہ ہونا۔ نہ رب نوں بھل جاناں
صفت ایہ کافراں بدکاراں دی لکھی وچ قرآناں
خاتمہ نال ایمان جے چاہیں ذکر اللہ نت کرناں
اس دے سکھنے خاطر چاہیئے مرشد کامل پھڑناں

Marfat.com

تنگ گزراں رہے نت اس دی جو ذکروں منہ پھیرے
حشر دہاڑے اندھا ہوسی وچہ جہنم ڈیرے
اندھا کرکے حشر دہاڑے اس نوں رب اٹھائے
تاں اوہ نعمتاں ربدیاں داکجھ دیدار نہ پائے
اوہ پچھسی ہیں یارب دنیا وچ ساں اکھیاں والا
ایتھے انہاں کی کیتا مینوں ایہہ کی پیا کشالا
رب کہسی توحکم اساڈے دنیا وچہ بھلائے
ایسے طرح خدا نے ایتھے تدھ ولوں چت چائے
ذکر الہٰی داکی رتبہ ہر ہر ذکروں اعلے
وَلَذِکرُ اللّٰہِ اَکبَرُ کہیا آپے حق تعالے
وچہ حدیثاں ذکر اللہ دی عجب فضیلت آئی
ذاکراں نوں سب عابداں اُتّے دِتّی نبیؐ وڈیائی

وَاذکُر رَبَّکَ فِی نَفسِکَ رب سچے فرمایا
یعنی چاہیئے ذکر اللہ دا دل دے وچ سمایا
دم دم دے وچہ یاد کریں۔ دم خالی مول نہ جائے
جو دم غافل سو دم کافر ہادی ایہہ فرمائے
اپنے بھلنے والیاں نوں رب خود فاسق فرمایا
اُولٰئِکَ ھُمُ الفَاسِقُونَ حق وچ اوہناں دے آیا

Marfat.com

پارہ چودھواں وییہہ رکوعہ کھول کے ویکھیں بھائی

اولٰئِکَ ھُمُ الغافِلُون اے کافراں دے حق آئی

غفلت دی ضد ذکر ہے آئی ذاکر ربدے عاشق

جو نہ عاشق اوہ نہ ذاکر غافل ہوئے فاسق

یادالٰہی وچہ جو لذت اوہ غافل کی جانن

الابذِکرِ اللّٰہِ نوں پڑھ کے ذاکراں دے دل چانن

جنگل وچہ کسے مجنوں ڈٹھا بیٹھا حال پریشاں

ریت دی تختی قلم انگل دی لکھدا اے کجھ ناواں

پچھیا اس نے۔ دیوانے کی لکھ لکھ حرف بنائیں

کسدا ناواں لکھ لکھ سوہناں آپے صدقے جائیں

مجنوں کہیا اسم مبارک لیلےٰ دا ہر واری

لکھ لکھ دیاں تسلّی دل نوں دیتے شکل پیاری

صِفت محبّاں۔ محبوباں نوں کرنا یاد ہمیشہ،

چلدے پھردے اٹھدے بہندے نت اونہاندا پیشہ

مومن عاشق ربدے ہوندے دلوں بھلانوں بردے

چھڈ کے دنیا مافیما نوں اوسیدا دم بھردے

جسنوں یاد ہمیشہ کریئے اوہ بھی یادا ے کردا

فاذکرُونی اَذکُرکُم وچہ ایہہ اشارہ مردا

Marfat.com

لازم تے ملزوم نے دونویں ذکر محبت یار را
ذکر دل بڑھے محبّت تے محبتوں ذکر پیارا
اوہ دم جیہڑا ربدے ذکر دل غفلت وچہ سدہائے
شائد اوہ دم آخری ہووے واپس پرت نہ آئے
ذکر اکثیراً رب فرمایا۔ تھوڑا کرن منافق
باہجوں ذکر نہ چین اونہانوں جیہڑے ربدے عاشق
وَاذکُرِ اسمَ رَبّکَ وتبتّل فرمایا
غیر اللہ نوں بھل جانے دا واہ واہ راہ وکھایا
اصل توحید نہ حاصل ہوندی باہجوں ذکر کثیرا
غیر اللہ مٹ جائے دل تھیں کر کر ذکر فقیرا
صوفی صافی صاف کریندے دل نوں نال صفائی
نقش دوئی دے سب مٹاندے رہندی اک اکائی
اک اللہ۔اک اللہ کہنے والی سب خدائی
اک اللہ نوں ویکھن والا دِرلا دِسدا بھائی
طالبؔ یاد الٰہی جیڈی نعمت ہور نہ کائی
یاد الٰہی دے وچہ رہنا ہر دم میرے بھائی

Marfat.com

طالبان مولا

(متعلقہ ذکر)

آج دیوانے بھی ہوشیار نظر آتے ہیں
منزلِ جذبہ سے وہ پار نظر آتے ہیں

یہ ہی دیوانے تو ہوشیار۔ بیکارِ خود ہیں
گرچہ مجذوب ہیں۔ ہوشیار نظر آتے ہیں

ابتدا میں ہے دیوانگی لازم ان کو!
عشقِ مولا میں وہ سرشار نظر آتے ہیں

کثرتِ ذکر سے حاصل ہو فنائے قلبی
ذاکر اس حال میں میخوار نظر آتے ہیں

جب فنا فی اللہ سے آگے ہیں گزرتے سالک
اور بقا باللہ کے آثار نظر آتے ہیں

تاجِ شاہی سے سرفراز کئے جاتے ہیں
نظمِ عالم سے خبردار نظر آتے ہیں

اہلِ دنیا ہی کچھ ان کا گلا کرتے ھیں
سچ ہے عیار دل کو عیار نظر آتے ہیں

یادِ حق سے جو سدا رہتے ہیں غافل طالبؔ
گرچہ زندہ ہیں یہ مردار نظر آتے ہیں

Marfat.com

ذکر اللہ

لَا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ

اِقا الصلوٰۃ ہلا کے دسیا ذکر نمازوں وکھرا

قلب جنھاں دے ذکروں جاری خاص خدا دے بندے

بیع تجارت ہور مشاغل وچہ بھی ذاکر رہندے

وَاذکر اسم ربہ فصلےٰ ذکروں بعد نمازاں

کر کر ذکر حضوری ہوون پہنچن نال نیازاں

اوہ نماز نہ کامل جس وچہ قلب نہ حاضر ہووے

دوام حضور نہ حاصل جد تک قلب نہ ذاکر ہووے

تاہیں ذکروں بعد فصلیٰ رب سچے فرمایا

وچہ حضوری اوہ ہی پہنچے جو قلب سلیم لے آیا

مَنْ رَبکَ قبر پیاں نوں پُچھن آن فرشتے

Marfat.com

مَن رَّبُّكَ قبر پیاں نوں پچھن آن فرستے

رَبِّی اللّٰہ سُن مومن تھیں خوش خوش جان فرشتے

مرن ویلے تے وچ قبر دے یاد اللّٰہ تد رہسی

قلب تیرا جے وچ دنیا نت اللّٰہ اللّٰہ کہسی

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا

ہر دم اللّٰہ اللّٰہ بولے تیرا قلب رنگیلا

یاد الٰہی کس نوں کہندے نال خدا نت رہنا

نفس مطیع ہو جاوے پورا منے رب دا کہنا

شیطان جنہاں تے غالب ہویا اوہ بھلے ذکر اللّٰہ دا

اُولٰٓئِکَ حزب الشیطان یعنی اوہ شیطانی ٹولہ

نال اونہاں دے نہ مل بہنا مت غفلت وچ آو

ذاکراں دے نال رل مل رہنا حزب اللّٰہ بن جاو

اوہ شیطانی ٹولے والے سدا نے وچ خسارے

ذکر اللّٰہ دا کرنے والے پا گئے درجے بھارے

Marfat.com

وَلَاتَکُونُوْا کالذینَ نَسُوااللّٰہ فرمایا

اونہاں وانگ تُساں نہ ہونا جنھاں رب بھُلایا

فَاَنسٰھُم اَنفُسہم فرما کے دھمکایا

رب انہاں نوں جیھبی بھل پائی اپنا آپ ونجایا

سُدھ بُدھ رہی نہ اونہاں کوئی نیک اعمال کرندی

دنیا پچھے پھرن اَنھے ہوئے فرصت نہ مَرن دی

لا تلھکم اموالکم واولادکم عن ذکراللّٰہ

مال اولاد نہ ذکروں روکے چھڈ اینہاں دا پلّہ

وَاذکراللّٰہ کثیرًا آیا وچہ جمعہ دی سورت

یعنی بعد نماز جمعہ دے ذکر دی کرنا کثرت

بیڑا پار تساڈا لگے ذکر کثیرا کرنا

ایس دریائے وحدت اندر بن تارو رس ترنا

جس دے نال محبت ہُبتی اونہوں بہتا یاد کری دا

کر کر یاد ہمیشہ اس نوں دل نوں شاد کری دا

Marfat.com

کدی نہ بھُلن سجن پیارے نت چت اونہاں ول رہندا
ذکر اونہاں دا چین دلیدا پھر چپ کیویں دل رہندا

مذمّت دنیا

زہر قاتل ہے یہ دنیا اے پسر
گر بقا چاہے تو اس سے کر حذر
کچھ نہیں ہے دنیائے دوں کا مال
اپنے دل سے اس کی الفت کو نکال
ہے یہ دنیا رہزنِ راہِ خدا
اپنے کو اس مردار سے تو کر جدا
اے پسر دنیا سے کچھ حاصل نہیں
دور جو اس سے نہ ہو عاقل نہیں
حسنِ دنیا پہ نہ ہرگز دل لگا
آنکھ اس کے دیکھنے کو کر نہ وا
ظاہر اس کی گرمی خوش آئے نظر
ہے مگر باطن میں وہ نار سقر
مبتلائے حرصِ دنیا بندہ ہے
اپنے مولا سے مگر شرمندہ ہے
دینداروں کو ہے دنیا مثل مار
گرچہ ظاہر رکھتی ہے زینت ہزار
تخم اس کا دل میں بوئے گا اگر
پائے گا پھر حشر میں نار سقر
دنیوی کاموں میں نہ کر دل کو بند
جلد ہو آزاد اس سے ہوشمند

پوچھا دنیا سے ہوئے رخصت وہ کیا
دی طلاقیں یا تجھے بیوہ کیا

بولی ماراہیں نے سب کو بے قصور
باہزاراں سحر یا صد مکر و زور

ہے عجب ان احمقوں سے پھر کہا
چاہتے ہیں پھر بھی تجھ کو برملا

تیری رغبت رکھتے ہیں یہ ہر کہیں
اور کچھ عبرت پکڑتے ہی نہیں

دل نہ دنیا سے لگا اے باصفا
یہ نہیں رکھتی ہے کچھ بوئے وفا

ساتھ تیرے ہے نہیں اس کو قرار
مثل سایہ تجھ سے کرتی ہے فرار

گرچہ سایہ ساکن آتا ہے نظر
رہتا حرکت میں ہمیشہ ہے مگر

بھاگتی ہے چھوڑ کر تجھ کو یہ نار
اور جہالت سے ہے تو اس پہ نثار

تو سمجھتا ہے کہ میری یار ہے
اور وہ تجھ سے بہت بیزار ہے

ہے یہ قول رحمۃ للعالمین ؐ
کوئی دشمن دنیا سے بڑھ کر نہیں

جب سے پیدا کی ہے دنیائے امم
اس پہ ڈالی ہی نہیں نظرِ کرم

دیکھ کر اک مردہ بکری مصطفےٰ ؐ
بولے دیکھو حال اس مردار کا

اس جگہ کیسے پڑی یہ خوار ہے
کون لیتا ہے اسے ؟ مردار ہے

میں قسم کھاتا ہوں اس کی برملا
جس کے قبضہ میں ہے جانِ مصطفےٰ ؐ

کہ یہ دنیا نزدِ ربّ العالمین
بدتر اس بکری سے بھی ہے بالیقین

حق تعالےٰ جس کو رکھتا خوار ہے
حیف تو اس سے ہی کرتا پیار ہے

ہر بدی کی جڑ ہے دنیا کا پیار
پھوٹتی ہیں اس سے شاخیں بے شمار

مثل بخل و شہوت و حرص و ہوا
بغض و خشم و کینہ و ظلم و ریا

ترک دنیا نہ کرے گا اختیار
صاف دل ہوگا نہ تیرا زینہار

Marfat.com

غافل اس کے مکر سے زیر و زبر
عاقلوں کا جوتا اس کے منہ پر

جو ہوا دنیائے دوں پر مبتلا
سرنگوں وہ چاہ میں بے شک گرا

محنتِ دنیا کرے جان کو سقیم
ایسی علّت سے بچو تم اے حکیم

دنیائے دوں سے کیا جس نے حذر
حشر میں ہوگا وہ بے خوف و خطر

حبِّ دنیا دل میں نہ رکھ ہوشیار
جانتا ہے جب نہیں اسکو قرار

مثل حنظل ہے یہ دنیا اے دلید
ظاہر اس کا خوب ہے باطن پلید

رنگ و بو کرتا ہے ظاہر میں عیاں
ہے مگر زہر اس کے باطن میں نہاں

جلد کر دنیا سے لے خود کو بچا
اس کی خواہش میں نہ خاک اپنی اڑا

دیکھ نہ مکارہ کا روئے حسین
تاکہ ہوا اپنے خدا کے تو قریں

جانتا ہے جب نہیں اس کو بقا
بار دنیا کس لئے ہے کھینچتا

دل لگانا دنیا سے کب خوب ہے
نزد حق دنیا کہاں مرغوب ہے

موت کا قاصد جب آئے ناگہاں
پاؤں تیرے ہل سکیں نہ پھر وہاں

ترک کر دنیا کو اگر مرد ہے
اور طلاقیں تین دے گر فرد ہے

کیا ہے دنیا پیر زالِ بے وفا
سینکڑوں سے پیار اس کا جا بجا

جلوہ دکھلاتی ہے وہ اپنا جہاں
صبر دل سے کھوتے ہیں پیر و جواں

جب نیا شیدا لے جاتی ہے ساتھ
پردۂ ناموس پر رکھتی ہے ہاتھ

اس کی خونریزی پہ پھر باندھے کمر
پھر ہلاک اس کو ہے کرتی سر بسر

حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے کشف میں
دیکھی دنیا پیر زن کی شکل میں

پوچھا تیرے کتنے شوہر ہیں بتا
بولی گنتی سے ہیں باہر اے فتا

Marfat.com

جب اٹھے گا قبر سے روز جزا — جانب دوزخ تجھے بھیجے خدا
ترک کے قابل ہے دنیا اے اخی — دوستی ہے اس سے رکھتا دوزخی
چاہئے گر دین تجھے ۔ دنیا نہ چاہ — کس لئے ہے چھوڑتا تو سیدھی راہ
دل میں رکھتا رغبتِ دنیا ہے گر — چھوڑ دے دنیا کا رشتہ سربسر
دوستیٔ دین و حبِ زر و سیم — ایک دل میں جمع ہوں کب اے سلیم
کفر و ایماں کب اکھٹے ہو سکیں — نور و ظلمت ایک دل میں کب گھسیں
جمع ہوں دو ضد۔ یہ ہے بالکل محال — آگ اور پانی کا ہو کیسے وصال
رات جاتی ہے جو آئے آفتاب — رات آتی ہے تو یہ کرتا ہے خواب
اہل دنیا پر ہوئی عقبیٰ حرام — اہل عقبیٰ کے لئے دنیا حرام
دل تیرے پر زنگِ دنیا ہے اگر — روشنی دل میں کرے کیسے گزر
حبِ دنیا اے عزیز باصفا — کرتی ہے تاریک شیشہ قلب کا
پھیر کے منہ اپنا دنیا سے شتاب — اس کے مکر و جھوٹ سے کر اجتناب
طالب دنیا ہے بس مردِ شقی — منہ ادھر کرتا نہیں ہے متقی
سخت ہوگا دنیا داروں کا حساب — ان کو چھوڑے گا نہیں ہرگز عذاب
حب دنیا رکھتا ہے جو اے جواں — ہے غلام ابلیس کا وہ بے گماں
ہے متاع دنیا جبکہ بس قلیل — خواہش اس کی دل میں نہ رکھ اے خلیل
بو ہریرہؓ نے کہا۔ اک دن نبیؐ — کہتے تھے دیکھے گا دنیا اے اَخی
ہاتھ میرا پکڑ کر مخبرِ زماں — لے گئے سرگیں[۱] پر مجھ کو وہاں

---

۱ مُردار

جس جگہ ہڈیاں سروں کی تھیں پڑی ٹوٹی پھوٹی اور پلیدی سے بھری
بولے یہ سر بھی ہوا سے تھے بھرے اور تمہارے ہی سروں کی مثل تھے
آج ہیں بوسیدہ ہڈی کی مثال راکھ ہو کر جلد ہوں گے پائمال
یہ پلیدی دیکھتا ہے جو یہاں پُر تکلف تھا طعام مرداں
جو بصد کوشش کما کر لائے تھے اس طرح ہیں چھوڑ کر اب چل دیئے
ان کے گھوڑوں کی یہ دیکھو ہڈیاں جن پہ چڑھ کر پھرتے تھے گرد جہاں
یہ ہی ہے دنیا تمام اے باوقار جو کہ چاہے روئے اس پر زار زار
طلب دنیا جبکہ دین خواہی نہیں دل لگانا اس سے دینداری نہیں
فانی دنیا سے لگایا جس نے دل وہ جہنم میں گرا ہو مضمحل
آخرت پر جس نے کی دنیا نثار پاگیا وہ رحمت حق کا جوار
مرد ہے گر تو۔ تو دنیا چھوڑ دے اس سے پہلے کہ کنارہ وہ کرے
کس نے دیکھا استقامت کا کمال قصۂ دنیا ہے اک خواب وخیال
آج تک اس نے وفاداری نہ کی اور کسی بیکس کی غمخواری نہ کی
چل ذرا کر سوئے گورستاں گزر مقبروں پر چشم دل سے کر نظر
تاکہ دیکھے حال زار رفتگاں ان کے جسموں کا نہیں باقی نشاں
آج وہ اہل دول سب ہیں کہاں سیم وزر کے بدلے دیتے تھے وہ جان
کوششیں کیں بہر سیم وزر اجل اور درخت زندگی سے کھلائے پھل
موتیوں سے گھر کئے آراستہ نکمہ دنیا میں گھٹے وہ مثل مہ
دنیائے دوں کے غموں میں مر گئے بےکسانہ مقبروں میں جا پڑے

Marfat.com

خانماں ان کے ہوئے سارے خراب
منزل و آرامگاہ بے آب و تاب

دوستوں سے نہ کوئی ہمراہ ہوا
ہر کوئی تنہا سفر کرتا گیا

مال و زر نہ ساتھ کوئی لے سکا
اس کی حسرت میں ہی آخر مرگیا

آخرت میں سب پریشان ہوگئے
عاقبت کی راہ میں ہی کھوگئے

لے نصیحت چاہیئے صاحب نظر
خواب کے سرمہ سے آنکھیں صاف کر

موت تو ہردم ہے تیری گھات میں
فکر کر چلنے کا ان حالات میں

تونے جانا ہے سوئے ربّ العُلاَ
قبر ہی ہے مسکن و ماوئے تیرا

چھوڑ اب دنیا کو تو بہر خدا
کب تلک اے دل رہیگا یوں پھنسا

کر طریقہ اہل دل کا اختیار
اور کر بیہودہ پن سے سخت عار

عورت ہو فرزند یا ہو سیم و زر
یا کہ گھوڑا - شتر ہو یا گاؤ خر

قبلہ ہوں تیرا یہ سب گرائے فنا
نزدِ حق تیری نمازیں کب روا

نام کی طاعت ہے جو کرتا ہے تو
کر اطاعت یوں جو کر سکتا ہے تو

جیسا تم کو حکم فرماتا ہے رب
کہ تو خاشع اس میں ہو با صد ادب

خشع یہ ہے کہ تو جانے اے جواں
کیا بناتی اور کہتی ہے زباں

اور کہاں ہے تو کھڑا اے بے نیاز
کونسی خدمت کو پڑھتا ہے نماز

دل کسی شئے کی طرف مائل نہ ہو
اور خدا کے وصل کا سائل نہ ہو

ہاتھ پاؤں آنکھ کان اور کل بدن
سب ہوں زیر حکم ربّ ذُوالمنن

اس کو طاعت کہتے ہیں اہل نیاز
اور ہوتی ہے یہی اصل نماز

حال ہے یہ عام لوگوں کا دیا
اب سنو کچھ حالِ خاصانِ خدا

Marfat.com

کوئی شئے دیکھے گر حق کے سوا ۔۔۔ یا کسی کو چاہے تو مثلِ خدا

اور جو کچھ نفس و تن کی ہے خوشی ۔۔۔ طالب حق ہے وہ دنیا تیری

اس طرح فرما گئے ہیں مصطفےٰؐ ۔۔۔ جو ہوئے ہیں پیشوائے انبیاء

ہے نہیں راحت برائے مومناں ۔۔۔ جز لقائے حق تعالےٰ اے جواں

کوئی شئے ایسی نہیں ہے جو مجھے ۔۔۔ دنیا سے بڑھ کر برائی میں لگے

کہ خدا فرماتا ہے اے مصطفےٰؐ ۔۔۔ دوست رکھتا میں نہیں اس کو ذرا

حشر میں جب پاس میرے آئے گا ۔۔۔ میں نہ راضی ہوں گا کیا پھل پائے گا

ہے بزرگی کا اگر دعوےٰ تجھے ۔۔۔ کیوں تجھے جز ذکرِ حق راحت ملے

تجھ کو ہے گر دنیا ذرّہ بھر پسند ۔۔۔ سچ نہیں دعوئی تیرا اے ہوشمند

خاصوں کی دنیا کا ہے یہ ماجرا ۔۔۔ مائلِ طاعت سدا دل ہو تیرا

اور نماز و روزہ پر قائم رہے ۔۔۔ ذکرِ حق دل میں تیرے دائم رہے

اس لئے تاکہ خدائے ذوالجلال ۔۔۔ برکتیں بخشے تجھے بے قیل و قال

خانداں بھی میرا اور اہل و عیال ۔۔۔ خیر و برکت سے رہیں اے ذوالجلال

رنج نہ پہنچے میرے تن کو کوئی ۔۔۔ یہ ہے سب دنیائے خاصاں اے اخی

مخبرِ صادقؐ نے ہے ایسا کہا ۔۔۔ جس نے دنیا میں تجھے شاغل کیا

وہ تیری دنیا ہے نزدِ خدا ۔۔۔ قول حضرت پر نہ کر شک ذرا

جو کہ ہیں مردانِ ربِ ذوالجلال ۔۔۔ مثلِ مرداران کو دنیائے حلال

حال میں ان کے نہیں ہوتا اضطرار ۔۔۔ کچھ نہ دنیا سے کریں وہ اختیار

اس طرح دنیا سے وہ ڈرتا رہے ۔۔۔ شیر نر سے جس طرح کوئی ڈرے

Marfat.com

بولے دنیا اور بھی ہر ایک شئے
غیر ذکر حق سبھی ملعون ہے

اور ہے جو باعثِ ذکر خدا
ہے اسی کے ذکر سے اے باصفا

اصل دنیا کی ہے یہ اندر جہاں
کہ نہ عقبیٰ سے ہو کچھ قسمت وہاں

دل تیرا جس چیز میں قیدی ہوا
ہے یہی دنیا۔ کرے حق سے جدا

دل نیرا قیدی نہیں جس چیز کا
فکر کیا گرچہ رہے اس میں سدا

اس کی الفت جب نہیں دل میں تیرے
غیر ممکن ہے تجھے نقصان دے

خاک ہو وہ۔ یا کہ ہو وہ سیم وزر
سب ہی یکساں آئے گی تجھ کو نظر

جس سے دنیا میں نہ یادِ حق رہی
واسطے خاصوں کے ہے دنیا وہی

جس سے عقبیٰ میں ہو دیدارِ خدا
ہے وہی خاصوں کی دنیا بے گماں

دنیا سے گر دولتِ عقبیٰ ملے
وہ نہیں دنیا۔ کہ ہے حق کے لئے

گر کرے دنیا طلب اے بے نیاز
تاکہ ہو خلقِ خدا سے بے نیاز

بے شبہ چہرہ نیرا اے باصفا
چاند سا ہی چمکے گا روزِ جزا

ہاتھ میں تیرے نہیں گر کوئی شئے
دل میں تیرے وہ مگر موجود ہے

چاہتا ہے قبضہ میں لاؤں اُسے
ہے طلب اس کی بڑی دل میں تیرے

طالبِ دنیا ہے تو۔ کر لے یقین
ہاتھ میں تیرے اگرچہ کچھ نہیں

تلب میں جس کے نہیں یادِ خدا
ہے وہ دنیائے دُنی میں مبتلا

جو کہ نہ چاہے لقائے کبریا
دنیائے دوں میں ہے پھنسا ہوا

گر تجھے ہے حبِّ دنیا اے پسر
وہ تجھے لے جائے گی سوئے سقر

جو کہ دنیا میں سدا غافل رہا
وہ زیاں کار دیں میں ہو روزِ جزا

Marfat.com

خطرۂ حرص و ہوا سے الحذر
اور چل زہد و ورع کی راہ پر

دور ہو لہو و لعب سے اے جواں
ہے تفاخر اور تکاثر پر زیاں

زینتِ دنیا کو نہ کر تو پسند
تاکہ نہ مشکل پڑے اے ہوشمند

مرد کو زیب و تجمل اے فتا
ہاویہ[لہ] میں ڈالے گا روزِ جزا

دل میں تیرے ہیں کنیزیں اور غلام
ناز کب تک ؟ چھوڑ جاہ و احتشام

جو کہ ہوگا طالبِ جاہ و حشم
وہ نہ پائے گا سعادت لاجرم

طالبِ حرص و ہوا و جاہ و نام
راہِ حق میں ہے وہ کاذب لاکلام

دل سے اپنے فکرِ دنیا دور کر
چھوڑ دے اب تو خیالِ گاؤ خر

دنیوی احوال پہ نازاں نہ ہو
عاقبت کی فکر۔ ناداں نہ ہو

عاقبت محمود ہے گر چاہتا
دنیوی لذات سے خود کو بچا

اہلِ دنیا کے لئے دنیا کو چھوڑ
خالقِ دنیا کی جانب منہ کو موڑ

عیش و عشرت میں پڑا ہے جو بشر
ہے ہلاکت سے وہ اپنی بے خبر

جو کہ زاہد ہو کفالت سے ذرا
ہے وہ سب دنیا ہی۔ اے مردِ صفا

جس کو دیکھے حبِ دنیا ہے بڑی
بات اس کی دل میں نہ لانا کبھی

کیونکہ وہ سچا نہیں ہوتا کبھی
ڈھونڈتا پھرتا ہے۔ دنیائے دنی

جو سدا مکر و ریا پر ہو رہے
کبریا کے ساتھ نسبت کیا اُسے

پیروی اس کی نہ کر اے باعمل
دین میں تیرے نہ پڑ جائے خلل

دنیا میں دیوانۂ غفلت نہ ہو
زینتِ دنیا سے اپنے ہاتھ دھو

عمر حبِ دنیا میں کھوتا رہا
نہ کبھی تو راستی کی راہ چلا

لہ ،

Marfat.com

حرص دنیا کی بری اے یار ہے
مرد کو کرتی ذلیل و خوار ہے

اے پسر دل میں نہ رکھ تو حبِ مال
پھر ایمان تیرا نہ پائے زوال !

زادِ راہ تیار کر جو ہو سکے
اور غفلت میں نہ تو ہرگز رہے

دین ضائع کر نہ۔ دنیا کے لئے
دو قدم بھی حد سے باہر نہ رکھے

یہ ادب کی راہ ہے باہر نہ جا
لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْن حق نے کہا

رکھتا ہے جو میل دنیائے دنی
قلب اس کا پاتا ہے کب روشنی

کھول اے خواجہ۔ تو چشم انتباہ
حرص دنیا نہ کرے تجھ کو تباہ

مثل کرگس ہیں جہاں میں لالچی
خواہش ان کی ہے سدا مردار ہی

ایسا ہی مردِ حریص اے باصفا
رکھتا ہے مردار کی خواہش سدا

حرص کی چاہ میں گرے گا اے یزید
جب پکارے گا سقر ھَلْ مِنْ مزید

سیر تو ہرگز نہ ہوگا اے پسر
پائے جتنا ڈھونڈلے اس سے بیشتر

ڈالے گر سارا جہاں اندر شکم
پھر بھی کچھ ہوگی نہ اس کی بھوک کم

فسق ہو کر حرص سے زاید بڑھے
دور رکھتا ہے وہ راہ راست سے

نیم درویشی نہ کر اے جانِ من
بلکہ ڈر دنیا سے جو ہے پرفتن

پاس جو کچھ ہے ترے ہے مستعار
مرتے دم لیں گے وہ سب کرکے شمار

عاقبت کا فکر ہو جس شخص کو
مائل دنیا کب اس کا قلب ہو

حال دنیا کے بیاں میں اے پسر
ٹھیک ہیں فرما گئے خیر البشرؐ

بے ٹھکانوں کی جگہ دنیا ہی ہے
مال بے مالوں کا یہ دنیا ہی ہے

اس سے خوش ہوتا ہے جو بے عقل ہو
جمع کرتا ہے جو بے اصل ہو

Marfat.com

نعمتیں اس کی زوال آثار ہیں
ملک سب اس کی تہ ادبار ہیں

سب عمارات اسکی ہوں گی منہدم
اور سب اشجار اس کے منہشم

موت اس کے لوگوں کی جویاں ہے
اور خدا ان کی نگہبانی کرے

حیف تو غافل یہاں اس سے نہ ہوا
جان و دل کو اس کی الفت میں دیا

رنگ پر اس کے ہوا مفتون ہے
ہم وزن اس کے نہ جانے کوئی شے

دنیا کے بدلے. تباہ دین کو کیا
گوہر مقصود اپنا کھو دیا

دنیا کی خاطر خدا سے ہٹ گیا
شرم کچھ تجھ کو نہیں اے بے حیا

دیتا ہے فانی کو باقی کا تو مال
عقل والا ہے کہ جاہل باکمال

اپنا انصاف اپنے سے کر کے دکھا
ورنہ یہ کیا عقل ہے؟ یہ فہم کیا؟

دشمنان حق کی جو رکھتا ہے حُب
اس پہ حق کا ہوتا ہے نازل غضب

ہے یہ دنیا مثل مردار خوار
گرد اس کے کتے ہیں کتنے ہزار

ہر طرف سے اس کی کاٹیں بوٹیاں
اور حد سے ہمد گر عوعو کناں

ہے عجب تجھ سے! اسے کرتا ہے پیار
ترک کیوں کرتا نہیں اے ہوشیار

حبِ دنیا کافروں کا کام ہے
ترک دنیا قوتِ اسلام ہے

حبِ دنیا کا تو ہے دوزخ مال
ترکِ دنیا سے ملیں درجے کمال

حبِ دنیا اصلِ ہر جرم و خطا
ترکِ دنیا میں ہے مولا کی رضا

حبِ دنیا کا ہے پھل حرص و طمع
ترک دنیا سے ملے زہد و ورع

حبِ دنیا سے ہو دور آنکھوں کا نور
ترک دنیا سے بڑھے آنکھوں کا نور

حبِ دنیا کھینچتی ہے حق سے دور
ترکِ دنیا باعثِ قرب و حضور

Marfat.com

حبِّ دنیا صرصرِ باغِ یقین
ترکِ دنیا خوشبوئے گلزارِ دیں

حبِّ دنیا رہبرِ راہِ فساد
ترکِ دنیا ہادیٔ راہِ سداد

حبِّ دنیا کا ثمر ہر دم زیاں
ترکِ دنیا کا ہے ثمر جاوداں

حبِّ دنیا فقر کی جانب کشاں
ترکِ دنیا سے غنائے بیکراں

حبِّ دنیا میں ذلالت اور عتاب
ترکِ دنیا میں ہے عزت اور ثواب

دنیائے دوں کی مذمت جو لکھی
اہلِ باطن کے لئے ہے تھوڑی سی

خبثِ دنیا خارج از تحریر ہے
بلکہ باہر از حدِ تقریر ہے

سحر رکھتی ہے بہت یہ ساحرہ
سحر سے اس کے بچو۔ اے مردِ راہ

ظاہر اس کا تو نظر آتا ہے خوب
اور باطن میں ہیں اسکے صد عیوب

مردِ جاہل دیکھتا ہے جب سنگار
رنگ و بُو پر اس کی ہوتا ہے نثار

اس کی ظاہر پر نہ تو مغرور ہو
نقشِ حُبِّ اس کا تو لوحِ دل سے دھو

حُبِّ دنیا قلب کو تیرہ کرے
اور نورِ عقل کو خیرہ کرے

اصل شکلِ دنیا تو دیکھے اگر
پھر کبھی نہ اس طرف ڈالے نظر

دیکھنے میں خوشنما حنظل ہے اگر
ذائقہ اچھا نہیں اس کا مگر

لذتِ دنیا کا ثمرہ نیش ہے
صد ہزارت عاقبت درپیش ہے

وقت اپنی موت کا تو یاد کر
لذتِ دنیا سے دل آزاد کر

لذتیں دنیا کی جتنی ہیں یہاں
تلخیاں عقبیٰ میں اتنی ہیں وہاں

جس قدر ہوگا تعلق دنیوی
اتنا ہی ہوگا عذابِ جاں کنی

لذتِ دنیا جو پائے گا یہاں
رنج و رسوائی ملے اس کو وہاں

Marfat.com

کارِ دنیا کو نہیں ہے اختصار — ایک کے بُت خانے ہیں کتنے ہزار
کم کبھی ہوتے نہیں دنیا کے کام — بنتے ہیں اک سے ہزاروں صبح و شام
حضرتِ عیسیٰؑ نے فرمایا ہے یوں — جو کہ ہوگا طالبِ دنیائے دوں
ہوگا اِس کا حال اس پیاسے کا سا — جو کہ دریا سے ہے پانی پی رہا
مثلِ مستسقی ہے پیتا جس قدر — پیاس اس کی دم بدم ہو بیشتر
عاقبت انجام اس کا ہے ہلاک — سیر ہوگا ہی وہ جا کر زیرِ خاک
خوابِ غفلت سے کرو ہوش اے جواں — کہتا ہوں جو کچھ رکھو تم اس پہ کان
رستہ دنیا کا۔ بس تاریک ہے — الحذر! اِس سے بہت باریک ہے
ہے یہ دنیا راہ دیں کا اک مقام — قافلوں کا راستہ ہے لاکلام
مثلِ بازار اک پُر رونق مکاں — جس میں ہے سو طرح کا فتنہ نہاں
تاکہ اپنا زادِ راہ حاصل کرے — نہ کہ اپنے آپ کو غافل کرے
جو مسافر دل لگائے راہ پر — فائدہ اس کو نہیں کچھ جُز خطر
حق نے بھیجا دارِ فانی میں تجھے — تاکہ تو اپنا کمال حاصل کرے
چاہئے تجھ کو کہ اندر ملکِ خاک — دل نگاہ رکھے نہ ہو جائے ہلاک
قدسیوں میں خود کو تو داخل کرے — اور پھر حاصل غذائے دل کرے
ہے غذائے دل شناسائی رب — زہد و ورع و علم و اخلاق و ادب
قابو گر پائیں نہ تجھ پر مہلکات — ٹوٹ جائیں گے یہ بند ممکنات
دل عجائب پر نہ دنیا کے لگا — کارواں سے تاکہ نہ تو ہو جدا
تیری منزل دُور۔ رستہ بے نشاں — عمر تیری موت کی جانب رواں

Marfat.com

راہ میں پیچھے ہے اور سست اسعدؔ
دین سے غافل تو اور راہ پر خطر

خواب خرگوش لے جواں کب تک رہا
ہوش میں آ۔ دیکھ اپنا ماجرا

جائے غفلت ہے یہ دارِ فنا
ساز و سامان اپنا کر اے باصفا

زندگی فانی سے نہ تو دل لگا
فکر اپنی موت کا ہی کر سدا

قصۂ قارون نہیں تو جانتا
مال و زر سے یاں اسے کیا پھل ملا

جب کہ ہے ملکِ عدم تیرا مال
کس لیے حیران ہے، پھر یہ مال

نہ لگا دل اس جہاں میں لے عزیز
چاہتا ہے۔ گر تجھے آئے تمیز

جس کسی کے دل میں ہوگی حبِّ مال
پا سکے گا کب یہاں نورِ کمال

جس کسی کا دل ہوا دنیا سے سرد
اس جہاں میں ہے وہی بس اہلِ درد

دنیا میں ہو توشۂ عقبیٰ حصول
دُور ہو سستی و غفلت اور بھول

جب مکاں تیرا یہاں سے ہے جدا
محنتِ بیہودہ پھر کرتا ہے کیا

دنیائے دوں سے نہ منہ پھیرے گا گر
اہل دل کیسے بنے گا اے پسر

جان لے یہ دنیا ہے اک اژدہا
گر دا اس کے نہ پھر اے باصفا

جائے گر نزدیک اسکے تو تجھے
ایک ہی دم سے شکم میں کھینچ لے

کیا ہے دنیا؟ غیر حق سے دوستی
غفلت و حرص و ہوا کی ہمسری

دل پسند ہونا متاعِ دنیوی
دُور ہوتا ہے خیالِ اُخروی

دارِ دنیا محض ہے دارِ فنا
جس میں رہتے ہیں ہم اہلِ صفا

تیرا قبلہ ہوتی ہے وہ شئے ضرور
تو سدا جس کے لئے ہوتا صبور

کہتا اور سنتا ہے جو کچھ تو یہاں
یاد اس کی دل تیرے میں ہو نہاں

Marfat.com

چاہتا ہے گرچہ اس کو چھوڑ دے چھوڑنے کی تاب ہی کب ہے تجھے
چونکہ تیرا قلب ہے اس کا شکار اور تابع دل کے ہے سب کاروبار
جب کبھی ہوگا نمازوں میں کھڑا
دل ترا ہوگا خیالوں سے بھرا

Marfat.com

مذمتِ دنیا

رباعیات

دنیا ہے چند روزہ اس کو نہیں بقا
کل صبح قیامت کو تخیّل ہو خواب کا
طالبؔ بقا کا ہو۔ نہ تو فانی سے دل لگا
جس نے کی ہے یہ ترک وہ آرام پا گیا

خواہش ہے مال کی تو طلب حلال کر
عزت کی آرزو ہے تو کسب کمال کر
شوق لقائے حق تجھے طالبؔ ہے گر تو پھر
دنیا کو چھوڑ۔ خالقِ دنیا کا خیال کر

دنیا تلاش کرنا تلاشِ وبال ہے
عقبیٰ تلاش کرنا۔ تلاشِ کمال ہے
مکر و فریب دنیا میں طالبؔ ہے لازمی
عقبیٰ میں یار صدق اور رزق حلال ہے

Marfat.com

دنیا کیا ہے الفتِ اہل و عیال و مال
ایسی کہ اس سے بھول جائے یادِ ذوالجلال
طالبؔ اسے رسولؐ نے ملعون ہے کہا
بچتے رہو تم اس سے کہ ہے اسکا بُرا حال

دنیا ہے نام اہلِ ہوس کے جہاد کا
اور غافلوں کے فتنہ فساد و عناد کا
مردار ہے یہ چھوڑ دے کتوں کے واسطے
مسکن نہیں یہ طالبؔ لطف و داد کا

دار العمل ہے دنیا یہ دار الجزا نہیں
دار المحن ہے یہ کوئی دار البقا نہیں
طالبؔ جو بیج ڈالو گے کاٹو گے کل وہی
مشہور ہے یہ کرتی کسی سے وفا نہیں

غفلتوں سے ہے یہ بسی دنیا
یادِ حق سے ہے یہ تہی دنیا
غیرِ حق دل سے دے بھلا طالبؔ
باغِ جنت ہے پھر یہی دنیا

Marfat.com

لذتوں سے ہے جو بھری دنیا
چاہتا نفس ہے وہی دنیا
ساغرِ حُبِّ حق پیو طالبؔ
ہوگی محبُوبِ حق یہی دنیا

ہے یہ رنج دشمن کی جا دنیا
سجنؔ مومن ہے پڑھنا دنیا
ہر کوئی دُکھ میں ہے یہاں طالبؔ
چھوڑ دو ہے یہ بے وفا دنیا

ٹھہرنے کی نہیں ہے جا دنیا
جو بھی آئے ہے چھوڑتا دنیا
چین کس کو ملا یہاں طالبؔ
کس سے کرتی ہے یہ وفا دنیا
زندگی دیتی ہے لبا دنیا
موت سے ہوتی ہے فنا دنیا

لہ قید خانہ

Marfat.com

نہ حیات آئے نہ فنا طالبؔ
کون جانے ہے پھر ہے کیا دنیا

حُبِّ دنیا کا ہیں سبب لذّات
مانعِ یادِ حق ھیں یہ ہیہات
ترکِ دنیا ہو سہل تر طالبؔ
اکثروا ذکر ہازم اللّذات!

Marfat.com

رباعیات توبہ

بازآؤ گناہ کی راہوں سے
پاک ہو جاؤ گے گناہوں سے
تائب نوجوان کو ہے مولا
دیکھتا پیار کی نگاہوں سے

عفو ہوتا گناہ ہے توبہ سے
مٹتا داغ سیاہ ہے توبہ سے
توبہ کرنے میں جلدی کر طالبؔ
حق کی ملتی پناہ ہے توبہ سے

دل ہو نادم زباں پہ استغفار
اور ظاہر گناہ سے ہو بیزار
چشم گریاں ہو سینۂ بریاں
مغفرت کے یہی تو ہیں آثار

توبہ ایمان سے جو کرتا ہے
اور پھر راہِ حق پہ چلتا ہے
اس پہ رحمت خدا کی ہے طالبؔ
نیکیوں سے گناہ بدلتا ہے

کر لو طالبؔ گناہ سے توبہ
ایسی توبہ کہ توبہ سے توبہ
یہ تری توبہ عہد ہے حق سے
یاد ہر دم تجھے رہے توبہ

ایک طالبؔ ہزار ہیں مطلوب
نفس سرکش کو کیا نہیں مرغوب
ان سے توبہ محال ہے یارب
تو ہی جب تک نہ ہو مرا محبوب

توبہ شکنی شعار ہے اس کا
غیر حق سے پیار ہے اس کا
تو ہی دلدار ہو جو طالبؔ کا
پھر بھی تو بیڑا پار ہے اس کا

Marfat.com

توبہ

کر بُرے کاموں سے توبہ اے غلام — توبہ ہے اصل اصولِ ہر مقام

توبہ کا معنی کیا ہے ۔ اے فتیٰ — غیر سے منہ پھیرنا بہر خدا

حق نے توبہ کے لئے سب کو کہا — یاد اوّل مردِ تائب کو کیا

ہے یہ فرمانِ نبیؐ محترم — مغفرت پر ہے خداوند کرم

اس کی خاطر جو گناہ دن کو کرے — صدق سے جو رات کو توبہ کرے

اور جو راتوں میں کرتا ہے گناہ — صبح کو توبہ کرے وہ روسیاہ

دونوں کی ہوتی ہے توبہ مستجاب — جب تلک مغرب سے نکلے آفتاب

کھاتی ہے توبہ گناہ کو اس طرح — آگ ایندھن کو ہے کھاتی جس طرح

قولِ حضرتؐ ہے کہ توبہ روز روز — کرتا ستّر بار ہوں با درد و سوز

ایسا ہے تائب بُرے اعمال سے — گویا کہ اس کے نہ بد اعمال تھے

مرنے سے پہلے تو توبہ کرے — کرتا ہے مقبول حق اس سے ورے

نورِ توبہ سے چمکتا ہے جو دل[1] — حق سے ہوتا ہے گناہوں پر خجل

۱؎ صفا

اس میں ہے نورِ ہدیٰ جب دیکھتا — بے گناہ کو زہرِ قاتل جانتا
اس سے جب مسموم خود کو پاتا ہے — بے شبہ وہ اس سے گھبراتا ہے
ہوتی ہے ندامت اس کو لاجرم — اور ہلاکت سے ہے ڈرتا دمبدم
رات دن زہرِ گناہ سے ڈرتا ہے — اور مقئی[1] توبہ سے قے کرتا ہے
اشکِ حسرت اسکی آنکھوں سے گرے — جان اس کی نارِ غیرت سے جلے
ترک کر دے شہوت حرص و ہوا — پردۂ غفلت کو دل سے دے اٹھا
دور کر دے تن سے جامۂ جفا — لبسِ نزہ اپنا بنا فرش و فنا
نورِ عرفاں اصل ہے اس بیان کی — توبہ خالص اسی سے ہے ملی
رکھتا ہے محبوب جس کو وہ اللہ — جرم پر کرتا ہے اس کو انتباہ
توبہ تو واجب ہے تم پر ہر کہیں — کوئی بھی توبہ سے مستغنی نہیں
جرم سے جب رب کو رنجیدہ کرے — چاہیئے فوراً کہ وہ توبہ کرے
ہر گھڑی ہر وقت اے مردِ صفا — توبہ واجب ہر کسی پر ہے جدا
عام توبہ ہے گناہ سے بھاگنا — خاص توبہ نہ عبادت دیکھنا
عام کی توبہ گناہ کرنے سے ہے — خاص کی توبہ ریا کرنے سے ہے
عام توبہ ہے نہ کر فسق و فجور — خاص توبہ ہے نہ کر ترکِ حضور
عام کی توبہ نہ کر شرک و ریا — خاص کی توبہ ہے ترکِ ماسوا
ہر دم ادنیٰ کام سے توبہ کرو — تا مقامِ اعلیٰ پر توبہ سے چڑھو
دین کا ہوتا ہے کام اس سے تمام — توبہ تجھ کو چاہیئے ہر ہر مقام
ہوتا جس شئے میں تیرا نقصان ہے — توبہ کر اس سے گیا نادان ہے

---

[1] قے کرنے والا

دل تیرا ہے جبکہ دربان حواس ۔۔۔ توبہ ہر ہر عضو کی کا کر تو پاس
آنکھ کی توبہ ہے نہ دیکھے حرام ۔۔۔ کان کی توبہ۔ سُنے نہ بدکلام
قلب کی توبہ ہے بچنا حرص سے ۔۔۔ جان کی توبہ ہے بچنا نفس سے
ہے زباں کی توبہ نہ کہہ بدکلام ۔۔۔ پیٹ کی توبہ۔ نہ کھائے حرام
ہاتھ کی توبہ ہے رکھے ان کو صاف ۔۔۔ پاؤں کی توبہ ہے نہ جائے خلاف
ساتھ ہر ہر عضو کے تو نقل کر ۔۔۔ جانب حق جا، گناہ کو چھوڑ کر
توبہ کی ہیں تین شرطیں اے پسر ۔۔۔ یاد کرے ان کو۔ واقف ہے اگر
عذر کرنا ہے زبان سے جرم کا ۔۔۔ باز رہنا پھر جوارح سے سدا
دل پشیماں ہو۔ کئے جرم و خطا ۔۔۔ اور خوف حق سے پھر رونا سدا
جرم کرکے جس نے استغفار کی ۔۔۔ واسطے اس کے ہے کفارہ یہی
توبہ حق کو سب کی ہی مطلوب ہے ۔۔۔ پر جوانوں کی بہت مرغوب ہے
گر تو رکھتا ہے تمنائے فلاح ۔۔۔ توبہ کر ہر لحظہ اے اہل صلاح
توبہ کر اور پھر نہ کر جرم و خطا ۔۔۔ تائبوں کو دوست رکھتا ہے خدا
جرم پر اصرار ہے کار شقی ۔۔۔ باز رہنا اس سے کار متقی
جو کرے اصرار سے جرم و خطا ۔۔۔ آگ سے ہے خود کو کرتا آشنا
حق تعالےٰ نے لکھا اندر کتاب ۔۔۔ گر کبائر سے کرے تو اجتناب
تو میں اپنے فضل و لطفِ خاص سے ۔۔۔ بخش دوں گا سب۔ صغائر بھی تجھے
گرچہ تیرے جرم ہوں بے حد فضول ۔۔۔ توبہ تیری پھر بھی کرے حق قبول
بولے یاروں سے رسولؐ کردگار ۔۔۔ ہوں کسی کے جرم گرچہ بے شمار

Marfat.com

مغفرت وہ چاہے ہے استغفار سے
بخش دے گا حق اسے بس پیار سے

اپنے جرموں کو جو جانے سہل و خوار
عفو اسکو کب کرے گا کردگار

حیلہ ہے ہر شئے کی خاطر اے جواں
حیلہ جرموں کا بھی توبہ تو جان

بخشے توبہ سے خدا مغرور کو
گو غنا سے ہی نہ کیوں معذور ہو

ہر مرض کے واسطے ہے اک دوا
توبہ ہے داروئے عصیاں و خطا

کوئی چیز اتنی نہیں حق کو عزیز
نوجواں تائب سے بڑھ کر اے عزیز

جس قدر زائد کوئی حق سے ڈرے
جرم اصغر کو خیال اکبر کرے

یہ بھی ہے قولِ رسولؐ پر شکوہ
مومن اپنے جرم کو سمجھے ہے کوہ

دیکھتا ہے اپنے سر پر ہر زماں
کہ مرے منہ پر گرے گا ناگہاں

بولے پیغمبرؐ کہ قبل از نزع جاں
دوڑو توبہ کے لئے اے مرد ماں

اے مسلمانو۔ خدا سے تم ڈرو
پاک دل اپنے گناہوں سے کرو

نیک ہو جائیں سبھی افعالکم
بولا حق لَا تُبْطِلُوا اَعْمَالَکُمْ

دور کر دو۔ تم ہوائے مال و جاہ
کرتی ہے وہ قلب کو سخت و سیاہ

توبہ کر مال یتامے کھانے سے
ڈرتا ہے گر تو قیامت آنے سے

توبہ کی جب تو نے حاصل کر ثبات
اور خدا سے مانگتا رہ تو نجات

توبہ پر جو شخص ہو ثابت قدم
اس کے دل میں نور چمکے دمبدم

جس کا عصیاں سے ہے آلودہ قدم
دل میں لے جاتا ہے حسرت مرتے دم

مانگتا ہے۔ ایک دن اللہ سے
تاکہ توبہ سب گناہوں سے کرے

کہتا اسکو ہے بہت دن تھے تجھے
ہر خطا سے توبہ کرنے کے لئے

عمر کی ساعت تیری آخر ہوئی ۔
اب نہیں باقی رہا ہے دن کوئی

پھر کرے گا ایک ساعت ہی طلب
حکم ہوگا اب نہیں اے بے ادب

جبکہ ہوگا اس طرف سے ناامید
بے قراری پھر اسے ہوگی مزید

یونہی مرجائے گا وہ گر ہے شقی
خاسر و بدبخت ہوگا اس گھڑی

اور اگر ہوگی سعادت اس کے نام
تو رہے ایمان سلامت لاکلام

زہرِ قاتل ہیں یہ عصیاں چھوڑ دے
حیف اِدھر سے دل تیرا غافل رہے

شہد ہے یہ زہر آلودہ ! نہ کھا
موت اپنی کو نہ تو خود ہی بلا !

نفس کی خواہش سے جو کھاتے رہے
اب تدارک اس کا کرنا چاہیئے

توبہ کر کہتا ہے وہ ربِّ کریم
کہ ہے ان اللہ توّابُ الرّحیم

جانبِ حق پھیر اپنے قلب کو
جرم نامہ شرم کے پانی سے دھو

حیف شرم آتی نہیں حق سے تجھے
شرم آتی ہے تجھے اغیار سے

پاک ہو اور پاک کر سب جسم وجاں
پاک جا پر ہوتا ہے تجھ کو مکاں

پاک ہی پیدا کیا حق نے تجھے
روح اپنی پھونکی قالب میں تیرے

عمر دی تجھ کو امانت کے لئے
نہ کہ دی جرم وخیانت کے لئے

یہ امانت ہے اسے ہرگز نہ بھول
رکھ خیانت سے بچا کر اے فضول

چاہتا ہے گر مکانِ تائباں
ایک دم غافل نہ ہو اے مہرباں

اور جس سے نفس کو راحت ملے
دور ہو اس سے کہ نہ حسرت رہے

ہر نفس جس میں خدا نہ یاد ہو
توبہ کر اس سے نہ تو برباد ہو

جو کوئی حرص وہوا پر شاد ہے
اس کی توبہ ہے نہ کچھ فریاد ہے

نفسِ دُوں کے سر پہ رکھے پاؤں گر   جنت الفردوس ہو تیرا ہی گھر

اور اگر تو نفس کی جانب چلے   آتشِ دوزخ تیری راہ میں پڑے

گردِ حق پر تو چاہے آب و تاب   سب مباح اشیاء سے تو کر اجتناب

کھانے اور سونے کو تو محدود کر   بابِ غفلت اپنے پر مسدود کر

تائبِ صادق گزرتا ہے کہیں   فخر کرتی اس پر ہے وہ زمین

اور اگر وہ ہاتھ میں مٹی کو لے   حکم رب سے مٹی وہ سونا بنے

روضۂ جنت میں ہو اس کی قبر   چہرۂ تاباں اس کا ہو روزِ حشر

گوہرِ توبہ تو وہ گوہر نہیں   ہر کوئی حاصل کرے جو سر کہیں

دیتے ہیں اسکو جو لائقِ داد ہو   اور ساری دنیا سے آزاد ہو

نورِ توبہ جس جگہ تاباں رہے   کب وہاں ظلمت و عصیاں رہے

بس سعادت کو نہ دے تو ہاتھ سے   تاکہ نہ تو ہاتھ حسرت سے ملے

جو کہ پیدا ہوتا ہے اے نیک نام   حق اسے پہنچاتا ہے یہ ہی پیام

مرتے دم پھر کہتا ہے یہ ہی خدا   اس امانت کو کیا تو نے ادا

جرم پر اپنے سدا نادم رہے   تاکہ جنت کی طرف خوش خوش چلے

ہیں رسولِ کبریا فرما گئے   بعض بندے اپنے بد افعال سے

فضلِ حق سے داخلِ جنت وہ ہوں   مستحق کشف و کرامت کے وہ ہوں

پوچھا اسے یاروں نے پھر یہ سوال   کیسے یہ ممکن ہے اے عالی خصال

بولے جبکہ کچھ گناہ کرتا ہے وہ   دل میں نادم ہر گھڑی رہتا ہے وہ

اس گناہ کو یاد رکھتا ہے سدا   حتیٰ کہ پا لیتا ہے دار البقا

Marfat.com

قلب مومن کا ہے مثلِ آئینہ ۔۔۔ ڈالتا ہے اس میں ظلمت ہر گنہ

جب عبادت سے آتا ہے دل میں نور ۔۔۔ ظلمتِ عصیاں چلی جاتی ہیں دور

گر تو چاہے دیکھنا نورِ خدا ۔۔۔ شیشۂ دل پر نہ رکھ ظلمت ذرا

گر کرے تو ہر گھڑی کارِ گناہ ۔۔۔ جو ہر دل اس سے ہو تیرا سیاہ

پھر علاج اس کا بڑی مشکل پڑے ۔۔۔ کوشش بیہودہ لاحاصل رہے

شیشہ جو کھایا گیا. زنگار سے ۔۔۔ لے گیا سب نور وہ ایمان سے

توبہ کر سکتا نہیں یہ آدمی ۔۔۔ گر کرے کچھ فائدہ نہ ہو کبھی

جبکہ اس کی جز زباں توبہ نہیں ۔۔۔ اک گھڑی بھی اس کا دل آگہ نہیں

جو کہ گہنہ اپنے کو دیکھے صغیر ۔۔۔ وہ گناہ ہو جاتا ہے اس کا کبیر

وحشتِ عصیاں کو دل سے دور کر ۔۔۔ تاکہ پائے اُنسِ طاعت اے پسر

Marfat.com

توبۃ النصوح

کیا ہے توبہ نصوح اے اھلِ دین
اس طرح سب کہتے ہیں اھلِ یقین

کہ نصوحا نام تھا اک مرد کا
فسق و بدکاری میں وہ اک مرد تھا

دوستوں کو بھی مخالف کرلیا
مال ان کے مکر و فن سے کھا گیا

بن گیا یونہی خدا کا یار وہ
ہو گیا مشغول استغفار وُہ

ترک کر ڈالے سبھی جرم و خطا
روئے دل کو حق کی جانب کرلیا

پاس اس کے جس قدر بھی مال تھا
جن کا کھایا تھا انہیں کو دے دیا

دشمنوں کو جتنا اس سے ہو سکا
خوفِ حق سے خوب شاداں کر دیا

دشمنوں کے آگے سب زر رکھ دیا
اپنے کپڑے بھی کیے تن سے جُدا

کوئی مرد آیا کہا اے باتمیز
آپ سے لینی ہے میں نے کوئی چیز

اک فقط تہمند اس کے پاس تھا
کھول کر وہ بھی کمر سے دے دیا

آپ پانی کے گھڑے میں گُھس گیا
عہد توبہ کا خدا سے یُوں کیا

حق کا فرمانا ہے یوں توبہ کرو
دامنِ عصمت پہ یُوں قبضہ کرو

Marfat.com

ہے حدیثوں میں کہ خلّاقِ جہاں　　　اس سے ہو توبہ سے بڑھ کر شادماں

پُر خطر جنگل میں ہو کوئی جواں　　　خاک پر ایسے ہی سو جاتا ہو واں

ایک ہے اونٹ اور اسباب طعام　　　رکھتا جو کچھ ہے وہ ہے اس پر تمام

اونٹ گم جاتا ہے جب ہے جاگتا　　　اُٹھتا ہے کھوج میں ہے بھاگتا

خوف کرتا ہے کہ شدتِ پیاس سے　　　راہ میں دل خستگی سے وہ مرے

اپنی جاں سے تنگ آکر وہ جواں　　　جستجو میں اس کی پھرتا ہے وہاں

ہو کے مایوس اپنی جا پر آگیا　　　اور سر اپنی کلائی پر رکھا

تھا تھکا ماندہ اُسے نیند آگئی　　　نیند سے پھر آنکھ جب اس کی کُھلی

اونٹ کو دیکھا سلامت ہے وہیں　　　ہو گیا شاداں دل اندوہ گیں

چاہتا ہے شکر اب اس کا کرے　　　اور خوشی سے پھر خدا کو یوں کہے

تو خدا میرا ہے میں بندہ تیرا　　　اور جہاں میں تو ہی ہے مشکل کشا

یہ خوشی سے لڑکھڑاتی ہے زباں　　　کہتا ہے اے خالقِ کون و مکاں

میں خدا تیرا تو ہے بندہ مرا

اور جہاں میں میں ہی ہوں مشکل کُشا

Marfat.com

توبہ

اک جواں فرزندِ اسرائیل تھا
وہ گناہوں میں رہا بس کھیلتا

جرم دفتر میں تھے اس کے بیشمار
حرفِ عصیاں دل پہ اُس کے آشکار

چاہا کرتوتوں سے اپنے اب پھرے
زخمی دل پر مرہم توبہ رکھے

جانتا نہ تھا کہ وہ عصیاں میرے
بخشے جائیں گے یا نہ اب کیا کرے

ایک عابد تھا بڑا پرہیزگار
اس سے جا کے پوچھا اے عالی وقار

ایک کم ننوا قتل ہیں ناحق کئے
ہاتھ میرے خون سے اُنکے رنگے

شرم خالق سے اَب آتی ہے مجھے
توبہ ہے یا کہ نہیں میرے لئے

بولا عابد ہو کے ازبس پُرغضب
تیری توبہ ہی نہیں اے بے ادب

قتل اس کو بھی کیا تلوار سے
خون گرا کر اس کا سو پورے کئے

ایک عالم تھا بہت نیکوخصال
اس سے بھی جا کر کیا یہی سوال

بولا وہ توبہ تو ہے تیرے لئے
پر یہاں سے جانا بہتر ہے تجھے

تیری خاطر سے ہے یہ جائے فساد
جا فلاں جا پر تو اے نیکو نہاد

Marfat.com

اس جگہ ہی جاتے ہیں اہلِ صلاح — اس جگہ پر ہو تجھے حاصل فلاح

جب جواب اس کا بگوش دل سنا — آنسوؤں سے اپنا منہ دھونے لگا

راہ میں ہی موت اس کی آگئی — اک قدم آگے کی نہ طاقت رہی

اس طرف کی مَیل تھا دل میں لئے — تا کہ اس جا سے ذرا آگے گرے

کش مکش باہم مَلک کرنے لگے — کچھ الم کے اور کچھ رحمت کے تھے

جب نہ کوئی فیصلہ وہ کر سکے — ہر کوئی کہتا ہماری حد میں ہے

حق تعالےٰ نے کہا جاؤ وہاں — اور پیمایُش کرو سب درمیاں

گر وہاں سے ہیں قریں اہلِ صلاح — مستحق رحم ہے پائے فلاح

اور اگر نزدیک ہے اہلِ فساد — مستحق دکھ کا ہے تا ابدالآباد

ناپ کی جو فرشتوں نے جو جاکر — جانبِ صلحا وہ اک بالشت تھا

قدسیانی رحمتِ پروردگار — لے گئے جاں اس کی باعزّ و وقارؔ

Marfat.com

رباعیات توبه

کنم توبه از جرم و عصیان ماضی
نه بخشیدنی بد بفرمان قاضی
عزیزم غلام توام من الٰہی
طفیلش به کرمت بشو برا و راضی

نیاید نظر در جہاں ہیچ یارے
کہ دستم بگیرد کند ہیچ کارے
طفیل حبیبتؐ بفریاد من رس
پریشاں حالم و امید وارے

مرا دست و داماں آلِ رسولتؐ
نترضیٰ نگفتی مرا ہم سہولت
قبول ار کنی توبہ من به لطفت
امید است راضی شود ہم رسولتؐ

بے شرم سارم ز عصیاں کردہ !
ز بیم ز آتش بگشت است مردہ
ز لطفت حیاتِ دلم باز آید
کہ در زندگانت شوم من شمردہ

مرا نفس سرکش ز شیطاں بد تر
نکوئی نداند بدی او اظہر
پناہم بدہ زو رہائی بیابم
ندانم بجز تو کسے براد جابر

شب و روز من گزرد اندر خرابی
مدام است بد مست و بے شرابی
بجز تو ندارم پناہے خدایا
بدہ تا مرا در خرابی نیابی

محال است طالب کہ مقصود یابی
ز احکام مولیٰ اگر سر بتابی
قناعت براہش حصول بقایت
گریز از فنا گر بقا ہم بیابی

Marfat.com

طالب کی توبہ

میں عاصی ہوں بے حد گنہگار ہوں
مگر تیرا بندہ اے غفار ہوں
اگرچہ گناہ ہیں میرے بے شمار
تیرا بحرِ رحمت بھی ہے بے کنار
کئے جان کر بھول کر یا سکئے
پوشیدہ کئے کھول کر یا کئے
خطائیں تھیں یا سہو یا جرم تھے
میرے واسطے باعث شرم تھے
جو ہے یاد اور جو نہیں یاد ہے
ہر ایک جرم سے میری فریاد ہے
کئے آج تک میں نے جتنے گناہ
الٰہی میں ان سب سے ہوں عذر خواہ
میں باز آیا سب سے لی تیری پناہ
نہ پھر مجھ سے سرزد ہو یارب گناہ
خدایا طفیل محمد رسولؐ
کر اب اپنے طالب کی توبہ قبول

Marfat.com

تحریک پاکستان

Marfat.com

تحریک کشمیر ۱۹۳۱ء کے سلسلے میں ملتان سنٹرل جیل میں لکھے گئے

اشعار

وقت آگیا ہے تیرے جاگنے دا مُسلم اُٹھ ذرا ہوشیار ہو جا

تیرے ننگ ناموس نوں ہتھ پیا او بے خبر ہُن تے خبردار بن جا

عزت دین دے نال سی بنی تیری چھڈ دین نوں سخت ذلیل ہو یوں

عزت حکم جے فیر درکار تینوں وانگ پہلیاں دے دیندار بن جا

طلب دُنیا دی وچہ توں دین کھویا جہدے نال سی عزت وقار تیرا

غیرت دین دی شرط ایماندی اے مڑ کے دین دا خدمتگار بن جا

دنیا پاس جس دے اُس دا دین کھاوے سُکے بالن نوں جسطرح اگ ساڑے

حضرت عمرؓ دا قول ایہہ یاد کر کے دلوں اُنہاں دا تابعدار بن جا

دنیا وانگ مردار تے گاہک اُس دے وانگ کتیاں نبیؐ فرمایا اے

چھڈ ایس نوں طالبِ دین ہو جا نکل بھیڑیاں ھتیں نیکو کار بن جا

دُنیا آخرت دی کھیتی سمجھ لے توں جو کجھ بیجنا ایں سو ایہو وڈنا ایں

پھُل بوٹیاں دا سوہنا بیج گڈیں ایہو جنتی عجب گلزار بن جا

دُنیا کی اے اِس نوں بھُل جانا چھڈ باقی۔ تے فانی دے مگر پینا

فانی رہبری کرے جے طرف باقی بیشک فیر ایسا دُنیا دار بن جا

Marfat.com

ایتھے آیا سیں نفع کماونے نوں سودا گھاٹے دا مورکھا لا بیٹھوں
گئے وقت پچھتاوسیں ہتھ مل مل جھوٹ چھڈ تے سچ دا یار بن جا

اپناں دماں دا کجھ وساہ ناہیں دماں باہجھ تیری کسے چاہ ناہیں
کجھ کھٹ لے ضائع گوا ناہیں زیاں کار نہ سرِ بازار بن جا

جنہاں کیتیاں نیک کمایاں نے اوہناں جنتاں خوب سوہایاں نے
دیندے گئے اوہ تینوں دُہایاں نے تو عمل وی دے گل دا ہار بن جا

رہیوں عمر ساری اندر بیکاری ستوں کی گویا ہوئی موت طاری
پہتے منزلیں صبح دے ٹرے ہوئے اُٹھ دوڑ تے میر سوار بن جا

کم کرن والے کامیاب ہو گئے تے بے عمل ناکام خوار ہوئے
جمود موت تے حرکت حیات تیری آ جا عمل دا علمبردار بن جا

دشمن اللہ رسولؐ دا کوئی ہووے تیرے دین ایمان دا ہے دشمن
اوہدے دشمناں دا توں بھی ہو دشمن اوہدے دوستاں دا دستدار بن جا

دشمن سجن دا سجن نہیں بن سکدا سجن دشمن دا دشمن ضرور ہوندا
پیت سجن دیناں جے پالنی آ اوہدے دشمناں تھیں آزار بن جا

اک کھڈ تھیں ڈنگ دو بار کھاوے مومن نہیں اوہ کہیا حبیب رب دے
عاقل سوجھ بات نوں سمجھ جاوے میری جاں کجھ تے سمجھدار بن جا

حکم رب دے تھیں جو نہ سر پھیرے اوہدے حکم تھیں کوئی سر پھیر دا نہ
تینوں طلب جے عزت حکومتاں دی مُسلم تابع پروردگار بن جا

اوہو رب رسول قرآن اوہو، اوہو مدد فرشتیاں دی فوج ہوسی

مسلم بدل چولا غیر مسلماں دا مڑ کے خالد تے ابن جرار بن جا

قصہ یاد کر مومناں گزریاں دا اسوہ انہاں دا مشعلِ راہ کر لے

شرق غرب شمال جنوب اندر خشک کھیتیاں ابر بہار بن جا

جاء الحق و ذھق الباطل اتے کر کھاں فیر یقین کامل

ڈر باطل دا دل تھیں دور ہوسی فقط حق دا عاشق زار بن جا

کتھے نور ایمان دا گیا تیرا ظلمت کفر دی ویکھ گھبراونا ایں

آدے نور تے ظلمت کافور ہوندی اوبے نور مڑ کے نور دار بن جا

کی زندگی یاد کر نبیؐ جی دی راہ حق وچہ دکھ نہیں پائے کیہڑے

طالب حق دا ہو کے رہے جیہڑا اوہدے وانگ توں بھی حقدار بن جا

Marfat.com

مسلمان اور آزادی

غلامی غیر کی طاعت ۔ اطاعت حق کی آزادی

غلامی میں تباہی اور آزادی میں آبادی
مسلمان ہوا میرِ قوم اور آئین خدا نہ ہوا
تو اس آزادی میں بھی دین وایماں کی ہے بربادی
مسلمانوں کو لازم ہے مسلماں بن کے دکھلائیں
قوانینِ الٰہی کو وہ پھر اِک بار اپنائیں
خدا کو چھوڑ کر غیرِ خدا کی گر اطاعت ہے!
تو یہ بھی شرک ہے اِس ناقصِ ایماں سے بچ جائیں

اخوّت

حقیقی ہے خوشی مل بیٹھنے میں ۔۔۔ بڑائی کچھ نہیں ہے اینٹھنے میں
رعونت بڑھ گئی بدلے زمانے ۔۔۔ بڑا اپنے کو ہی ہر ایک جانے
اخوّت مومنوں کا اِک نشاں تھا ۔۔۔ اِسی سے ہی عروج مومناں تھا
نفاق مؤمناں نافیِ ایماں ۔۔۔ خلوص مؤمناں ایماں کی جاں
الٰہی پھر ہمیں تاب و تواں دے ۔۔۔ بنا مؤمن صفاتِ مؤمناں دے
محبت اٹھ گئی طالب جہاں سے
اخوّت پھر ملے ہم کو کہاں سے

Marfat.com

مُفسد لیڈر (تارا سنگھ)

بڑھ گئیں حد سے تیری ہٹ دھرمیاں　　خوب رنگ لائیں تیری سرگرمیاں
تیرا اِک اک لفظ شعلہ آگ کا　　تیری اک اک بات ہے آتش فشاں
تیری اک تقریر شعلہ بار سے　　جل گیا پنجاب کا امن و اماں
کر دیا ہمسائیگی کا حق ادا　　خون کی ان کے بہا دیں ندیاں
رو رہے ہیں جان کو تیری تمام　　جو ہوئے بچے یتیم و بیوگاں
حامیٔ پنجاب بن کر یہ جفا　　اے بہ باطن دشمنِ پنجابیاں
کر دیا پنجاب کا خانہ خراب　　کاش ہوش آتی تجھے قبل از بیاں
مات کر ڈالا ہلاکو خاں کو بھی　　دشمنِ انساں تری خوں ریزیاں
پھولتے پھلتے ہیں کیا ظالم کبھی　　خون سے اُگتی ہیں دیکھی کھیتیاں

ظالموں کو بھی ملا کرتا ہے راج　　بھیڑیا بھیڑوں کا ہو کب گلہ باں
یا وطن کی دشمنی سے باز آ　　یا الگ ہو جا نہ کر منہ زوریاں
تو نے سیکھا ہی نہیں مل بیٹھنا　　آدمیت کا نہیں تجھ میں نشاں

Marfat.com

بیج بو کر نفرت و تحقیر کا — غیر کے ڈنڈے کی لیتا ہے اماں
ملک گیری کا طریقہ ہے کیا — یوں ملا کرتی ہیں کیا آزادیاں
کیوں ہے زوروں پر ترا غیظ و غضب — کیوں نہیں پسند تجھ کو امن و اماں
تیری ذہنیت پر اُف پتھر پڑیں — کیا رہے گا یوں اکھنڈ ہندوستاں
ہوش میں آ طالب غمگیں کی سُن — تو کدھر جاتا ہے جانا ہے کہاں

Marfat.com

خضر کی وزارت

آج ہے ٹوٹی وزارت خضر کی ۔۔۔ لٹ گئی گویا امارت خضر کی
قائدِ اعظمؒ نے سمجھایا بہت ۔۔۔ پر کم نہ ہوئی حرارت خضر کی
نور سے نکلا تو ظلمت میں گرا ۔۔۔ یوں گئی کھوئی وزارت خضر کی
غیر سے مل کر رکھا اپنوں سے بیر ۔۔۔ حیف یہ دیکھی وزارت خضر کی
توڑ ڈالی لشکرِ اسلام نے ۔۔۔ ہمت و کفر و جسارت خضر کی
ایک ہی ٹکر سے مسلم لیگ کی ۔۔۔ گر گئی ساری عمارت خضر کی
ہو گیا رسوا عداوتِ لیگ آج ۔۔۔ بڑھ گئی حد سے حقارت خضر کی
شکر ہے مولا تیرا صد شکر ہے ۔۔۔ مٹ گئی شوخی شرارت خضر کی
لے گیا گجرات بازی لے گیا ۔۔۔ تب کہیں ٹوٹی وزارت خضر کی

نام روشن کر دیا گجرات کا
مرحبا کنجاہ تجھ کو مرحبا

Marfat.com

پاکستان اور مسلمان

شکر خدا کا کر ہر آن　　اب تو بن گیا پاکستان

ہندوستان بن پاکستان　　کس کو تھا یہ وہم و گمان　　رب کی قدرت کے قربان　　اب تو بن گیا پاکستان

برِ عظیم میں آج　　بننے لگا جب مسلم راج　　دشمن بن گیا ہر شیطان　　اب تو بن گیا پاکستان

کُن فیکون کا دیکھ اعجاز　　حق نے سنی تیری آواز

بٹ گیا آخر ہندوستان　　اب تو بن گیا پاکستان !

حق نے کیا تجھ کو آزاد　　احسان اِسکا رکھنا یاد　　شکر تو کر اس کا ہر آن　　اب تو بن گیا پاکستان

بن جاؤ سب پاک انسان　　پاکوں کی جا ہے پاکستان　　جو ناپاک رہے نہ یاں　　اب تو بن گیا پاکستان

پاک عقیدہ نیت پاک　　ظاہر و باطن بھی ہو پاک

تب کہلائے گا پاک انسان　　اب تو بن گیا پاکستان

Marfat.com

پاک مکاں گر پاک مکیں   پاکستان کی پاک زمیں   داخل اس میں نہ ہو شیطان   اب تو بن گیا پاکستان

ہے یہ اساس پاکستان   آئین اس کا ہو قرآن!   قائدِ اعظم کا فرمان!   اب تو بن گیا پاکستان

رہتے جہاں ہوں لوگ پلید   دین کے دشمن نفس مُرید
اِس کو کہیں گے نہ پاکستان   اب تو بن گیا پاکستان

فیشن میں کرزن ساحال   اور سٹالن سے اعمال!   اف مسلم! اور یہ اعمال   اب تو بن گیا پاکستان

ایسے مسلم پاک نہیں   پاک زمیں کی خاک نہیں   ہیں یہ ننگ پاکستان!   اب تو بن گیا پاکستان

شرعِ محمدی کے نافرمان   صورت سیرت افرنگیان!
کوئی دم کے ہیں مہمان   اب تو بن گیا پاکستان

طالبؔ تو نہ ہو غمناک!   مسلم ہو جائیں گے پاک   زندہ رہے گا پاکستان   اب تو بن گیا پاکستان

Marfat.com

پاکستان کے مسلمان

مان خدا کے سب فرمان تاکہ ہو مشکل آسان!

نافرمانی کا یہ حال!! مشرکوں والے سب اعمال کیسا ہے تیرا ایمان
پاکستان میں دین اسلام تیرے عمل سے ہے ناکام حیف تیری یہ خوش گزران
آج ہوا وہ تیرا حال! جو نہ لائق قیل و قال! قہر خدا کے ہیں سامان
کوہ ہے تو کر یاد میاں فاتح سندھ تھا کون جوان موت سے ڈرنا نہ تیری شان
قیصر و کسریٰ تیرا نام سن کر لرزہ بر اندام لوہا گئے سب تیرا مان
طارق نے اندلس میں جا رایت اسلام کا لہرایا کیسے تھے وہ مردِ میدان
تاب نہ لایا ہندوستان غزنی سے جب آیا سلطانؒ آج ہوا تو کیوں حیران
کثرت سے نہ ڈرتا تھا نامِ خدا پہ مرتا تھا فتح تیری تھی ہر میدان
دن بھر روزہ رکھتا تھا رات نمازیں پڑھتا تھا خوفِ خدا دل میں ہر آن
عابد، زاہد، غازی مرد مسلم مسلم کا ہمدرد کرتے توکّل پر گزران
تجھ میں اور ان میں یہ فرق! دنیا میں تو وہ دین میں غرق تو محکوم وہ حکمران
توبہ کر کر نیک عمل قہرِ خدا جائے گا ٹل بچ جائیں گے مال اور جان

مسلمِ خفتہ کر کچھ ہوش چاروں طرف ہے جوش و خروش
طالب تیرا پاکستان

پاکستان میں مسلمان

ایک رات کو شہر میں حضرت عمرؓ / پھر رہے تھے خلق کی لینے خبر!
اِک مکاں سے آئی آوازِ بُکا / سُن کے حضرت نے ادھر کا رخ کیا
رو رہے تھے اِس میں بچے سب کے سب / ان کی ماں سے پوچھا رونے کا سبب
بولی تم بھائی جاؤ کام اپنا کرو / خیر خواہی کا نہ خالی دم بھرو
ہاں قیامت میں عمرؓ سے پوچھوں گی / گر غریبوں کی خبر لینی نہ تھی
کس لئے تھامی عنانِ مملکت / اس خلافت سے تجھے کیا منفعت
سن کے حضرت بس پریشان ہو گئے / عجز سے پرسانِ حال ان کے ہوئے
تو ہوا معلوم رونے کا سبب / تین دن سے بھوکے ہیں یہ سب کے سب
ان کے بہلانے کی خاطر یہ کیا / خالی ہانڈی چولہے پر دی ہے چڑھا
سن کے بیت المال کو حضرت گئے / اور غلام اپنے سے یوں کہنے لگے
پشت پر میری رکھو تم جلد اب / بوری آٹے کی کہ وہ ہیں بھوکے سب
عرض کی اس نے کہ حاضر ہے غلام / میں اٹھاتا ہوں کہ یہ میرا ہے کام
آپ بولے آج بھی تو لے اٹھا / حشر میں گر بوجھ اٹھائے گا میرا
پشت پر اپنی اٹھا کے چل دیئے / جا کے گوندھا آٹا اپنے ہاتھ سے
خود پکا کر دی انہیں روٹی کھلا / روتے بچوں کو وہیں ہنسا دیا!
خوش ہوئے بچے تو ماں نے کی دعا / دے عمرؓ کا مرتبہ تم کو خدا
آپ بولے اب عمرؓ کو بخش دے / حشر کے دن پوچھنا ہے جو تجھے

Marfat.com

بولی ہیں اس کو نہ بخشوں گی کبھی | تم کو اِس سے کیا غرض اے اجنبی
بولے لِلّٰہ اب معافی دے اسے | بولی۔ جا بخشا تیری خاطر اسے
خوش ہوئے تو ہنس کر یوں کی کلام | میں ہی ہوں ناچیز عمرؓ ہے جس کا نام
کیا مسلماں تھے کیا حکّام تھے | خوش عقیدہ عاشقِ اسلام تھے
روز و شب یہ تھے لوگوں کی خبر | بھوک سے تا کہ نہ کوئی جائے مر
نیک راعی تھے رعایا خوش نصیب | شاد تھے امرا، تو آسودہ غریب
راعی عادل تھے رعایا شاد کام | کرتے تھے ایک دوسرے کا احترام
آج اپنے حال پر کر تو نظر | ہر طرف قحط و گرانی کا اثر
حاکموں کے گھر ہزاروں من اناج | ہم شکارِ فقر و فاقہ احتیاج
جن کے ذمہ ہے ہمارا خیر و شر | وہ ہمارے حال سے یوں بے خبر
وہ ہمارے سامنے عیشیں کریں | بھوک سے ہم سامنے اُن کے مریں
حالِ زار اپنا کسے طالبؔ کہیں | باز ظالم ظلم سے کیسے رہیں
اے خدا اے مالک ارض و سما | اپنے بندوں کو مسلماں پھر بنا
پھر عمرؓ سے کر ہمیں حاکم عطا
یا انہیں کو ہی عمرؓ سا دے بنا

Marfat.com

پاکستان ڈے

(آزادی کا دن)

للّٰہ الحمد آیا آزادی کا دِن — یعنی پاکستان کی آبادی کا دِن
حق نے اپنے فضل سے بخشا ہمیں — یہ سرور و فرحت و شادی کا دِن

جوئے شیریں سے ہوئے سیراب ہم
خوش ثمر لایا ہے فرہادی کا دِن

کٹ گیا سب سلسلۂ آہنی — کٹ گیا وہ حکم فولادی کا دِن
بول بالا پھر سے ہوا اسلام کا — ہو نصیب کفر بربادی کا دِن

غلبۂ اِسلام ہو پھر چار سو
پھر سے آئے امن و آبادی کا دن

پرچم اِسلام کے سائے تلے — سب منائیں مِل کے آزادی کا دِن
کیا مبارک ہے یہ پاکستان ڈے — بار بار آئے یہ آزادی کا دن

طالبِ امنِ جہاں کے واسطے
محمدؐ کی غلامی میں ہی یہ آئے دِن

Marfat.com

رحلت قائدِ اعظمؒ

کانپتے ہیں ہاتھ اور میرا قلم اور آنکھوں سے رواں ہیں اشکِ دم
ہے جگر خوں لڑکھڑاتے قدم ہش ربا داستان پُر الم

دل شکستہ ہو گیا سُن کر خبر
کوہِ غم ہے ٹوٹا ایسا قوم پر

باغ پاکستان میں آئی خزاں کر رہی ہیں بُلبلیں آہ و فغاں
نوحہ گر ہیں مرد و زن پیر جواں چار سو اِس اندوغم کا سماں

قائد اعظم جہاں سے اُٹھ گیا
حضرت بابائے پاکستان گیا

مرثیہ خواں ہیں زمین و آسمان ہل گیا عرش بریں تک سب جہاں
مشرق و مغرب میں ہیں غم کے نشان سرنگوں جھنڈے ہیں سارے الاماں

حاکمِ اعلیٰ جناح باوفا
قوم کو داغِ جدائی دے گیا

غمگسارِ قوم و مخلص رہنما پیکرِ ایثار بے حرص و ہوا
صاحبِ عزم صمیم و بے ریا کوہِ استقلال تھا گویا کھڑا

Marfat.com

چل بسا دنیا سے میرِ کارواں

سارے پاکستان کی رُوح رواں

وہ سیاست کا دھنی استادِ فن — مارِ آئینِ ارسطوئے زمن

جامع کل لیڈران پرُ نین — شائق قانونِ ربِ ذوالمنن

ضیغم اسلام مردِ باوقار — کانپتے تھے رعب سے ذی اقتدار

رازہائے مملکت کا پاسدار — ہر عدو کی چال سے بس ہوشیار

وقت مشکل ہوگیا ہم سے جُدا

جنت اس کو صبر ہم کو دے خُدا

گیارہویں شب تھی ستمبر ماہ کی — ہشت چہلم سن بداز لبسم بری

یوم یکشنبہ چھٹی قعدہ کی — غیب سے ہاتف نے یہ آواز دی

قائدِ اعظم ہوا واصل باحق

یاد رکھنا جو پڑھا اس سے سبق

Marfat.com

آزادی

للہ الحمد ہم ہوئے آزاد
بن گیا جب سے یہ ہے پاکستان
سایۂ کفر و دستِ استبداد
دور حق نے کیا، کیا احسان

نکلے ہم نغچہ فرنگی سے
پر نہ نکلی فرنگیت ہم سے
ان سی تشکیل صورت و سیرت
دور یارب ہو قلبِ مسلم سے

شرم آنکھوں میں نہ حیا دل میں
مرد و زن کا ملاپ عریاں
یہ مناظرِ خبیثہ ہیں ہر سو
نام کو بن گیا ہے پاکستان

دینداری رہی نہیں ہم میں
ذوقِ اسلام بھی نہیں ہم میں
پاس مذہب کا بھی رہا جاتا
اس کا احساس بھی نہیں ہم میں

حیف انجام اِس کا کیا ہوگا
ایسے لوگوں کا کیا بھلا ہوگا
قوم مِٹ جائے گی گناہوں سے
ملک پھر کس کا اے خدا ہوگا

خمر و جوا، خیانت و رشوت
چور بازاری و زنا ہر جا
جس میں ایسے ہوں دشمنانِ ملک
ملک آسودہ وہ کیا ہوگا

پاک کے معنی بے گناہ گویا
بے گناہوں کی جا ہے پاکستان
پاک ہونے کی بس ضرورت ہے
تاکہ قائم رہے ہماری شان

مالکِ ملک خالقِ کل ہے
دیے چلے جاتے اپنی رحمت سے
مخلصوں کے قریب ہے رحمت
دور بدکار اِس کی نعمت سے

سیدھی راہ اے خدا دکھا ہم کو
اپنی مرضی پہ ہی چلا ہم کو
تیرے ہی ہم رہیں سدا طالب
پایا سب کچھ جو ملا تو ہم کو

پاکستان

شکر کی جا ہے بفضل ذوالمنن
آج پاکستان ہے اپنا وطن

معنے پاکستان کے پاکوں کی جا
پاک ہونا شرط اہلِ ملک کا

پاک ہے وہ حافظِ صوم و صلوٰۃ
جو کہ پابندی سے دیتا ہے زکوٰۃ

پاک ہے وہ جو عاملِ قرآن ہے
خوش عقیدہ صاحبِ ایمان ہے

پاک ہے وہ جو کہ ہو عیبوں سے پاک
ہو بچا شبہائے شرعیہ سے پاک

نیک پاکستان میں ایسے کہاں
دین و ملت کے لئے ہو جن میں جاں

سب ہیں تہذیبِ فرنگی کا شکار
ظاہر و باطن میں اس کے پاسدار

حسنِ قرآن پر نہیں ان کی نظر
اشتراکیت کے ہیں شیدا مگر

اب نہیں بھاتا انہیں طرزِ نبیؐ
چھوڑ بیٹھے ہیں رسومِ مذہبی

ہے غلامانِ محمدؐ کا یہ حال
مظہر افرنگ اُن کا حال و قال

کچھ نشاں اُن میں نہیں اسلام کا
فرق انگریزوں سے ہے اک نام کا

اپنے ہی فضل و کرم سے اے خدا
اپنے بندوں کو مسلماں پھر بنا

شانِ اصحابِ نبیؐ پھر سے دکھا
ہم گنہگاروں کو ان سا تُو بنا

پاک بن جائیں تیرے بندے تمام
دیکھ لے دنیا مسلمانوں کے کام

کر مسلمانوں کو اتنا سر بلند
دے سکے ان کو نہ پھر کوئی گزند

طالبِ مسکیں کی ہے ہر دم دعا
سایہ دنیا پر ہو پاکستان کا

Marfat.com

پاکستان میں کیا ہو رہا ہے

شکایت ہر جگہ یہ ہے کہ پاکستان میں اکثر
ہر اک جانب غریبوں کا نظر آتا ہے حال ابتر! !
قبیلہ پروری، رشوت ستانی چور بازاری
تشدد ناروا کی ہر طرف ہے گرم بازاری
کوئی فریاد سنتا ہے نہ کوئی داد دیتا ہے
جدھر سے مل گیا وہ پیکر بیداد دیتا ہے
ڈسپلن اٹھ گیا غیر آئینی دور دورہ ہے
حکومت کے تغافل کا ہر اک محفل میں شہرہ ہے

Marfat.com

مسلمان دیکھ کر تہذیبِ افرنگی کی عریانی
ہوا شل ہے گیا سب بھول وہ احکام قرآنی
خدا نے فضل و رحمت سے جو دی ہے نعمتِ ذیشان
کہ کفرستان سے علیحدہ بخشا پاکستان
مسلمانوں کو واجب شکر تھا اِس امر کا کرنا
قوانین اِلٰہی پر ضروری تھا کان کو دھرنا
مگر وہ آج کل ایسا فدائے حسنِ باطل ہے
کہ احسانات حق و حسنِ حق سے پورا غافل ہے
اِلٰہی ہم مسلمانوں پہ وہ ہی وقت پھر آئے
کہ اصحابِ نبیؐ کا نقشہ پھر آنکھوں میں پھر جائے

Marfat.com

تبلیغی نظم

حیف! بیت اللہ سے منہ موڑ کر   چل دیئے ہیں سوئے کلیسا و دیر
کہتے پھرتے ملّا کا ہے مذہب غلط   اور اہلِ اللہ کا بھی ہے ڈھب غلط
اب چلے آئینِ قرآں کو بھی چھوڑ   گویا ہے اسلام سب کا سب غلط
نام بھی اپنے بدل ڈالیں اگر   پھر رہے کچھ شک نہ ان کی ذات پر
بن کے مارِ آستین رہنا برا   کھل کے ہو جائیں اِدھر یا اُدھر
قائدِ اعظمؒ کا یہ فرمان ہے   سب کا جس پر آج کل ایمان ہے
قائدِ ملّتؒ کا بھی مسلک تھا یہ   ہم مسلمانوں کا دیں قرآن ہے
سن لو اب اقبالؒ کا روئے سخن   کہہ گیا ہے کیا وہ شیدائے وطن
گر ہمی خواہی مسلماں زیستن   نیست ممکن جز بقرآں زیستن
سب مسلمانوں کا یہ ایقان ہے   کہ یہ قرآں جانِ پاکستان ہے
نام پر قرآں ہی کے یہ بنا   وہ نہ ہو کس کام یہ بے جان ہے
گر حکومت کی کسی کو ہے طلب   چاہتے آزاد پاکستان ہیں سب
چھوڑ دیں مل کر روش کفّار کی   اور ہوں سب عاملِ قرآنِ ربّ
سر کبھی پھیریں نہ اِس کے حکم سے   کون سر پھیرے پھر اُن کے حکم سے

ہاتھ میں اُس کے ہیں طالب سب کے دل
ہوتا ہے سب کچھ اسی کے حکم سے

Marfat.com

پاکستان میں مسلمان

آج دیوانے بھی ہوشیار نظر آتے ہیں — ملک اپنے میں وہ مختار نظر آتے ہیں
مجنوں دیوانے مسلمانوں کو سب کہتے تھے — حکمران آج وہ ہوشیار نظر آتے ہیں
چار سُو سکہ سیاست کا ہے بیٹھا ان کا — حکمرانوں میں وہ بیدار نظر آتے ہیں!
للہ الحمد غلامی میں جو کل تھے جکڑے — آج وہ مالک و مختار نظر آتے ہیں!
رشک کرتے تھے فرنگی کا جو کل عہدوں میں — آج خود افسر و سردار نظر آتے ہیں!
میم کہلا نہ سکی عہد میں ان کے بیگم! — ابتو میموں سے ہی اطوار نظر آتے ہیں
قومِ مسلم کو مسلمان بھی بنا دے یارب — ان کے بگڑے ہوئے اطوار نظر آتے ہیں
ننگ و ناموس گیا لاکھوں تہِ تیغ ہوئے — پھر بھی دیکھو تو سیاہ کار نظر آتے ہیں
نامِ اسلام پہ قائم ہوا ہے پاکستان — اور یہ اسلام سے بیزار نظر آتے ہیں
ان کے سب طور طریقے ہیں خلافِ اسلام — عاشق فیشن کفار نظر آتے ہیں
محفلِ رقص میں عزت کا وہ خون ہوتا ہے — غیر غیروں سے ہی باکار نظر آتے ہیں
اب فرنگی تو گئے رہ گئے نقال ان کے — ان کی شکلوں میں وہ عیار نظر آتے ہیں
پاک ہو جائیں یا خود ملک ہو پاک ان سے — دشمن دین ہیں غم خوار نظر آتے ہیں

ہم مسلمانوں سے وعدہ ہے خدا کا طالبؔ
فتح ان کی جو دیندار نظر آتے ہیں

اِصلاحِ احوال

Marfat.com

جہاں والو! چلے آؤ پناہ اسلام میں لے لو
امن اور عافیت ملتی ہے پھر کیوں آگ میں کھیلو

درِ توبہ کھُلا ہے وقت ہے اب بھی چلے آؤ
تمہارا ہی بھلا ہے وقت ہے اب بھی چلے آؤ

مسلماں چھوڑ کر قرآں مسلماں رہ نہیں سکتا
رعیت غیر کی ہوگا وہ سلطاں رہ نہیں سکتا

مسلماں ہوگیا گرویدہ آئین انسانی
اسے اچھا نہیں لگتا ہے اب آئینِ قرآنی

بڑی ناقص نہایت نارسا ہے عقل اِنسانی
نبیؐ کی عقل کامل ہے کہ ہے وہ عقل ربانی

زمانہ آرہا ہے پھر مسلماں کے اُبھرنے کا
خیال خام ہے کافر کو اب اپنے نکھرنے کا

حکومت اور آزادی اگر درکار ہے طالبؔ
محمدؐ کی غلامی ہی بنا دے گی ہمیں غالب

Marfat.com

اِسلام ہی کامیابی کا ضامن ہے

مسلماں نام کے سن لیں مسلمانی بڑی شے ہے
خدا کے گھر سے آئی ہے یہ مہمانی بڑی شے ہے

یہ وہ نعمت ہے جس کے واسطے خیر الوریٰؐ آئے
اسی پیغام کو لے کر محمدؐ مصطفےٰ آئے

وہی جن کے لئے حق نے کئے دونوں جہاں پیدا
زمین و آسماں پیدا کئے کون و مکاں پیدا

جہاں اِن کے لئے اور وہ جہانوں کے لئے رحمت
اِسی رحمت کا ہے انعام یہ اسلام کی نعمت

مسلماں کیلئے پھر اس سے بہتر کونسی شے ہے
خدا کی رحمت و نعمت سے بڑھ کر کونسی شے ہے

مسلماں کو فقط یہ ہے ذریعہ کامیابی کا
سوا اس کے جو کوئی رستہ ہے وہ ہے خرابی کا

وہ آئینِ الٰہی اور یہ تجویزِ انسانی
وہ سرچشمۂ اِطمینان یہ سامان حیرانی

مسلماں ہو کے تو حسنِ بتاں پر ہو گیا مائل
خدا کی راہ میں دوئی کو ظالم کر لیا حائل

یہ فیشن اور تہذیبِ فرنگی زہر قاتل ہے
حقیقت ہے کہ حسنِ دلفریب اس کا یہ باطل ہے

محمدؐ کی غلامی ہی تجھے کافی ہے اے طالبؔ
مسلماں ہی زمانے میں رہے گا آخرش غالب

Marfat.com

بیٹی

مبارک ہے وہ عورت سب سے پہلے جو جنے لڑکی
پیغمبر سے روایت ہے کتابوں میں لکھی دیکھی

بڑی ہو کر یہ لڑکی ہاتھ اماں کا بٹائے گی
امُورِ خانہ داری میں سہولت بن کے آئے گی

رکھی ہے اُس کی فطرت میں محبت اور ہمدردی
یہ سچی خادمہ ماں باپ کی حق نے تولد کی

یہی عورت ہوئی تسکینِ قلب حضرتِ آدم
گئی وحشت تجرد کی اِسی سے دم میں آیا دم

یہی اماں جہاں بھر کی یہی تصویر احساں کی
اِسی کے دم سے دنیا میں بڑھی ہے نسل اِنساں کی

Marfat.com

جواں شوہر کی دُنیا ، زینتِ دُنیا یہی تو ہے

حصارِ عصمتِ شوہر، سرُور افزا یہی تو ہے

بڑھاپے میں کسی شوہر سے اُس کی قدر تو پوچھو

جو فوت ہو جائے اُس کے کوہِ غم کو تو ذرا تولو

وہ بچے کم سنی میں جن سے ماں کا اُٹھ گیا سایہ

ہیں اکثر جھانکتے گلیاں ہوئے ایسے وہ بے مایہ

یہ عورت الغرض طالب خدا کی ایک رحمت ہے

اِسی سے گھر کی رونق ہے اسی سے گھر بھی جنت ہے

Marfat.com

غزل

فریبِ زندگی دیتی رہی ہے زندگی اب تک
رہی کٹتی یہ ساری زندگی بے بندگی اب تک

بہارِ زندگانی نام رکھا ہے تغافل کا ! !
تغافل موت تھی سمجھا کیے ہم زندگی اب تک

عمل ہی زندگی ہے گر رضائے حق میں ہو کوشش
حیاتِ جاوداں ہی تھی نوائے بندگی اب تک

ازل سے لے کے آئے تھے غلامی حق تعالےٰ کی
طوافِ غیر ہے لیکن شعارِ زندگی اب تک

حقیقت کا تعارف غایتِ تخلیقِ انساں تھا
مگر حرماں پہ ہے نوحہ گر شرمندگی اب تک

وصالِ نور و ظلمت سے غرض تنویرِ ظلمت تھی
مگر یکجائی ہر دو کی ہے وجہ گندگی اب تک

خطاکاری کا ہے احساس طالبؔ گر تو حیرت ہے
طبیعت میں نہیں پیدا ہوئی درماندگی اب تک

Marfat.com

نفسِ امّارہ سے خطاب

خدا کا خوف کرو کہ سدا بہار نہیں
خزاں قریب ہے جینے کا اعتبار نہیں

وہ تم سے پیار کرے اور تم نفور ہو اس سے
یہ وہ روش ہے کسی کو بھی خوش گوار نہیں

کیا ہے دور تجھے اس سے تیری غفلت نے
وگرنہ کون ہے جس سے اسے پیار نہیں

ہے ماں کے پیار سے افزوں خدا کو تجھ سے پیار
مگر پیار کا حق دار سیاہ کار نہیں

تمام عمر سیہ کاریوں میں کی ضائع
مگر سمجھتا ہے پھر بھی گناہ گار نہیں

رہا ہے عشقِ بتاں میں سدا تو سرگرداں
ابھی تجھے مگر اس شرک سے فرار نہیں

جمالِ دنیا پہ ہرگز نہ ہو نا تم مفتوں
یہ حسن چیز ہے ایسی جو پائیدار نہیں

پڑا رہو سگِ در بن کے در مولا پہ
ازل سے غیر کے در کا تو پاسدار نہیں

خمارِ لذّتِ دنیا سے باز آ طالبؔ
کھلا ہے توبہ کا در اُف تو ہشیار نہیں

Marfat.com

افکار طالبؔ

بیں جاناں وڈے دربار نہ دم ہلّے — ہتھ خالی اوتھے یار نہ کم پہلّے
جس کیتی خوب کمائی دم نے پلّے — اوس راضی ربّ رسول کم سوّے
جنہاں اینویں عمر گنوائی خالی چلّے — اونہاں لعنت بے شمار تے سر کھلّے
کجھ کر لو ایتھے یار جے وس چلے — ہوش ہندیاں سندیاں یار نہ بنوں جھلّے
اِک گئی سمندروں پار پا کن چھلّے — اِک رہ گئی اوگنہار بیتن سلّے
الیس دم دا نہ وساہ کجھ کرے ہلّے — سب ویکھکے آکھن یار بلّے بلّے
کم اوہ کر جو لے جائے جنت دے تے — بچ جائیں اِس تھیں یار جو دِل سلّے
گل اوہ کر جس تھیں گزرن دم سو کھلّے — دکھ دے نہ کسے تول یار گلّے گلّے
ڈر ربّ دے غضبوں کریں نہ کم کوتّے — منّے دوزخ دے وچ جائیں تھلّے تھلّے
جیہڑے بے کس تے بیمار کل مکلّے — کہن اونہاں نوں زوراں والے جھل ڈلّے
ماں باپ استاداں نال نہ بنئے جھلّے — حق اونہاں دے بھارے یار جان نہ ٹھلّے
اوتھے اُف دی مول نہ جانہ کریئے ہلّے — دے مت کوئی جے یار ہنیئے پلّے
میں ڈر دا کراں نہ گل کہ مت کوئی سلّے — بے ادبی بُری بلا اسے کوئی نہ جھلّے
ہو گیا زمانہ یار اوپر تھلّے — چل سوچ سمجھ کے یار دتّے دے

تیرے سارے طالبؔ یار کم کوتّے
کل اوہو کم آون جو اگے گھلّے

افکارِ محشر

اُس روز کی بھی روزی کا کچھ فکر چاہیئے
کب تک رہے گا فکر یہاں آب و نان کے
سوچو کہا ہے حق نے کہ مَاقَدَّمَتْ لِغَدٍ
کب تک رہو گے حکم کو اس کے ٹالتے
یہ آسماں کی تلخی مروّت کی راہ ہے
حلوہ سا میٹھا زہرِ مرگ تا تجھے لگے
جاہ و حشم بزرگی کی راہ ہیں پُر خطر
بہتر ہے ایسے ٹیلے سے بے غم گزر چلے
پیدا کیا ہے پاک تجھے پاک و صاف رہ
صد حیف تو پلید جائے نیچے خاک کے
شیشہ سے گرد جھاڑنا لازم ہے روز روز
زنگار خوردہ آئینہ صیقل نہ ہو سکے
سنت ہے منہ کو دنیائے فانی سے موڑے
ہے فرض راہِ قربِ خدا پر چلا کرے
دِل کی صفائی چاہیئے تو آنکھوں کو بند کر
اکثر غبار آتا ہے ان خفیہ راہوں سے

روزی کا غم نہ کھا کہ ہے جب تک یہ زندگی
روزی رساں کو فکر ہے کہ روزی تجھے ملے

سرمایۂ حیات کو پامال کرتا ہے
غافل ہوا ہے فکر میں مال و منال کے

یادِ محشر

(لوگو ربّ اپنے سے تم ڈرتے ہو۔)

زلزلہ بے شک قیامت کا ہے سخت — دیکھ لو گے جب کہ آجائے گا وقت
ماں پہ جب اس دن کی ہیبت ہو نزدل — دودھ پیتے اپنے بچے کو جائے گی بھول
حاملہ بھی ہولناک احوال سے — حمل اپنا بے تماشا ڈال دے
دیکھے گا مخمور لوگوں کو وہاں — وہ نہیں مخمور ہوں گے بے گماں
ہاں عذاب اللہ کا ہو گا شدید — ہوش اڑا دے گا وہاں خوف وعید

جائے عبرت ہے رکھو تم دھیان میں
حق نے فرمایا ہے یہ قرآن میں

Marfat.com

پردہ

شرم آنکھوں میں تھی تو پردہ تھا
بے حیائی سے اُٹھ گیا پردہ
جس میں غیرت نہیں رہی طالبؔ
وہ کیا جانے کہ ہے کیا پردہ

کون عاقل خلاف پردہ ہے
جو کہ بے پردہ ہے وہ بردہ ہے
جس کی جاناں ہو غیر کی ہمدوش
زندہ طالبؔ ہے یا وہ مردہ ہے

مال و دولت کو تو چھپاتے ہیں
دولتِ حسن کو لٹاتے ہیں
عقل ان کی کو کیا ہوا طالبؔ
خون پیتے ہیں زہر کھاتے ہیں

مرد میں عقل ہے تو انساں ہے
ورنہ دو پاؤں والا حیواں ہے
سترِ عورت تو فرض ہے طالبؔ!
اور وہ عورت کو کرتا عریاں ہے!

Marfat.com

عورت اِنسان ہے دخترِ انسان
قدر اس کی ہو پردہ سے ذیشان
ننگے منہ کیوں پھرا کرے طالب
وہ نہیں جب کہ دخترِ حیوان

اشرف الکائنات کی بیوی
اعلےٰ ذات وصفات کی بیوی
ساتھ غیروں کے پھرتی ہے طالب
گویا ہے حیوانات کی بیوی

عورت مومنہ پر فرض ہے پردہ
کھویا ایمان جو ہوئی بے پردہ
روزِ محشر میں کل کیا ہو طالبؔ
خواب غفلت کا جب اٹھے پردہ

مومنوں کا خدا رکھے پردہ
ان کا پردہ ہے حکم کا پردہ
وہ نہ طالب رکھے تو رکھے کون
کافروں نے کب ہے رکھا پردہ

Marfat.com

مسلمان اور پردہ

آج دیوانے بھی ہوشیار نظر آتے ہیں
سامنے حسن کے بازار نظر آتے ہیں
بخت عشاق کے بیدار نظر آتے ہیں
بے نقاب اُن کے وہ دلدار نظر آتے ہیں
چشمِ خورشید نے بھی دیکھنہ تھے جو چہرے
آج وہ بھی سرِ بازار نظر آتے ہیں
حیف غیوّر گھروں کے وہ پردہ نشین
زینتِ محفلِ اغیار نظر آتے ہیں
دیکھ کے گل کھلتے ہیں جب گلشن میں
چشمِ عاشق وہ گل خار نظر آتے ہیں
دیکھ کر چاک گریباں کیا غیرت نے
کہ وہ ہم پہلوئے اغیار نظر آتے ہیں
غیرت اِن میں نہ رہی یا وہ مسلمان نہ رہے
ننگ و ناموس سے بیزار نظر آتے ہیں
برقعوں، چادروں کے اب بوجھ اٹھائے کون
سر پہ دوپٹے بھی اب بار نظر آتے ہیں!

Marfat.com

معنی عورت کے ہیں اِک چیز چھپا رکھنے کی
سترِ عورت سے یہ اسرار نظر آتے ہیں

ہے کھلے پھرنے کا پھل غیروں سے ہم آغوشی!
قوم اِترے بُرے اطوار نظر آتے ہیں

رسمِ کفّار پہ ہو ناز مسلمان کو!
الاماں یہ کیسے بد آثار نظر آتے ہیں

بے حجابی ہے فقط شیوہ مخصوص فرنگ
جو مسلمان ہیں، حیادار نظر آتے ہیں!

رسمیں اِسلام کی مطلوبِ خدا ہیں طالبؔ
جو خلاف اِس کے ہیں غدار نظر آتے ہیں

افکارِ طالبؔ

چھڈ دفتر بابو یار آ گھر چلّے
گھر بہنے والیاں یار دفتر ملّے

اِک کڑیاں باغیں سیر سے گئیے دتّے
اِک کھیڈن مُڑاں نال کھینوں ٹلّے

اڈ گئے سراں تھیں یار شرم دے پلّے
لٹ گیا شرافت گھر، کجھ رہیا نہ پلّے

جیویں جنگلیں پھردے یار وحشی گلّے
اینویں شہراں دے وچکار پھرن نکلّے

سانوں یا رب وکھا دے راہ ہدایت ولے
جس دی برکت نال طالبؔ گزرن دِن سوتّے

Marfat.com

شراب اور جوا

شراب اور جوا ہیں شیطانی کام
پلید اور ناپاک ہیں لا کلام
اگر چاہتے ہو کہ پاؤ فلاح!
تو بچتے رہو ان سے طالبؔ مدام

شراب اور جوئے میں شیطاں کا
ہے مقصد زیاں ہو مسلمان کا
پڑے تم میں طالبؔ عداوت کا بیج
نمازیں رکیں ذکر رحمٰن کا

شراب اور جوا ہیں بچپن کے یار
ہیں تہذیب کفار کی یادگار
مسلماں ہو طالبؔ تو چھوڑ دو انہیں
کریں گے یہ ورنہ ذلیل و خوار

یہ دونوں کریں شان و شوکت تباہ
کریں وقت و اخلاق و دولت تباہ
بچو ان سے طالبؔ وگرنہ ترا
یہ کر ڈالیں گے دین و ملت تباہ

Marfat.com

خبیث اور طیّب برابر نہیں
برا نیک کے ہوتا ہم سر نہیں
حرام آتا ہے تم کو طالب پسند
خدا کا تمہیں خوف اور ڈر نہیں

حضرتِ مرتضٰی[۲] نے فرمایا
قطرہ چاہ میں گر گرے مے کا
پھر بنائیں منارہ اِس چاہ پر
پھر بھی اِس پر اذان نہ میں دوں گا

گر گرے قطرہ مے کا دریا میں
خشک دریا ہو گھاس اُگے اِس میں
قول حضرت علیؓ کا ہے ہرگز
جانور بھی چرائے نہ اِس میں

مے میں ایسی بری خباثت ہے
بڑھ کے پیشاب سے نجاست ہے
ہے مسلماں کے واسطے خنزیر
پینے والو یہ کیا خساست ہے

Marfat.com

سیرِ دنیا کتاب میں دیکھی
بے ثباتی حباب میں دیکھی
ماں بہن بیٹی ایک ہوں طالبؔ
یہ برائی شراب میں دیکھی

حسن کو پیار ہے سپیدی سے
چشم غول بار ہے یزیدی سے
کب مسلماں شراب پیتا ہے
پاک کو عار ہے پلیدی سے

Marfat.com

خودکشی

دولتِ غم سے بڑی دولت نہیں	اِس سے ناخوش دانفِ راحت نہیں
اِنتظارِ یار میں نہ جی سکے	جو نہیں ہے اعتبارِ گُل اسے
خودکشی کرنا شریعت میں حرام	متفق ہیں اِس پہ ہی عالم تمام
جان لینا اپنی، اپنے ہاتھ سے	تنگ ہو کر تلخیوں کے ہاتھ سے

عار ہے بھاری شرافت کے لئے
اور توہین آدمیّت کے لئے

کاٹ بھی لیں گر یہ رشتہ سانس کا	ہوتا کب ہے زندگی کا خاتمہ
بلکہ ہوجاتی ہے مستحکم ضرور	جانتے ہیں اِس کو سب اہلِ شعور
رہتی ہیں بے چین وہ روحیں سدا	جو پریشانی میں ہوں تن سے جدا
جاتی ہیں جب منقطع کر کے حیات	پھر بھی واں ملتی نہیں ان کو نجات

خودکشی پر ہوتے آمادہ ہیں جو
بھول جاتے ہیں وہ حقِّ نفس کو

Marfat.com

عارضی دکھوں سے منہ کو موڑنا — اِک مسلماں کا صفوں کو چھوڑنا
عرصۂ جہاد سے اُٹھ بھاگنا — خودکشی کر خوابِ غم سے جاگنا
ضعفِ ایماں کا نشاں تو ہے ضرور — جس نے پھینکا باغِ جنت سے بھی دور
اِنتہائی بزدلی پست ہمتی — اور شکست بدتریں بھی ہے یہی

یاس میں خود مرنا قربانی نہیں
کفر ہے یہ فخرِ انسانی نہیں

خودکشی سے مرنے والے بے گماں — رکھتے ہیں اِک بے پناہ جذبہ نہاں
قوّتِ فیصل ہے اِن کی بے نظیر — پر نہیں ہوتے وہ اِس سے نفع گیر
نعمتِ حق کو وہ گر پہچان لیں — اور اس کی قدر کرنا جان لیں
ٹھیک اس کا برتنا کرلیں شعار — بہترین لوگوں میں ہو ان کا شمار

عزم و اِستقلال کا اِک ہی قدم
سو مصائب کا ہے کرتا سر قلم

Marfat.com

زبور شریف سے نصائح

کہتے ہیں داؤدؑ سے حق نے کہا — عقل مندوں کو یہ کہدو برملا
ان پر احسانات جب کثرت سے ہوں — مجھ سے بے ڈر نہ کسی صورت سے ہوں
اور جُوں جُوں بڑھتی جائیں نعمتیں — ویسے ہی وہ گریہ و زاری کریں
یہ تو استدراج ہے اور کچھ نہیں — دل میں نہ مغرور ہو جائیں کہیں
ان سے گر رکھتا محبت میں ذرا — ان کو دُنیا سے جُدا رکھتا سدا

حضرت داؤدؑ سے حق نے کہا — ہے خوشی اس شخص کو کرنی روا
چغلخوروں سے جسے الفت نہیں — اور غیبت سے جسے رغبت نہیں
سرد راتوں کو جو بستر چھوڑ کر — ذکر اللہ کرتا ہے وہ تا سحر
میری عزت کرتے ہیں رکھتے ہیں ڈر — غیر محرم پر نہیں رکھتے نظر
کم سے کم ہے زانیوں کی یہ سزا — عمر کم ہو چہروں سے رونق فنا

کر حفاظت تو زبان و آنکھ کی — ناپسندِ حق ہے فاسق آدمی
دل سے تو میری طرف جھک جائے گر — سامنے تیرے جھکیں شاہوں کے سر
چہرہ پُر ہیبت بنا دُوں گا تیرا — کر سکیں گے پھر نہ وہ جرأت ذرا

Marfat.com

فرض شناسی

سچ تو یہ ہے جس کا ظاہر اور باطن پاک ہے
وہ فرشتہ ہے اگرچہ ایک مُشتِ خاک ہے

آہ وہ بدبخت جس کا شغل ہو آوارگی
خون کے آنسو رلائے گی اُسے بیچارگی

تم کو اپنے فرض کا احساس ہونا چاہیئے
اور ذمہ داریوں کا پاس ہونا چاہیئے

نیک باتوں پر عمل کرنا تمہارا کام ہے
یہ نہ دیکھو کہنے والا کون ہے کیا نام ہے

بھول کر دیتی نہیں گالی شریفوں کی زباں
یہ کمینوں کی علامت ہے رذیلوں کا نشاں

ہر مصیبت کا سبب بنتی ہے انسا کی زباں
ایک نقطہ بھی زیادہ ہو تو دیتی ہے زیاں

دور ہو جائے اگر کینہ تو دل آئینہ ہو
معرفت کے نُور سے روشن تمہارا سینہ ہو

لالچی انسان کو راحت نہیں ہوتی نصیب
مال کی موجودگی میں بھی وہ رہتا ہے غریب

تن دہی سے خود کما کھانا جسے مرغوب ہے
وہ جواں دل حق تعالیٰ کو بہت محبوب ہے

اس میں کیا شک ہے تجارت بادشاہی کاج ہے
غور کر کے دیکھ لو تاجر کے سر پر تاج ہے

کام لو ہمت سے جب تک جان و دل کا ساتھ ہے
کامیابی اور ناکامی خدا کے ہاتھ ہے

رباعی (پنجابی)

کی مجال فانی دی اے کہ باقی بن جائے
ہاں جے فانی ہووے پھر باقی رہ جائے
انا الحق منصور الاپا دی تکبیر فناؤں
جد ہم باقی بنیاں ہوتد ایہدا سخت سزاؤں

انکساری

کیا فائدہ بیش و کم سے ہو گا
ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہو گا
جو کچھ کہ ہوا، ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ کہ ہو گا ترے کرم سے ہو گا

Marfat.com

سات چیزوں سے پرہیز

دور رہنا سات چیزوں سے ضرور
تاکہ تم سے سب رہیں آفات دور
پہلے کر بغض و حسد سے پاک دل
اور کر پھر نفسِ دوں کو منفعل
کذب کو بھی چھوڑ اے مردِ صفا
کاذبوں پر کرتا ہے لعنت خدا
گر بخیلی ہے تیرے دل میں بھری
یہ نشاں دوزخ کا ہے اے چوہدری
جو کہ رکھتا بخل ہے مرد فضول
دشمنِ حق ہے، یہ ہے قولِ رسولؐ
خلق سے کینہ رکھے جو اہلِ دل
آخرت میں بے شبہ ہو گا خجل
مضحکہ ہرگز کسی کا نہ اڑا
دیکھ لے فَلْیَضْحَکُوْا کا ماجرا
عیب جو لوگوں کے کرتا ہے عیاں
دونوں عالم میں ہو رسوا بے گماں

Marfat.com

سیکھ لے کچھ تو ادب اے ہوشمند
ماسوا اللہ سے کرے چشم بند

دو جہاں سے پھیرے منہ اے جواں
تاکہ ہو پھر علمِ حق تجھ پر عیاں

تجھ پہ ظاہر ہوں اگر اسرارِ حق
دل تیرا ہو مطلعِ انوارِ حق

گر تجھے علمِ نہاں معلوم ہو
غیرِ حق آنکھوں سے سب معدوم ہو

ہو عیاں تجھ پر اگر سرِّ نہاں
ہر جگہ دیکھے خدا کو تو عیاں

طالبِ حق گر نہیں، حق آشنا
ہے طلب اس کی سراسر ناروا

گر طلب کے ساتھ ہو حاصل تڑپ
انفسی[ے] آفاقی ہوں اک دم ہڑپ

تیرے طالب ہیں اگر یہ کچھ نہیں
ہے مگر لَاتَقْنَطُوا پر تو یقین

ے نفس پرستی اور دنیاداری کی آفتیں

Marfat.com

موت وحیات

موت نے کر دیا فنا مجھ کو
ڈھونڈتی پھرتی ہے بقا مجھ کو
مرنے سے پہلے مر گیا طالبؔ!
دیکھتی رہ گئی قضا مجھ کو

موت کی یاد اِک نعمت ہے
اس سے قائم جہاں میں عصمت ہے
موت کو یاد کرتا رہ طالبؔ!
دور ہو جاتی اِس سے زحمت ہے

عہدِ حضرتؐ میں تھی حیات اچھی
اور ہے آج کل کی ممات اچھی
قبر میں آپ لائیں گے تشریف
طالبِؔ دید کو وفات اچھی

Marfat.com

رات سونے سے پیشتر حق سے
مانگ بخشش گناہ کی اپنے
وقت طالب پھر نہ ملے شاید
آخری شب ہو عمر تیری سے

آج کرلے تلافی مافات !!
وقت جاتا ہے رائیگاں ہیہات
نزع سے پہلے توبہ کر طالب
ورنہ حشر میں ہو مشکل بات!

Marfat.com

مہمان نوازی

روزی مہمان اپنی کھاتا ہے
اور مشکور ہو کے جاتا ہے
میزبان پر شکرِ حق واجب ہے
یہ کھلاتا اور وہ کھاتا ہے
دینے والا بھی اس کا بندہ ہے
لینے والا بھی اس کا بندہ ہے
خود ہی پروردگار ہے سب کا
اک وسیلہ کا رکھا دھندا ہے
دینے والے کو شرف حاصل ہے
لینے[ے] والے کو شرف حاصل ہے
پہلا خادم ہے دوسرا مخدوم
وہ تو عامل ہے اور یہ کامل ہے

ے وہ لینے والا جو کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتا۔ بن مانگے لینے والا

Marfat.com

رباعیات

رحم غیروں پر جسے آتا نہیں
رحم حق ان پر کبھی کھاتا نہیں !

ہے نشاں مومن کا اَقَامُ الصَّلٰوۃَ
روزے رمضاں کے رکھے اور دے زکوٰۃ

نیک بخت ہے جو کرے طلب حلال
صحبت صلحا سے بھی ہو مالا مال

تین چیزوں میں ہے انساں کی نجات
ظاہر و باطن میں حق سے التفات
عدل کرتا، ناخوشی و رنج میں
اور میانہ چال فقر و گنج میں

Marfat.com

دعا قبول کیوں نہیں ہوتی

حضرتِ ادہمؒ سے لوگوں نے کہا
کیوں نہیں ہوتی قبول اپنی دعا
آپ نے فرمایا سن لو ذرا
کیوں نہیں کرتا قبول اللہ دعا
گرچہ ہو اللہ کو تم جانتے
پر نہیں احکام اس کے مانتے
ہے رسول اللہ پر تم کو یقین
پیروی ان کی مگر کرتے نہیں
پڑھتے ہو قرآن کو تم برملا
پر عمل اس پر نہیں کرتے ذرا
نعمتیں اللہ کی کھاتے ہو تم
شکر کی جانب نہیں آتے ہو تم
جائیں گے جنت میں نیکوکار سب
جانتے ہو پر نہیں اس کی طلب
عاصیوں کے واسطے دوزخ ہے گھر
جانتے ہو پر نہیں کرتے حذر
ہے عدو شیطاں سمجھتے ہو مگر
بھاگتے اس سے نہیں ہو جان کر
اپنے ہاتھوں کرتے ہو مردے دفن
پر نہیں عبرت پکڑتے مرد و زن
موت کو برحق سمجھتے ہو مگر
کچھ نہیں کرتے ہو سامانِ سفر
ایسے شخصوں کی دعا ہو کیا قبول
متقی طالب نہیں، ہیں بوالفضول

Marfat.com

شجرہ شریف نقشبندیہ مجددیہ جماعتیہ

مناجات سحر گاہی

ہے سبھی حمد و ثنا ذاتِ خدا کے واسطے
اور ہے ذاتِ خدا حمد و ثنا کے واسطے
نعتِ بے پایاں محمد مصطفےٰ کے واسطے

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُہِمَّاتِ الامور
اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ یا مجیبُ یا غفور!
ہو قبولیت لکھی میری دعا کے واسطے!

غیر کے در پر نہ جانے دے مجھے مولا جلیل
ہو مجھے حاصل تبتّل اے مرے نعم الوکیل
ہو کے تیرا ہی رہوں تیری رضا کے واسطے

گرچہ عاصی ہوں مگر شاہ رسلؐ کا ہوں غلام
ہو تیرا لطف و کرم تو ہو تیرے بندوں میں نام
بادشاہِ حشر ذاتِ بابقا کے واسطے

غیر سے الفت نہ ہو آنکھوں میں تو بس جائے گر
بند آنکھوں سے تجھے دیکھا کروں شام و سحر
سیدِ عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے!

خادمِ آلِ نبیؐ ہوں دوستدار اصحاب کا
کر عطا صدق و صفا ایمان کامل اے خدا
شاہد و صدیقؓ ختم الانبیاءؐ کے واسطے

نفس و شیطاں تاک میں ہیں کر رہے اپنا جتن
لَا تُزِغْ قَلْبِیْ وَہَبْ لِیْ مِنَ اللّٰہِ لَکَ رَحْمَۃً
فارسی سلمانؓ و قاسمؒ اتقیاء کے واسطے

غم غلط ہو جائیں سب وہ غم الٰہی کر عطا
تو سما جائے دل و دیدہ میں ہے یہ مدعا
جعفر صادقؓ امام پیشوا کے واسطے

اور سب کچھ بھول جائے یاد اک تیری رہے ۔ جستجو تیری میں مستانہ ادا میری رہے

شاہِ مستاں بایزیدؒ باصفا کے واسطے

میں تیرا ہو کر مروں، دول جان تیرے نام پر ۔ زندگی اسلام پر ہو خاتمہ اسلام پر

بوالحسنؓ اور بو علیؒ یوسفؒ لقا کے واسطے

تن رہے گرچہ مجالس میں بظاہر صبح و شام ۔ دل رہے ذکرِ خفی میں ذاکر و شاغل مدام

عبدِ خالقؒ مقتدائے اولیاؒ کے واسطے

آتشِ حرص و ہوائے ماسوا سے لے بچا ۔ اور رہے دل میں سمایا تو میرے صبح و مسا

عارفؒ و محمودؒ ذی الفضل عطا کے واسطے

توڑ کر اغیار سے اپنے سے مولا جوڑے ۔ دل مرے میں ہر گھڑی بس لو لگی تیری رہے

حضرتِ خواجہ عزیزاںؒ رہنما کے واسطے

ہر طرف آئے نظر تیرا ہی حسنِ دلفریب ۔ خود بخود روپوش ہو یہ ماسوائے دیدہ زیب

حضرت بابا سماسیؒ حق نما کے واسطے

روضۂ خیر البشرؐ ہو دیکھنا میرے نصیب ۔ دل میں بھی ہو آشکارا جلوۂ روئے حبیبؐ

سیّدِ میر کلالؒ مقتدا کے واسطے

نقشِ دل ہو نقش احمدؐ باغِ وحدت کی بہار ۔ میم ظاہر اور باطن کے کرے راز آشکار

نقشبندؒ سیّد مشکل کشا کے واسطے

دیدۂ دل کر منوّر دیکھ لے مطلوب کو ۔ دِل ترستا ہے میرا اِس چہرۂ مرغوب کو

دو جہاں پیدا کیے جس مہ لقا کے واسطے

Marfat.com

حضرت یعقوبؒ ناصرِ دینؒ محمد پارساؒ — اور درویشِ محمدؒ پیشوائے اتقیاء
خواجہ امکنگیؒ محمدِ بے ریا کے واسطے

کر فنا ہستی مری اور عالمِ باقی دکھا — نفسِ سرکش کو مٹا کر قلبِ مردہ کو جِلا
باقی باللہؒ واصلِ باخدا کے واسطے

مَنْ رَآنِی کی بشارت ہو نصیبوں میں مرے — میم کے پردے میں دیکھا کر دل جلوے تیرے
الفِ ثانی کے مجددؒ حق نما کے واسطے

جان کنی و قبر و حشر و پل صراط پر خطر — منزلیں میری یہ طے ہو جائیں بے خوف و خطر
خوف ہے دل میں بڑا روزِ جزا کے واسطے

بہرِ معصومؒ و محمد حجۃ اللہ نقشبندؒ — بہرِ خواجہ زبیرؒ قطبِ دینؒ حق پسند
اور جمال اللہؒ حافظ رہنما کے واسطے

وقتِ مردن کلمۂ احمدؐ زباں پر ہو مری — دل میں تیرا ذکر ہو آنکھیں تماشائی تیری
شاہ عیسےٰؒ فیض اللہ اتقیاء کے واسطے

برزخِ دوری اٹھا کر شیخؒ کا جلوہ دکھا — جلوہ فرما ہو اسی جلوہ میں نورِ مصطفےٰؐ
بابا جی نورِ محمدؒ پرضیاء کے واسطے

شیخ کا سایہ رہے سر پہ ہمارے اے خدا — مستفیض ہوتا رہے اس در سے ہر شاہ و گدا
شاہ چوراہی فقیرؒ مصطفےٰؐ کے واسطے

حافظ و حاجی و عالم سید و کامل فقیر — شاہ جماعتؒ پیر پیراں قطب عالم دستگیر
حشر میں حامی وہ ہوں مجھ بینوا کے واسطے

Marfat.com

نائبِ شاہ جماعتؒ حامیٔ دینِ متین حاجی ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتہؒ مردِ کامل بالیقین
ہیں غلام ان کا ہو ابتری رضا کے واسطے

چشمۂ فیضِ نبوت چمن طالبؒ کی بہار حضرت خواجہ محمد امینؒ پیرِ صادق باوقار
ہو مجھے حاصل حضوری پیشوا کے واسطے

ماہر امراض رُوح و جسم و جاں ڈاکٹر پیر محمد ضیاء اللہ نائب کاملاں
منبعٔ رشد و ہدایت تشنگاں کے واسطے

کون ہے تیرے سوا مجھ بے کس و مسکین کا حامی و فریادرس مشکل کشا حاجت روا
یہ مشائخ ہیں وسیلہ مدعا کے واسطے

یہ دعائے طالبِ عاجز خدا یا کر قبول زندگی میں دیکھ لوں ہوں سب میرے مقصد حصول
انبیاء و اولیاء و اصفیاء کے واسطے

Marfat.com

ختم خواجگان نقشبندیہ

(۱) با وضو اور دو زانو ہو کر بیٹھیں سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب خواجگان کو کریں پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں

(۲) " خداوندا بحضرتِ جلال تو باز گشتیم و توبہ کردیم۔ از ہر بدی سہو و خطا غفلت و بیکاری کہ گذشتہ باشد از زمانِ مکلف تا ایں دم دانستہ و ندانستہ از ہمہ باز گشتیم و توبہ کردیم و بصدقِ دل می خوانیم

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

۳ اِس کے بعد الحمد شریف سات بار پڑھیں۔ بمعہ بسم اللہ شریف

۴ درود شریف ایک سو ایک بار: ۱۰۱ بار

۵ سورہ الم نشرح: ۷۹ بار

۶ سورہ اخلاص: ایک ہزار ایک بار معہ بسم اللہ شریف ہر بار

۷ الحمد شریف: ۷ بار

۸ درود شریف: ۱۰۱ بار

اِس کے بعد مندرجہ ذیل اسمائے حسنیٰ ایک سو ایک بار بلند آواز سے پڑھیں۔

۱ اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ۳ اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ

۲ اَللّٰھُمَّ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ ۴ اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ

۵ اَللّٰھُمَّ یَا مُنَزِّلَ الْبَرَکَات

۶ اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّات

۷ اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَات

۸ اَللّٰھُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض

۹ اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب

۱۰ اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَاب

۱۱ اَللّٰھُمَّ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْن

۱۲ اَللّٰھُمَّ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْن

۱۳ اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

۱۴ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

۱۵ حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر

آخر میں ایصالِ ثواب ہفت خواجگان نقشبندیہ۔

۱۔ خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ ۲۔ بایزید بسطامیؒ ۳۔ ابوالحسن خرقانیؒ۔ ۴۔ ابو یوسف ہمدانیؒ ۵۔ عبدالخالق غجدوانیؒ ۶۔ محمد عارف ریوگریؒ ۷۔ عزیزاں علی رامتینیؒ کر کے دعا مانگیں

درود شریف ہزارہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ ط

Marfat.com

ختم شریف مجدّدیہ
بعد تہجد

پہلے درود شریف سو بار پھر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پانچ سو بار ہر دسویں دانے پر ایک بار العلی العظیم بھی پڑھنا چاہیئے، پھر آخر میں درود شریف سو بار ایصال ثواب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کے بعد دعا مانگیں

ختم شریف معصومیہ
بعد نماز عصر

آیت کریمہ لا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پانچ سو بار اول آخر ایک ایک سو بار درود شریف۔ ایصال ثواب حضرت خواجہ شیخ محمد معصوم مجددی سرہندیؒ بعد ازاں دعا۔ مانگیں

تمت بالخیر

والحمد للّٰہ رب العلمین

Marfat.com

جناب قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ طالب کنجاہی

کے ارشاداتِ عالیہ

۱ ـــــ خط کو بار بار پڑھنا چاہیئے اگرچہ معمولی نوعیت کا ہو۔

۲ ـــــ مکتوبات کا پڑھنا صحبت کا کام دیتا ہے۔

۳ ـــــ جسمانی صحبت کو غنیمت جانو خط ایک کاغذی ملاقات ہوتی ہے اس سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

۴ ـــــ وظائف مع تسبیحات استغفار وغیرہ پابندی کے ساتھ ادا کرنا پریشانیوں اور مشکلات کا حل ہے۔

۵ ـــــ پیر اور مرید کا تعلق بڑا نازک ہے آدابِ طریقت سے پوری پوری واقفیت چاہیئے۔

۶ ـــــ روزہ میں جو اس کے اپنے ذاتی انوار و برکات ہیں ان کی وجہ سے روزہ اہلِ ایمان سے نبھ جاتا ہے۔

۷ ـــــ اخراجاتِ خانگی کو اسلامی نہج پر لانا سب سے بڑی عبادت ہے۔

۸ ـــــ صبح کے وقت شجرہ شریف (مناجاتِ کنجاہی) کے پڑھنے والا بہت خوش نصیب ہے۔

۹ ـــــ جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اس کے ساتھ نیکی کرو تمہارا مخالف تم سے بدی کرتے نہیں تھکتا تم اس کے ساتھ نیکی کرنے کیوں تھکتے ہو ہر شخص اپنے کیے کی سزا پائے گا ہم اپنی نیت اور نیک عادت کیوں بدلیں۔ اور سزا کی لپیٹ میں آئیں۔

۱۰ ـــــ ہمیں رات کے آخری حصہ میں سربسجود ہو کر گڑگڑاتے ہوئے توبہ استغفار کرنی چاہیئے۔

پیرِ کامل ڈھونڈ گر چاہے کمال
جو کہ ہے بے پیر کب کھتا ہے حال

وہ پیر پیر نہیں جو نبی نما نہ ہو
نہیں وہ پیر جو ہمرنگ مصطفیٰ نہ ہو

مُرشدِ کامل خُدا کی داد ہے
یہ رسُولِ پاک کی اِمداد ہے

Marfat.com

مکتبہ طالبیہ

اعلیحضرت عظیم البرکت پیر طریقت الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دِتّہ صاحب طالب کنجاہی رح کی مندرجہ ذیل تین تصنیفات سردست دستیاب ہیں طلباء و مستحقین حضرات استفادہ کے لئے مفت حاصل کر سکتے ہیں

تصوّف
اِس میں ضرورت شیخ۔ آداب مرید۔ اور تصوّرِ شیخ کے موضوعات شامل ہیں۔

مکتوبات طالب رح
یہ کتاب آپ کے خطوط کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً آپ نے اپنے متوسّلین کی اصلاح کے لئے تحریر فرمائے۔

انوارِ طالب رح
آپ کے نورانی کلام کا مجموعہ ہے جو طالبانِ حق کی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

سیرت طالب رح
آپ کی زندگی کے شب و روز کے معمولات پر مشتمل ہے۔

ملنے کا پتہ: دربارِ عالیہ طالبیہ، کنجاہ شریف، ضلع گجرات

Marfat.com

Marfat.com